

کتابخانه جامعہ اسلامیہ
 زمیہ
 لاہور

الان اولیاء اللہ

بفضل خالق دو جهان عنایت ایزد منان بخشی و تصحیح جامع معقیل و منقول حاوی فروع و اصول
 حضرت مولانا مولوی طہور احمد رحمہ اللہ صاحب کتاب لاجواب منتخب شہنوی شریف مولانا سائے روم مسکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحکم عالی جناب مولانا سید محمد علی شاہ نقوی صاحب کتاب لاجواب منتخب شہنوی شریف مولانا سائے روم مسکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسمی احقر ازلی بندہ محمد انوار شمسی صانہ اسد عن شہنوی الخفی و الجلی و حسن انتظام شمسی محمد علی پرنٹرو
 فیجیہ مطبعہ تباریح دوازوم ۵۶ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۱۳ عیسوی

مطالعہ شہنوی واقعہ ہندوستان

روزنامہ سفر مصر و شام و حجاز

سیدی و مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی کا مشہور سفرنامہ مصر و شام و حجاز ہر وقت پاس رکھنے کی چیز ہے۔ اسکا ہر بیان سلاسی ملکوں کی تصویر ہے۔ اردو زبان میں ایسی پُر لطف عبارت اور ایسے عجیب و غریب حالات کا سفرنامہ شائع نہیں ہوا۔

تیس کے قریب فوٹو کی تصویریں ہیں جن میں فرعون کی لاش کا فوٹو اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تصویر لاکھوں ڈیڑھ کی چیزیں ہیں۔ حضرت موسیٰ کے سامنے بولنے اور رضائی کا دعویٰ کرنیوالا فرعون اپنی اسلی شکل میں پڑا ہوا نظر آتا ہے۔ ایسا ہی حضرت یوسف کا مرقع جنگے حسن کے گھر کھرا منسلک نہیں یارت کے قابل ہے۔

قیمت با تصویر تین روپے بلا تصویر پندرہ

سفر ہویں نامہ

نمائتہ چھپا ہے جس میں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر کیفیت ندلی، شاعری، موسیقی اور تصانیف کا مفصل تذکرہ ہے اور انکے بچے پطیف، پیلیاں و ہندی فارسی شاعری کا انتخاب ہے حضرت سلطان المشائخ اور حضرت امیر خسرو کے راز و نیاز کا تذکرہ ہے اور دنگوہ کی عمارتوں کے تاریخی حالات ہیں۔ حضرت خواجہ حسن نظامی سا کا تذکرہ بھی ملے گا۔

طاعون کی تاریخ
القانون فی علاج الطاعون

اسباب علامات کے متعلق اس سال میں نہایت محققانہ بحث کی گئی اور مجرب علاج درج ہیں۔ قیمت .. ۱۲

خون ناحق

بعض اقوام اسلام اور مسلمانوں کو صفحہ دہر سے مٹانے کے لئے دوستی کے پردہ میں خفیہ سازشیں کر رہی ہیں اگر آپ اس سرسبز راز کا پورا پورا انکشاف چاہتے ہوں تو کتاب خون ناحق کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں سواحل طرابلس پر اٹلی کے خونخواروں کو ایسی دل ہلا دینے والی صورت میں پیش کیا گیا ہے جسے

ایک نظر دیکھتے ہی یورومین چالوں کی بھول بھلیاں میں ہنچ کر انسان محو حیرت ہو جاتا ہے۔ خان بہادر لسان العصر مولانا سید اکبر حسین صاحب، بیچ الہ آبادی مدظلہ فرماتے ہیں: "خون ناحق بہت عمدہ مجموعہ مضامین کا ہے۔ اس کا ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں اس جنگ کی نسبت کیا خیالات تھے۔ اور مسلمانوں کے

دلوں پر کیا گزری تھی۔ نذر زمانہ رہ جائیگا نہ یہ لوگ رہ جائینگے لیکن ہٹھری کے ورق حالات گزشتہ کا آئینہ رہینگے۔ اور بہت بزرگوں اور سیکڑوں اخباروں نے تعریفیں کی ہیں۔ لکھائی چھپائی سچو فاضل ڈیٹر اللہ لال آجکل کی بہتر سے بہتر مطبوعات بھی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ تقطیع ۳۰x۲۰ کلاں ضخامت ۱۲۸ صفحہ قیمت مجلد ایک روپیہ۔ غیر مجلد ۱۲

حقیق الحق فی الوجود المطلق

کی حقیقت و حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اس رسالہ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔ قیمت .. ۱۲

انتخاب توحید

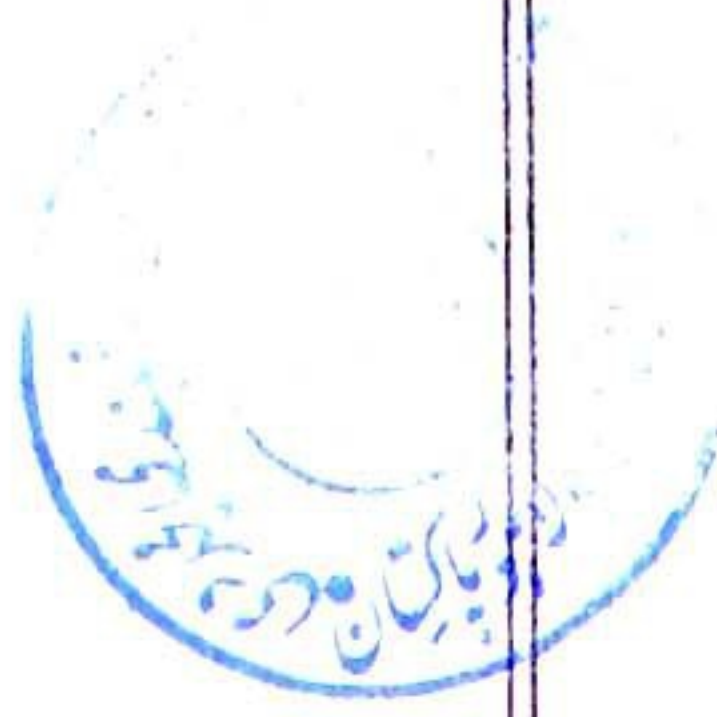
انبار توحید کا انتخابی خلاصہ حضرت خواجہ حسن نظامی کی برگزیدہ انشا پر دازی کے مستانہ نمونے اور نامور نامہ نگاران انبار کی زبردست اور دلچسپ تحریریں۔ انبار توحید کے پچھلے پرچے ناپید تھے اور ایک روپیہ کو بھی ایک پرچہ نہ ملتا تھا۔ اب یہ کتاب سب شوق پورا کر دی گئی۔ حجم دو سو صفحہ۔ قیمت .. ۱۲

محمد انوار ہاشمی مدیر مکتبہ قادریہ شہر ٹنڈی

مطابق (اطلاع) غلطنامہ کتاب دست گیلی ہے۔ المصحح حاکم الدین علی

غلطنامہ کتاب لب لباب تنوی معنوی

صفحہ باب	غلط	صحیح	صفحہ سطر	غلط	صحیح
۹	باب در صفت ابی بکر صدیق	باب در وصف عمر	۳۴	۱۱	یابی بر پیش
۱۰	پش عیسی و	پش عیسی و	۳۸	۱۵	عقل مفلسف
۱۱	چونکہ چشمت را	چونکہ چشمت را	۴۰	۱۲	ہیں بکش
۱۲	دست اشکتہ بر آوردن	دست اشکتہ بر آوردن	۴۱	۲	سگ چو
۱۳	پش عیسی و	پش عیسی و	۴۲	۱۲	خویشتر گوی
۱۴	کہ روی تو پدید	کہ روی تو پدید	۴۸	۳	بر ذوق
۱۵	از جاں شد رو	از جاں شد رو	۵۰	۸	ذره گر بودی
۱۶	پس جواب الاحق السلطان	پس جواب الاحق ای سلطان	۵۲	۹	عقل جزوی
۱۷	اجدات صنم	اجدات و صنم	۵۵	۱۲	بہریدہ اند
۱۸	خود و پروری	خود و پرورائے	۶۰	۵	می افروزد و در
۱۹	بتگانین جبین	بتگان این جنین	۶۲	۵	بر درم ساکن شود
۲۰	موسی	موسی	۶۵	۱۱	آن زنان
۲۱	۸	۸	۶۵	۱۱	حلق عشق
۲۲	۵	۵	۶۲	۵	سبزی و تومی
۲۳	۱۲	۱۲	۶۵	۱۱	لحم عاشق
۲۴	۸	۸	۶۵	۱۲	آب می پاشید
۲۵	۲	۲	۶۵	۱۲	کہ ز بخشایش
۲۶	۴	۴	۶۵	۱۲	مرکبت راد مبدم
۲۷	۴	۴	۶۵	۱۱	گنہماشاں
۲۸	۴	۴	۶۵	۱۲	چون زبانہ شمع
۲۹	۴	۴	۶۵	۱۲	اوز نغز و مغز
۳۰	۴	۴	۶۵	۶	وان مقام
۳۱	۱۱	۱۱	۶۵	۱۵	فکر کن تا داری
۳۲	۱۵	۱۵	۸۱	۸	خرج کن چون خرچ شد
۳۳	۹	۹	۸۲	۵	آن پیر کرد



صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۸۲	۱۰	۱۳۸	۱۱	۱۳۸	۱۱
۸۳	۲	۱۳۰	۱۱	۱۳۰	۱۱
۸۴	۱۲	۱۳۲	۱۲	۱۳۲	۱۲
۸۵	۱	۱۳۳	۱۲	۱۳۳	۱۲
۸۶	۵	۱۳۰	۱	۱۳۰	۱
۸۷	۵	۹	۶	۹	۶
۸۸	۵	۸	۸	۸	۸
۸۹	۵	۹	۹	۹	۹
۹۰	۱۳	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۹۱	۵	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۹۲	۸	۱۴۳	۱	۱۴۳	۱
۹۳	۱۵	۱۲۶	۱۵	۱۲۶	۱۵
۹۴	۸	۱۴۹	۲	۱۴۹	۲
۹۵	۱۲	۱۸۲	۶	۱۸۲	۶
۹۶	۶	۱۹۲	۵	۱۹۲	۵
۹۷	۵	۱۹۶	۶	۱۹۶	۶
۹۸	۱۳	۲۰۱	۶	۲۰۱	۶
۹۹	۱	۲۰۳	۵	۲۰۳	۵
۱۰۰	۵	۸	۸	۸	۸
۱۰۱	۹	۲۰۷	۳	۲۰۷	۳
۱۰۲	۳	۲۱۱	۷	۲۱۱	۷
۱۰۳	۵	۲۱۵	۷	۲۱۵	۷
۱۰۴	۱۲	۲۱۷	۱۱	۲۱۷	۱۱
۱۰۵	۱	۲۱۸	۲	۲۱۸	۲
۱۰۶	۳	۲۲۳	۱۱	۲۲۳	۱۱
۱۰۷	۹	۲۲۳	۱۱	۲۲۳	۱۱
۱۰۸	۹	۲۲۶	۹	۲۲۶	۹
۱۰۹	۹	۲۲۹	۳	۲۲۹	۳
۱۱۰	۱۳	۲۳۱	۱۵	۲۳۱	۱۵
۱۱۱	۶	۲۳۵	۶	۲۳۵	۶

الآن ولياء الله خواتم ولا اله الا هو

بفضل خالق و جهان و جانان و عینیت از دستان سبحانی تصویح جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حضرت مولانا مولوی ظہور احمد رحمدل صاحب کتاب جواب منتخب مشنوی شریف مولانا سید روم رحمہ اللہ

کتاب مشنوی
۱۳۳۲
۶۱۹

بہ سعی احقر انلی بندہ محمد انوار شامی صانہ اشعرا شریفی و کجلی و حسن انتظام منشی محمد علی پور شہ
و منیجر مطبع - بتیانخ و وازدہم ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۱۴ء

مطبع شامی واقع شہر پور پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پس هم فراوان نعت بی پایان این مقدمه کتاب منتخب مثنوی شریفیست مسمی بلب لباب اول الالباب و اصل الی الحق
میگرداند و طالب کامل را بطلوبش میرساند تبصره ایست بر ابل بصیرت معنی بین حق آمین تذکره ایست جهت حسنه
سریت انصاف قرین حقیقت گزین حرفی چند انش پسندیدین درج بود و سطره سوزند درین خرج مشتمل بر پنج مقصد +

مقصد اول بیان حقیقت ترتیب منتخب شریف مسمی بلب لباب بنا بر رساله
مولانا درویش محمد بن دوست محمد بخاری غفر لهما الله الوهاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین العاقبة للمتقین الصلوة علی رسول محمد وآله اجمعین اما بعد حمد و درود حضرت صلی الله
علیه وسلم میگوید ضعف العباد و درویش محمد بن دوست محمد بخاری که یکی از خادمان کمینہ و مریدان کمینہ حضرت
معارف ستگاہی حقائق آگاہی عارف اسرار لاموتیه کاشف النوار جبروتیه نقادہ ابرار زبده انیار خواجه علی پید الشیر
احرار است که چون مثنوی مولوی مولانا جلال الدین ومی مانند بحر خزار که لاسل له و مثل شجره طیبه که
اصلها ثابت و فرغانی السماء از ذات شریفش برآمده و نشو و نما یافت و اکثر مردم طالب آن شدند که درین بحر
غوطه زده لالی آبدار و در شاهوار برارند و ساعی آن گشته اند این شجره طمینه بچینند اما تو استند چه این کتاب
معجزه و کرامت مولویست تا مادام که الهام ربانی و واردات رحمانی از حجب غیبی نماند و این غوامض
و مشکلات از قوت شیخ کامل و مرشد مکمل نکشاید بکنه آن سید بر سر آن مطلع شدن از مقوله محال است
و از قبیلہ مشکلات چه این مثنوی نزد اکثر علمای شریعت و علمای مفسر قرآنی و علمای احادیث و اهل سلوک
و حقائق و نزدیک حکما و فقهای دین اهل یقین معتبرست و سخن مولوی بطریق برابین و استدلال در کتب معتبره
خویش می آرند خصوصاً نزد خواجگان نقشبندیہ رحمهم الله که پیش ایشان بسا مقبول معتبرست و اکثر اعزّه
این سلسله شریفه فقیر را باعث می بودند که اگر ازین کتاب رجز و جواهر بر وجه ایجاز براری بطریق اختصار

انتخاب و فهرست ابواب پس خالی از فوائده نخواهد بود بنا بر آن که سند این مثنوی ابا عن جد از حضرت مولوی
 باین فقیر رسیده بود تا روزی حضرت ایشان قدس الله روحه باین ذره امر کردند و فرمودند که ای فلانی
 درین روزها از کتب معتبره چیزی مطالعه میکنی گفتم فرصت نیست اما گاه گاهی مثنوی مولوی گوید می شود
 فرمودند که نقلت از **خواجه یوسف** همدانی قدس سره که حضرت مولوی در خواب آیدند فرمودند که
 هر که مثنوی شمارا بطریق و طیفه چیزی هر روز خواند او را احتیاج بتلاوت قرآنی نباشد همین بسند حضرت
 مولوی بطریق اعتدال هم در خواب فرمودند که بجان الله که بگس و کجا غنقا کلام سبحانی را چه نسبت بندیانا
 انسانی خواهد فرمودند که حق تعالی سبزه خطاب و گفت ای یونده من بنان من کلامی است در آیات مجید و فرقان جمید
 من هیچ تفاوت نیست الا فرق زبان عربی و عجمی اما آنچه خشتک تر در قرآن است که لا رطب ولا یابس
 الا فی کتاب صبیح درین کتاب نیز هست پس خواننده مثنوی را بحساب بهشت خواهیم برد و فرمودند حضرت
 عزیزان نقلت که هر که مثنوی را مداومت نماید هر روز صبح و شام پاره ازین بخواند با وضو و عقیده ارجح آفت
 و بلیات آخر زمان امان باشد و ابواب کشف و یقین و حکمت بروی مفتح باشد بجهت حضرت ایشان باین فقیر
 فرمودند که کتاب مثنوی مولوی بسیار طول است اگر تو ازین انتخاب کنی پس بهر خاص عام بهره تمام خواهد رسید
 و روح پرفتح مولوی از تو شاد خواهد شد چون بنده ظاهر و باطن منقاد امر ایشان بود و ضرورت بنا بر فرموده
 ایشان درین تردد افتاد اما حیران بود که بچه طرز غواصی کند تا در آبدار و جواهر شاهوار ازین کجه اسرار
 بیرون آرد همدین اشاد در ماه ذی الحجه سنه تسع و تسعمایه شب جمعه بود که فقیر خواجه بزرگ **خواجه بهاولدین**
نقشبند را قدس سره در خواب دید که آمدند گفتند ای فلانی برخیز و انتخاب مثنوی مولوی که کرده یار که حضرت
 مولوی هم همراه من آمده اند می خواهند که ببینند من گفتم یا حضرت خواجه بدست که من در پی آن بودم که انتخاب
 بکنم اما تا الی غایه هیچ نوشته ام حضرت خواجه دست مبارک خود را زدند و این انتخاب را از سینه من
 بر آوردند و فرمودند که اینست انتخاب و مسوده را پیش مولوی بردند حضرت مولوی دیده شاد شدند و
 تبسم فرموده گفتند که مبارکست هر که ازین انتخاب بابی بعد از نماز با مداد و بابی بعد از نماز عصر خواهد خواند بیشک
 او در روز قیامت همسایه من در بهشت برین جای خواهد یافت و انواع اسرار حقائق و معارف الهی

سند از پنج شصت
 مثنوی مثنوی باین دریاقت
 که بکدام درجه است و کسان
 اهل بیان را شکر و حقیقت این
 کیفیت دست بند که کار است الاویا
 حق را حقه قول و بیشک آه
 واقعی سبک برکت فراوان مثنوی
 مثنوی از دست معاصی مثنوی
 ربانی یافت و با پای طلب با این
 ای شرافت و مدد تو در ایام
 خوف خدا در بافت مثنوی
 و این مثنوی مقام زینت است
 در ساخت و بجا و ما و اس
 و اما من مثنوی مقام زینت
 و مثنوی نفس من الهوی
 فان الجنة هی الکافی
 شرافت بی نظیر دعوی بی بیان
 را سبکی گوای قیام و تفکر
 ذلک بیان دعوی مثنوی
 و الله اعلم

صناعت چاپ تا این زمان که امی کتاب علم طریقت رساله فن معرفت قلیل الحکم کثیر الانتفاع مطبوع نظم
مقبول الطبع که طالب صدق را بمطلوب رساند و عاشق کامل را واصل الی الحق گرداند عالیای طره
انطباع نگردید و نسخه نافع علی العموم مثنوی مولانا میوم اگر چه در صیقل قلوب تصفیة لهما و پیدا کردن دل و
آه سرد و خاصیت کسیر دارد و بجهت زیادت قیمت افلاس شائقان که از مقتضیات مان حالست اکثر ناس یا
میسنجی شود و اگر بعضی به رسید بعلت زیادت ضخامت و قصور بهمت از مطالعه آن حظ وافی نصیب نگردید
لهذا نظر بقائده علی الام و افاده بهر خاص عام مجبض تا پیدا زدی نعم البیدل جزا المثل یعنی این منتخب
مثنوی معنوی مشتمل بر هفتاد و هشت باب که تعداد اشعار آبدارش بسه هزار و ششصد و پنجاه میرسد چنانچه حقیقت
ترتیب در بیان اصل ترتیب کماهی مرقوم مرتب شده هر چند که این شاید زیاده و عروس عنای فحوا می صریح حاجت
نیست روی دلارام را + اصلا التفاتی بجواشی نداشت و هم شرح شعری ازین نگاشتن دست بخونیزی
جانبازی داشت زیرا که در اشعار بابی اشعاری نیست که این شعر از فلان فترتست چه جای تعیین مقام و
نبودن شرحی حاصل المتن مثنوی نیست مشهور بهر خاص عام الا چون وی تا بان مقصود و چهره درخشان مطلوب
اشعار در زناش که اشعار بآیات و احادیث دارد در نقاب دقت و پرده متانت پنهان مستور بود و بنا علیه
آراستگی آن بنظر از دیاد خوبی و زیادت محبوبی بگلگون جواشی موصی و غازه حل اشعار مشکله و زیور ترجمه احادیث
و آیات بتعین سیاره و سوره از هفت هشت شرح معتبره مثل شرح ملک العلماء بحر العلوم مولانا محمد علی موم
و مطرح الفيض الایادی مولانا شاه ولی محمد ابر آبادی و سرد فترت باب صفوت صفا مولانا محمد رضا
و تبیین نکات مرغوب مولانا محمد ایوب و علل غوامض لایخل مولانا شاه محمد فضل و شرح و تالیف
مولانا محمد لطیف و غیر هم غفر لهم الله المنان و افاض علیهم سجال العفو و الغفران از قسم واجبات نمود تا
بر شائقان کامل طلب و جویندگان اصل مطلب حسن جمال مخدرات معانی یا حسن و جوه جملوه گری فرماید
و بوجه من الوجوه وقتی روز نماید هر چند بهیچ ترتیب عجیب غریب ازین همچنان که دانستن را از نداشتن
ندانند و فهمیدن را از ناهمیدن نفهم چون جرم قمر بکتان دوختن و نمایش مهر تابان را بمشعل فروختن یا ریگ
صحرا با نگشت شمردن و آب دریا بمشت پیودن بود که کجا ذره و کجا آفتاب و کجا نکتة و کجا کتاب که شمع

دل چاہتا ہی بروی پر خم کو دیکھنا اس حوصلے کو دیکھنا اور کھلو دیکھنا مگر بعض مجاہد اہل مذاق و مخلصان
 این ترتیب اس مشتاق علی الخصوص حبیب قلبی طیب لبی مورد انوار لاریبی واقفت اسرار غیبی بانی سبحانی
 این معجون روحانی ہمز را ز خدا دانی شیخ رحیم بخش صاحب ذکر حال اردو اکبر آباد این خودی گزشتہ
 بخودی پیوستہ را بخود گذاشت و معذرتش را از پایہ اجابت انداخت ناچار با ہزاران ہزار افکار گرفتار و محض
 بی بضاعتی و بی مایگی دوچار تر و لیدہ حالی پریشان بالی رو بخاک نہادہ دل از دست دادہ تا آشنای رمز
 آشنای نادان اسرار دانا یان انانی معصیت شعاری غفلت کرد ای نفجوا ای یادگاری از بیکاری مقبض این سحر

نظم	ز ما ہر ذرہ خاک افتد بجائے	غرض نقشیت کز ما یاد ماند
کہ ہستی اگر انہی مہیم بقائے	مگر صاحب دلی روزی بر حمت	کند و رکاز این مسکین دعائے

نگِ خلائق نالائق رالائق نیاز مستند حضور احمد ولد مولوی حاجی نور احمد مرحوم و مغفور ساکن قصبہ ہسوان
 صنلع بدایون کمر عین عنایات ایزدی بحضرت توجہات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر میان جان چست بست غبار
 پست ہمتی و بی بضاعتی از دامان ایمان پاک شست بفرط شوق شائقان ہاندک مان با صرف بی سببی
 تو امان ہمتی برگماشت تخم نادانی بکشت دانش نازکاشت تا باشد کہ لمحہ از آفتاب عالم تاب انوار محمدی و ہر تو
 از ما ہتاپ ہما تہاب اسرار حضور احمدی بکاشانہ دل بیدلم افزودند و این مینوار بنوازندگی بنوازند مصرعہ
 شانمان چہ عجب گر بنوازند گدرا ابو اللہ الحمد والمنۃ کہ بعد عرق ریزی بسیار و جان بازی سجد و شمار کہ روز با
 شب گردید و شبہا تا صبح دو چراغ بدماغ پیچید نقش تماخو خا طر خواہ صورت بست و صورت مراد حسب آرزو

بل خیل زیادہ از و بر کرسی نشست شعر	بشراحمد کہ آن نقش کہ خاطر منجواست	آمد آفرین سپردہ تقدیر پدید
------------------------------------	-----------------------------------	----------------------------

چنانچہ دریای رحمت الہی و فیضان عین عنایت نامتناہی بحضرت توجہات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جان جانان ران
 جان نثار آن جان جان بجانان دست و گریبان ست بواسطہ روح مولانا کہ لائق فائق مصداق علماء اہل سنتی
 کانبیاری نبی اسرائیل آن جہیل تواند بود و معجزہ محمدی تعبیر از دست و چشمہ فیض ایزدی عبارت بدو چستان
 چو شید کہ بر یک یک شعر شکل چندہ اشیا مرقوم گردید و گریہی و مشکلی از اشعار مشککہ باقی نماند کہ حل نگردید
 اللہ اللہ چون نازم بر بندہ نوازی شان بی نیازی کہ نشان مقبولیت بضاعت مزاجاتم بہ نشان دادن

زبان مقبولان بارگاه خویش ادا یعنی یادگار علمای سلف و تذکار کبرای خلف جامع علوم ظاهری باطنی
 مولانا شاه سلامت اللہ بدایونی و مطرح الفيوض و الایادی مولانا حافظ رحمت اللہ آبادی
 و در زنده دلی چون اعجاز مسیح جناب مولانا محمد فصیح غازی پوری و متبع سنت سید المرسلین مولانا وسید نامولوی
 زین العابدین و غیر هم خیلی پسند فرمودند و فرمودند آنچه فرمودند جز آنکه ہم عند ربهم جنات عدن نفع اللہ بها
 سایر الطالبین الصادقین و موسی نعم المعین و عمیم الاحسان و علیہ التوکل و التکلان چون ہمیری شرح ہر شعری از منتخب
 از قسم محالات گردید کہ شعری معنوی حاصل المتن بسبع سامعی رسید و عجلت طبع بفرط شوق شائقین بجه غایت
 کشید و انظام تحشی داعی تزین تحشی کل کتاب گردید لهذا حقیر حسب نامفہم خود بتقویت باطنی جناب مولانا مرشدنا اکثر
 جانگاشتنی نگاشت شاید براہم چون کم فہم مفید افتد و گری از روی راز سر بستہ و اشود پس صورت خطای مستحق عطا
 کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان بر تقدیر فرو گذاشت نکته از نکات مشکلی از مشکلات و حرفگیری بر نحو نادانان
 نکاشت بل نادانی نادان باو باید گذاشت باصلاحش باید پرداخت و بذیل عفو تو اندنگاہ داشت عجب نسبت خاک با عالم پاک

و العذر عند کرام الناس مقبول شعر	انازم بسر مایہ فضل خویش	بدرویزہ آورده ام دست پیش
----------------------------------	-------------------------	--------------------------

زیرا کہ قدر دانان اہل فصاحت معنی میں بالغان فن بلاغت حق آئین نبراکت فہمی مشہور را چنان دستوار
 کہ نکته را بکتاب و ذرہ را با آفتاب قیمت می نهند چنانکہ سعدی شیراز با نوار قدس ہمراہ بوستان

خود ترانہ سنج شعر	بختای کا نانکہ مرد حق اند	خریدار اردو کان بی و لوق اند
-------------------	---------------------------	------------------------------

اگر چه تحریر نام گننام نہ کام این ناکام بود چنانچہ در لوح مثبت نکلانیم زیرا کہ تحریر نام نامی بگننامی حالی از
 بدنامی و نادانی نیست الامجان جانی نگذاشتند تو کلت علی الحی الذی لاینام و لایموت و ہو خالق

معشر الجن والانس الملک و المملکوت و حسبی و نعم الوکیل نعم المولیٰ بغسم النصیر شعر

ہر کہ خواند دعا طبع دارم	زانکہ من بندہ گننگارم	افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد
--------------------------	-----------------------	---

مقصد سوم در بیان فوائد چند		
-----------------------------------	--	--

باید دانست کہ اکثر اشعار مشکل و مقامات لایحل کہ زبان درہر ناقص و کامل بودہ چند شرح حل شدہ متناظرش را

خلش ناشی نگردد و ترددی باقی نماند که فلان شارح چه نگاشته پس اتفاق علامات علامت اتفاق شارحین است
 با هم گردان تقریر قطع نظر از کمی بیشی در بعضی الفاظ چنانچه چند مقام بحکم شتی نمونه از خزوار با وینکه مع تعین صحیفه و ابواب

صفحه	ابواب	اشعار	صفحه	ابواب	اشعار
۹۶	ب ۳ در صبح	وصل پیداکشت از عین بلا + آه	۱۴۸	ب ۵ در زنده دنیا و ابد	آن خیالاتی که دام اولیا + آه
۱۸۰	ب ۶ در ادب	بزرگستانی کسوف آفتاب + آه	۱۸۰	ب ۶ در ادب	بین و گسخت در دشت بلا + آه
۱۹۹	ب ۷ در عواص	چشم حس است هب اغترال + آه			و بر اکثر اشعار اشعاری فته که این اشعار از فلان دست است

فلان قصه که حقیقتش چنینست و قصه توبه بوضوح هم بعد ختم درج کرده شد و بخلاف اکثر کتب که بنای اینها مشتمل
 محض نمایش و آرایش باشد بقرب اختتام نظر بدقت مقام و دشواری مرام بخشی زیاده گردید که العیب
 با نحوایم و از اول تا آخر حل آیات مندرجه ترجمه شاه ولی الله محدث قدس سره العزیز مرقوم نظر بکمال اعتبار
 هر چند بهر سی اصل نسخه منتخب شریف از بس اشکال بل از قبیل محال شده بود که انادر کالمعدوم الا بفضله
 تعالی بکمال تلاش چهار نسخ بهم شد و از ان مقابله کرده هر نسخه که با فهم اهل اهتمام قرین صحت رسید حواله تحریر
 گردید بل بسیاری از مشنویهای صحیح مکتوبه شارحین نامی چون شاه ولی محمد اکبر آبادی صحیح کرده شد مگر مقایسه
 مفادش در مشنوی شریف معلوم نگردید و در دیگر انتخاب هم بهم زبیده و از چهار نسخ بهر سیده این نسخه بدرجهای بهتر

مقصد چهارم در بیان علامات شرح شارحین و دیگر کتب لغات

بر شرح مولانا عبد العلی مرقوم ع بر شرح مولانا ولی محمد و بر شرح شاه افضل آبادی ل بر شرح مولانا عبد اللطیف
 بر شرح مولانا محمد رضا مرقوم بر شرح مولانا محمد ایوب بر شرح سنوبت ملا نظام الدین ملا بر ترجمه شاه ولی الله محدث دهلوی و
 و سوا این شرح آنچه شرح مرقوم شده علامتش محض بی علامتی است بل یا شرح و بعضی جا و و بجای سهواً بجای
 و مرقوم گشته یا ولی محمد لغات از رشیدی از لطف المعنوی ف از برهان قاطع ب

مقصد پنجم در بیان فهرست ابواب حکایات لب لباب علم اجمالی تا طریق کتاب

فہرست ابواب

ابواب	صفحہ	ابواب	صفحہ
۱۹ در زہد	۶۳	۱ در حمد	۲
۲۰ در فقر	۶۵	۲ در لغت	۱۵
۲۱ در جہاد	۶۸	۳ در صفت ابی بکر صدیق	۲۱
۲۲ در مراقبہ	۶۹	۴ در صفت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲۲
۲۳ در تقویٰ	۷۰	۵ در صفت عثمان رضی اللہ عنہ	۲۵
۲۴ در ذکر	۷۲	۶ در صفت علی بن ابی طالب	۲۶
۲۵ در استغفار	۷۴	۷ در ایمان	۲۶
۲۶ در خلوت	۷۵	۸ در طہارت	۲۹
۲۷ در تفکر	۷۵	۹ در صلوات	۳۰
۲۸ در خوف	۷۷	۱۰ در زکات	۳۲
۲۹ در رجا	۷۸	۱۱ در صوم	۳۳
۳۰ در صبر و حلم	۸۳	۱۲ در حج	۳۸
۳۱ در شکر	۸۶	۱۳ در علم	۳۹
۳۲ در وفا	۸۷	۱۴ در توحید	۴۲
۳۳ در توکل	۸۸	۱۵ در صدق	۴۴
۳۴ در رضا بالقضا	۹۳	۱۶ در عشق	۴۵
۳۵ در تسلیم	۹۶	۱۷ در اخلاص	۵۹
۳۶ در صبر	۹۶	۱۸ در توبہ	۶۰

فہرست ابواب
صفحہ عمر رضی اللہ عنہ

ب ۵۸ در عداوت شیطان	۱۶۵	ب ۳۶ در قرب	۱۰۱
ب ۵۹ در مدح طاعت	۱۶۸	ب ۳۸ در انس	۱۰۲
ب ۶۰ در مذمت معصیت	۱۶۲	ب ۳۹ در مکاشفه و مشاهد	۱۰۳
ب ۶۱ در عدل و ظلم	۱۶۵	ب ۴۰ در وجد	۱۰۴
ب ۶۲ در حسن خلق	۱۶۶	ب ۴۱ در فدا و بقا	۱۰۵
ب ۶۳ در سخا	۱۶۸	ب ۴۲ در صحبت	۱۱۵
ب ۶۴ در ادب	۱۶۹	ب ۴۳ در طلب	۱۲۰
ب ۶۵ در کبر و عجب	۱۸۲	ب ۴۴ در صفت اولیا	۱۲۴
ب ۶۶ در آفت ریاست	۱۶۵	ب ۴۵ در پیروشی	۱۲۸
ب ۶۷ در رحم و شفقت	۱۸۶	ب ۴۶ در صوفی	۱۳۲
ب ۶۸ در تضرع و بکا	۱۹۰	ب ۴۷ در محقق و مقلد	۱۳۴
ب ۶۹ در دعا	۱۹۴	ب ۴۸ در مکالمه	۱۳۸
ب ۷۰ در هوا س	۱۹۸	ب ۴۹ در نطق	۱۳۹
ب ۷۱ در مذمت بدن	۲۰۰	ب ۵۰ در آفت لسان	۱۴۱
ب ۷۲ در مذمت نفس	۲۰۵	ب ۵۱ در مذمت نیا و اهل آن	۱۴۵
ب ۷۳ در آفت شهوت	۲۱۵	ب ۵۲ در مذمت خلق	۱۵۰
ب ۷۴ در عقل	۲۱۶	ب ۵۳ در مذمت اهل نفاق	۱۵۴
ب ۷۵ در قلب	۲۲۱	ب ۵۴ در حرص	۱۵۶
ب ۷۶ در روح	۲۳۰	ب ۵۵ در قناعت	۱۶۰
ب ۷۷ در موت فجار	۲۳۴	ب ۵۶ در طمع	۱۶۲
ب ۷۸ در موت ابرار و احرار	۲۳۶	ب ۵۷ در حسد	۱۶۲

فہرست حکایات		صفحہ
دفتر پنجم	حکایت گبری کہ در زمان بایزید بود	۲۸
دفتر اول	حکایت آتش افتادن در عهد حضرت عمر رضی اللہ عنہ در بغداد	۴۰
دفتر ششم	حکایت خلیفہ گردانیدن محمود غازی غلامی را	۶۶
دفتر سوم	حکایت ذکر خدا کہ حمایت الہی حفظتت کرد از تلبیس ابلیس	۷۳
دفتر اول	حکایت سزا دادن حضرت عمر رضی اللہ عنہ دزدی را	۷۸
دفتر اول	حکایت پیر جنگی کہ بدولت فیضان صحبت حضرت عمر مدایت یافت	۷۹
دفتر چهارم	حکایت در وحی فرستادن تعالی بسوی موسی کہ ترا دوست میدارم	۹۰
دفتر پنجم	حکایت گاوی حریص کہ گاہی سیر نمیشد	۹۱
دفتر اول	حکایت مہمان شدن یاری بخدمت حضرت یوسف علیہ السلام	۹۵
دفتر اول	حکایت نحوی در نصیحت کردن بکشیشان	۱۱۴
دفتر دوم	حکایت آمدن وحی بموسی کہ چرا عبادتم نکردی	۱۳۴
دفتر اول	حکایت در آمدن بگریہ وزاری استن جنانہ در حجر رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۵
دفتر دوم	حکایت گفتن گنہکاری با حضرت شعیب کہ خدا بجز تم نمیگیرد	۱۵۲
دفتر دوم	حکایت گریستن زاہدی در محبت خدا و مانع شدن یاری	۱۹۴
دفتر دوم	حکایت دزدیدن دزدی ماری از مارگیر	۱۹۷
دفتر سوم	حکایت اژدہا آوردن مارگیری و لقمہ کردن اژدہا اورا	۲۱۱
دفتر پنجم	حکایت جستن اہلبلی زندہ ولی را و اعتراض نمودن نادانی	۲۱۶
دفتر اول	حکایت احولی در شکستن شیشہ	۲۱۷
دفتر دوم	حکایت شبان و بازداشتن حضرت موسی از گفتارش	۲۲۶

بمقامی اینها بنامند که از خدا فرموده
افغانستان و در این یک محض فضیلت
کاستن و در این عالم بشری
باعث حاجت رسانی عالم بشری
که تاه و بر یاد کن همان از نیست
بوده باشند مردم به کارش تازه دم
مانند پیدایش خود از انوش
ولجب و لا از انوش نفس
نمودن و لجب بودی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

با تو یاد هیچکس نبود روا
بجز معنیهای رب لعل بین
واهب لاین هدیه ای را بجه
بندگانش را جز او سالار نه
مردم و دیو و پری و مرغ را
مملکت او بچید و او بی مشبیه
خاک دیگر را بکرده بو البشر
وی که نان مرده را تو جان کنی

ای خدا از فضل تو حاجت روا
گفت لمعنی هو الله شیخ دین
صانع بی آلت و بی جارحه
واحد اندر ملک و او رایار نه
خالق افلاک و آنجسم بر علا
خالق دریا و دشت و کوه و تیه
ای مبدل کرده خاکی را بزر
ای که خاک شوره را تو جان کنی

ایام و شوره را از انوش اول است ۱۲

ای شوره شورده از انوش چهارم است ۱۲

و محمد رضا و شایخ دیگر نوشته که سید الطائفة
است این سخن بجزید بغدادی اگر صدور این قول و از بجزید
لفظ است که حق منصف صورت عالم است و اگر مقابل کلمات و الفاظ باشد
و اولی محمد رضا یعنی صانع هر صفت کار را از آن صفت کار که در آن
صورت آن صفت کار و شوار الا صانع حقیقی ازین بجزید است ۱۲
اندر ملک او رایار نه بی الوافح ملک گیری و پادشاه لاریال ۱۲
و دیگر عثمان کار بر دازان حال الا پادشاهی بجمع منفس جهانی و لکی است
هر یکی ازین چهار شیئی یکی خلاف دیگر است با جمیع اینها با هم
که انتظام و اهتمام عالمی ازینها سلطانی و پادشاهی جدا جدا میاید و بیه
مالک پادشاه جهان واحد حقیقیست که تمام عالم با او در
قدرت و تحت تصرف است اسکان عدلی و سببی
جگم بیوگان درینجا ایضا است
و علی حکم کتاب و الله عالم
زیر هم از خاک و لایه کله کله کل ۱۲
قال هم خاک و لایه کله کله کل ۱۲
نان کردن و نان زده با جان
نمودن بهمانا کار جهان کار ساز
بی نیاز است که در قدرت
قادره اش نیاز نیست ۱۲

و اولی محمد رضا

و علی حکم کتاب و الله عالم
زیر هم از خاک و لایه کله کله کل ۱۲
قال هم خاک و لایه کله کله کل ۱۲
نان کردن و نان زده با جان
نمودن بهمانا کار جهان کار ساز
بی نیاز است که در قدرت
قادره اش نیاز نیست ۱۲

می کنی جزو زمین را آسمان
 رو نگردد انیم از فرمان تو
 کل شیئی تا خلا الله باطل
 هیچ برگی بر نیست از دخت
 از دهان لقمه نشد سوی گلو
 در زمین و آسمانها ذره
 جز بفرمان تو ندیم نافر
 جمله ذرات زمین و آسمان
 جزو جزوت لشکر او در وفاق
 گر بگوید چشم را کور افشار
 و در بدن ان گوید او بنما و بال
 باز کن طب را بخوان باب العلل
 چونکه جان جان هر چیزی است
 خاک را و نطفه را و مضع را
 که کجا آورد مت ای بدنیت

می فرزانی در زمین از خست
 کفر باشد غفلت از احسان تو
 ان فضل الله عظیم باطل
 بی قضا و حکم آن سلطان تخت
 تا نگویند یقین را حق کا و خلوه
 بر بنجب باند نگردد پیره
 شرح نتوان کرد جلدی نیست خوش
 لشکر حسد گاه امتحان
 مر ترا اکنون مطیعند از نفس
 در و چشم از تو بر آرد صد دمار
 پس به بینی تو زدندان گوشمال
 تا به بینی شکر تن را غسل
 دشمنی با جان جان آسان نیست
 پیش چشم ما همی دارد خدا
 که ازان آید همی خضر یقینت

در بیان اشارت که سواد غصری
 اند چنانکه اهل تحقیق برانند طبیعی
 بعضی که میگویند قصص است
 و اعیانها غنی غصرت فانا من
 الغاصر المتولد عنها انتهى دریا
 دارود قیصری میگوید و البیه الحجاب
 الاسلامی و المحققون اصحاب
 الشیخ و کتیبین الحکما الاثر القیین
 ارواح اسموا نفوسها المنطبعة
 لما لا عقولها و نفوسها المنطبعة
 المبدیة

لما لا عقولها و نفوسها المنطبعة المبدیة
 انوار التی لا انصرت انتهی و آنچه چهره او نوشته اگر چه متبذره اند
 بناویل و آنزودن اختران در زمین بنا بر آنست که بزرگترین آسمان کرده است
 سموات از دهان عناصر آفریده انتهی ۱۲ و ایضا یعنی آدم خالی از خلق
 کردن بر مخلوق نوری شرف درون کائنات حسب حدیقه گوید آسمانها
 در ولایت جان کار فرمای آسمان جهان و فحوائی غرای علم محکم سوال کرده
 آنچه آتی کا التجمیع میباید بیست و هفت از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران
 یعنی اصحاب ما باند اخترانند که بر سببی از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران
 این شعر قول البیدست و آن شاعری بود مشهور معروف و در شاعران
 زبانش بیان آورده است و دلش منور از آن لایحه بود که
 باریون باران ۱۲ و ایضا عظیم جان بیست و هفت از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران
 یعنی اصحاب ما باند اخترانند که بر سببی از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران
 زبانش بیان آورده است و دلش منور از آن لایحه بود که
 باریون باران ۱۲ و ایضا عظیم جان بیست و هفت از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران

معنی دارد اول حلقه تندن لشکر باشد از سوار پیاده دوم همی جزوی از فضل کمال
 شل پی به بیان و ترمیمی و تیره کوه و آسایش و آسود و دلاب و امثال آن سوم جزوی از فضل کمال
 بیست و هفت از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران
 یعنی اصحاب ما باند اخترانند که بر سببی از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران
 زبانش بیان آورده است و دلش منور از آن لایحه بود که
 باریون باران ۱۲ و ایضا عظیم جان بیست و هفت از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران
 یعنی اصحاب ما باند اخترانند که بر سببی از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران
 زبانش بیان آورده است و دلش منور از آن لایحه بود که
 باریون باران ۱۲ و ایضا عظیم جان بیست و هفت از اینها اقترا کنید بیست و شش و شاعران

این شعر را از دفتر عظیم است ۱۲

از شعر تا چند اشعار از دفتر عظیم است ۱۲

صلح علیت یعنی بیماری ۱۲



علم طب الکفایه و در تانا و اطفال
 فی الجملة واقف شونده حساب
 سه صد نصدت ال بدن است
 که در آن مرقوم جاریست
 نامند که در یکی از آنها غلظت است
 رود و لطیف است و تونا
 صحت از دست و لطیف است
 که در ۱۲
 به فونی و تونون یعنی ای انسان
 پای آورده ام که ترا از ان خضر یعنی ای پسر
 بلخ از اعلت یعنی و تونون یعنی ای پسر

او تقالی را بی یک موی بی تمام بود
او تقالی را بی یک موی بی تمام بود
او تقالی را بی یک موی بی تمام بود
او تقالی را بی یک موی بی تمام بود

من نکردم امر تا سودی کنم
من نکردم پاک از تسبیح شانه
آفریدم تا از من سودی کنند
حق هزاران صنعت فن خست
پس حق سابق از مادر بود
لا به مندیش و مکن لایه دگر
گر بیه آن افتاب روشنم
علم الانسان خم طغری ماست
جان از و آمد نیاید او ز جان
شش جهت عالم همه کرام است
باد و خاک و آب آتش بنده اند
آب باد و خاک و نار پر شره
ما بعکس آن از غیر حق خبیر
پیش تو آن سنگ ریزه کشت
پیش تو استون مسجدم مرده است

بلکه تا بر بندگان جودی کنم
پاک هم ایشان شوند و در نشان
تا ز شدم دست آلودی کنند
تا که مادر بر تو مهر انداخت
هر که این حق را نداند خبر بود
جز بدن شاه رحیم دادگر
ربی الاعلی اذان رو میزنم
علم عند الله مقصد های هست
صد هزاران جان دهد و رایگان
هر طرف که بگری انعام است
با من و تو مرده با حق زنده اند
بیخبر با ما و با حق باخبر
بیخبر از حق و از چندین نظیر
پیش احمد او فصیح و ناطق است
پیش احمد عاشق دل برده است

میگوید و الله اعلم
کامل و حکمت بالذرا کار فرموده که مادر و پدر را چنان آفرید
پس کرده که پدر و مادر را مقدم بر جان اول بیان بسیارند تا صورت و درون آدمی
با حسن صورت بی و اشتقاق نامی ضرب المثل از ماه تا ماهی است و چون
مادری در سبقت بی و اشتقاق جناب بزرگی است لهذا حق سابق از
اصل شفقت مادری در سبقت دوم گوید ۱۲
مادرست چنانچه در بیت دوم گوید ۱۲
حق تادریست چنانکه حق مادر سوای خدا و رسول بر همه سابق است چنانچه مادر است
حق تادریست تفوق دارد همچنان حق بر مادر سبقت بر ذریه چنانکه مادر است
محض برای پرورش ظاهر و باطنی طفل و این امر فری نماید همچنان خاوند حقینی مادر را
عظمت حق تادریست تفوق دارد همچنان حق بر مادر سبقت بر ذریه چنانکه مادر است
مادر و حق تادریست تفوق دارد همچنان حق بر مادر سبقت بر ذریه چنانکه مادر است
همیشه به است گنج گنجی که حق تادریست تفوق دارد همچنان حق بر مادر سبقت بر ذریه چنانکه مادر است
زود حق تادریست تفوق دارد همچنان حق بر مادر سبقت بر ذریه چنانکه مادر است
انسان باخبر بودی نسبت اجزای خویش که مرکب از اجزای باخبر بودی
باید و طرفه تر اینکه انسان در خبر داری بچنان باری با خبری که باخبر بودی
اجتماعی تو در بلکه با خبری که مرکب از اجزای باخبر بودی
اصل نیست بلاشک بر آن خبر
کلمات است بلکه صدی پستان او
دره سچین آدمی مرده به ننگ را
نکریزه برسد نبوت بی حد
دست اشارت بهای دادن
دورق است اولی
این تکرار ۱۱ الالفت
که احمد رسول الله سبقت بر آن
ناطق است این فقه بد فر اول تو سبقت ۱۲



۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

این علم پیش از عالم مرده و قاضی
اندویدان عالم زود و انا عالم است
زنده و گوینده اند ۱۲

سوره سواد وقت کفایت
داود مینا فضل و یا جمال
ایون معنه و الطیر و انزال
تجدید این عمل سیال
و قیامی در آن کسب باور
صالحانی که گفتم ای کوه با بار
ما در از طرف خود برزی
یاد آورد وقت تنج اونی موافقت
این معجزه داد بود که هر کجا که
مغال بر برای او درم گردانیدیم
کسب از برای کشته و اندازه نگار
آری در برای شایسته این من
زنی ساختی و پیش از درم
عیال ساختی و در باب گوید که بعد
الشیخ محمد کاظمی در بیان

مردۀ و پیش خدا و انا و رام
خامش اینجا و انطرف گوینده اند
آن عصا گرد و سوی ما از دما
جوهر آهن بکف مومی کند
بجر موسی را سخت دانی شود
نار ابراهیم را نسرين کند
استن حنانه آید در رشد
کوه یحیی را پیامی می کند
باشمانا محرمان مانا خوشیم
محرّم جان جمادی چون شوید
غلغل اجزای عالم بشنوید
گه خبر خیر آورم گه شوم و شر
من چو تو غافل ز شاه خود کیم
فرق کی کردی میان قوم عاد
چون همی دانست مل را از کدو

جمله اجزای جهان پیش عوام
مردۀ زمین سویند و زان سو زنده اند
چون ازان سوشان فرسته سوی ما
کوهها هم کهن داودی کند
باد حمال سلیمانی شود
ماه با احمد اشارت بین شود
خاک قارون را چو ماری در کشد
سنگ بر احمد سلامی می کند
ما سعیم و بصیریم و خوشیم
چون شما سوی جمادی میروید
از جمادی عالم جانها روید
باد گوید پیکم از شاه بشر
زانکه ما مورم امیر خود نیم
باد را بی چشم اگر بینش نداد
چون همی دانست مومن از عدو

کسب باور که در دنیا آید و در قیامت
مهر و خورشید و ماه و ستاره
و کوهها و دریاها و حیوانات
و جمادات و نباتات
و انسانها و جنات
و ملائکه و فرشتگان
و ارواح و نفوس
و اجسام و اشیاء
و کائنات و عالم
و هر چه در آنست
و در هر چه است
و در هر چه بود
و در هر چه خواهد بود
و در هر چه میسر است
و در هر چه میسر نیست
و در هر چه ممکن است
و در هر چه ممکن نیست
و در هر چه واجب است
و در هر چه واجب نیست
و در هر چه مستحب است
و در هر چه مستحب نیست
و در هر چه مکروه است
و در هر چه مکروه نیست
و در هر چه حرام است
و در هر چه حرام نیست
و در هر چه حلال است
و در هر چه حلال نیست
و در هر چه جایز است
و در هر چه جایز نیست
و در هر چه نایب است
و در هر چه نایب نیست
و در هر چه نادر است
و در هر چه نادر نیست
و در هر چه شایع است
و در هر چه شایع نیست
و در هر چه نایب است
و در هر چه نایب نیست
و در هر چه نادر است
و در هر چه نادر نیست
و در هر چه شایع است
و در هر چه شایع نیست



از تو بپرسید که خود را چه گوید
تا چنانچه تو را نماند که با وصف
عالم که حکیم و بصیر آمده دل
تو بجای رسیده که بطل نام بسیاری
از تو بپرسید که خود را چه گوید
تا چنانچه تو را نماند که با وصف
عالم که حکیم و بصیر آمده دل
تو بجای رسیده که بطل نام بسیاری
دانش کلی حال نبودی چون فسان
بدر آن حضرت عاذا
۱۲

سازد است سبحان الله رب العالمین و تاب قوت ایمانی انبیا علی نبینا وعلیهم السلام چه آبی و تابی برود دارد که فهم آن آدمی را تابی نیست ۱۲ اشارت است بسوره زلزال

از دست باد و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و کوه و دریا و حیوان و نبات و انسان و جمیع مخلوق است که در وقت زلزله در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد

گر نبودی واقف از حق جان با
باد آتش می شود از امر حق
باد را دیدی که با عاوان چه کرد
گر نبودی نیل را آن نور دید
موج دریا چون با مر حق بنیخت
خاک قارون را چون فرمان در رسید
نور موسی دید موسی را نوح
رجف کرد اندر هلاک هر دمی
تا بگوش خاک حق چه خوانده است
آتش ابراهیم را دندان نرد
پیش حق آتش همیشه در قیام
آتش فرود را اگر چشم نیست
سنگ بر آهن زنی بیرون جمد
پرورد در آتش ابراهیم را
ای خود برکش تو پرو باها

فرق چون می کرد اندر قوم عاد
هر دو سرست آمدند از خمر حق
آب را دیدی که با طوفان چه کرد
از چه قطبی را از سبطی می گزید
اهل موسی را از قطبی داشت نخت
باز رو تختش بقعر خود کشید
خسف قارون کرد و قارون را شناخت
فهم کرد از حق که یا ارض ابلعی
کو مراقب گشته خامش مانده است
چون گزیده حق بود چو نش گزد
همچو عاشق روز و شب پیمان مدا
با خلیش چون ترحم کرد نیست
هم با مر حق تدم بیرون نهد
ایمنی روح سازد بیم را
سوره بر خوان زلزله زلزالها

نماید اشت ۱۲ اشارت است که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
و قسست خستگان و پدید آمدن آتش و خالق آسمان زمین بودی قارون خزان را
چون طغر زبورد و خود بودی که بدید می فری زبید بهما کوش کشت نخت کین را یکبار
خود کشید علی نه القیاس تمام نباتات و جمادات چون حیوانات و جمادات
خاک خالق انش جان آوار و یا سماء اطلع و غیظ الکا و غیظ الکا و غیظ الکا
در وقت زلزله یا که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
ای ایمنی هم در بجا آوری فرمان فرمانده نوح و ایش بر نوح است و ایش بر نوح است و ایش بر نوح است
مطلق است و بعضی است که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
در بعضی است که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
بعضی است که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
تکلیف نماند است و بعضی است که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
پایان بار آتش که شعله اش با آسمان سیده و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
چهره ای که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
داری چهره ای که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد

کرم

باید باشد در وقت زلزله که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
باید باشد در وقت زلزله که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
باید باشد در وقت زلزله که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
باید باشد در وقت زلزله که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد
باید باشد در وقت زلزله که در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد و در آن وقت همه چیز در لرزه افتد

که در پیار و هم واقعت یعنی وقتیکه زمین جنبانیده شود آن جنبش خودش گواهی بر هر چه در گذشته رهبردی جناب باری دهد پس شهادت بر ویت زمین همین گواهی و شهادت زمین است که خالق زمین و آسمان درین سوره میفرماید چه شهادت بی روی صورت

دوم اوست ۱۲
در برکت چنانچه بود
بعدش فلتت بود
معدویت فلتت بود
نظن کن فرمودن است که
که بد فرزند مرقوم است
که بد فرزند مرقوم است
که بد فرزند مرقوم است

بسیار از این و سبب کار عالم
الهی فیض پرست نظام کارها از سبب
به حال عیب صورت نظام کارها از سبب
عادت الله بر آن رفته که در نظام کارها از سبب
و خیل با شد و نظر ما از آن بجا و نکلند در پرده اثر و سبب
اوست اما از غایت فطرت تا غیر بلکه در پرده اثر و سبب
ازین گفتمان است بلکه نظر ما از آن بجا و نکلند در پرده اثر و سبب
بیطانف چنانکه فتنه در جمیع حضرت با بنیاد شامی را جمیع
می آمد و می رفت با کتابت باشد از چنان گفتن جمیع در آب
خیم نرحم ۱۲ و ایضا جان شدن جمیع در آب

کی زنا دیده گواهی می دهد
پس چرا او در او یار شد
از چه قارون را فرو برد آسختن
چون بدیدی هجر آن سرزانه را
چون گواهی دادی اندر مشت در
چون فسون خوانده می آید بگوش
خوش معلق میسرند سومی وجود
چون دم حرفت است از فسون گران
صد سخن گوید نهان بجز و لب
گفت با سنگ عقیق و کانش کرد
گفت با خورشید تا رخشان شد او
در رخ خورشید افتد صد کسوف
کو چو مشک از دیده خود شک اند
حق بگوش او معما گفت است
مرد رابی کار و بی فصلی مدان

در قیامت این زمین بانیک بد
گر نه کوه و سنگ با دیدار شد
این زمین را اگر نبود چشم جان
گر نبود چشم جان خانه را
سنگریزه گر نبود دیده و
بر عهد ما کان ندارد چشم و گوش
از فسون او عهد ما زود زود
صنع حق با جمله جزای جهان
جذب یزدان با اثرها و سبب
گفت در گوش گل و خندانش کرد
گفت با جسم آیتی تا جان شد او
باز در گوشش دمدنکته مخوف
تا بگوش ابر آن گویا چه خواند
در رود هر که او آشفته است
کل یوم هو فی شان بخوان

اشعارت کما فی سورة
تعبیر هو فی شان بخوان
چنانچه در سوره
اشعارت کما فی سورة
تعبیر هو فی شان بخوان
چنانچه در سوره
اشعارت کما فی سورة
تعبیر هو فی شان بخوان
چنانچه در سوره

یعنی تا بعد از آنکه خاکدان
بخوانند که بر کاردن نقود حنا
در پنج روز است و در هر روز
بوی خوش بپوشانند تا بوی خوش
کمال آید و صفات خود منور سازد
صد عالم چون عالم صورت نظیر
در روی تو اندک لفظ خود بختی
باشد بر حال هر دو یک است
علم یعنی اولی و ثانی که در خود
علم و علم و علم و علم و علم
بنگانه است تا اولی خود را در
شنوند اولی خود را در علم خود
کلیان که در دنیا و آخرت
میزند با نوقت بلا توقف تا
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت

گوشه لشکر را روان می کند
بهر آن تا در جسم روید نبات
تا ز تو ماده پیر گردد جهان
تا به بیند هر کسی حسن عمل
چونکه چشمت را بخورد بینا کند
که بود دید ویت هر دم نذیر
تا به بندی لب ز گفتار شنیع
تا نیندیشی فساد می تو ز بیم
که خبر نبود دو چشم و گوش را
اوز عین در دگر گیرد دوا
هم ز قعر چاه بکشاید دری
جز شکسته می نگیرد فضل شاه
که در انجا پای شکسته بود
جایی بر استگان دیدی ز پیش
سوی شکسته بود فضل خدا

کترین کارش هر روز آن بود
لشکری ز اصلا سببی اتمات
لشکری ز ارحام سوی خاکدان
لشکری از خاکدان سوی اجل
صد چو عالم در نظر پیدا کند
از پی آن گفت حق خود را بصیر
از پی آن گفت حق خود را سمیع
از پی آن گفت حق خود را علیم
صد هزاران میچشاند هوش را
حاکمست و فعل الله ما یثا
در شکست پای حق بخشد پری
فهم و خاطر تیز کردن نیست راه
خواجگه شکسته بند انجا رود
چون شکسته دل شده از حال خویش
دست شکسته بر آورد دعا

بنگانه است تا اولی خود را در
شنوند اولی خود را در علم خود
کلیان که در دنیا و آخرت
میزند با نوقت بلا توقف تا
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت
بماند از آنکه در دنیا و آخرت

توبه

بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی
بوی که بد باغ ایل دل را که در جنت الهی

صاف و زیاده است اینها را اگر باشد که مراد از عبارت می گویند پس چه بگوید آنحضرت است هر چه با سوا ای اوست قابل عبادت نیست ۱۲۰

حج

فکر در وقت انداختن او در حق و آنجا در وسط خلافت افتاد و در وقت سزا
پس تا میانگردد اندید آنها را از حق و آنجا در وسط خلافت افتاد و در وقت سزا
کفار و فلاسف مشایخ ازین کلام مستفاد میشود که جمادی اثرش بر
انسان محبوب و شیخ اگر قدس سره در خصوص احکام نفس و حیوان
فرموده اند که جمادی افضل است نباتات و نباتات از حیوان و حیوان
صاحب عقل و همه از جماد نباتات حیوان عاقل اند بخالق خود کثیف
و اما سعی آدم که آدم نیست در حقیقت مقید است بآدم اند حقیقت
با مقید است با بجان پس او مفضول است از همه آنها که آدم اند حقیقت
و انسان کامل است پس افضل از همه کائنات است و عالم او حق کامل است
انسان کامل که خالق خود و خالق کائنات است و ذات با جمیع
است و شیخ همه کائنات با جمیع اشیاء
است و شیخ همه کائنات با جمیع اشیاء

کی شود چون نیستی رنجور و زار
خواری و دومی مسها بر ملا
بیچکس در ملک ابوی امرا و
گر بیابان پر شود زر و نقود
تا نشان حق نیارد نوبهار
در زمستان شان اگر چه داده مرگ
در زمستان شان اگر محبوس کرد
منکران گویند خود هست این قدیم
کوری ایشان درون دوستان
هر جمادی را کند فضلش خبیر
صد هزاران نیزه فرعون را
صد هزاران طب جالینوس بود
صد هزاران دفتر اشعار بود
آفتاب و مه چو دو گاو سیاه
می پرستید اختر می کو زد کند
آن جمال صنعت طب آشکار
گر نباشد کی نماید کیمیا
در نیمی زاید سر یکیت ارمو
بی رضای حق جوی نتوان بود
خاک سرهاران کرده آشکار
زنده شان کرد از بهار و داد برگ
آن غرابان را خدا طاؤس کرد
این چرا بندیم بر رب لکریم
حق برویانید باغ و بوستان
عاقلان را کرده قمر او ضریح
در شکست از موسی با یک عصا
پیش عیسی و دمشل فسوس بود
پیش حرف همیشه آن عار بود
یوغ در گردن به بندمشان آله
دو بوی آرید کو اختر کند

۱۰
بگذاران این که کمند بود و در
من خود میخاید با هزار نوبهار
حق که ظاهر است در اول
چگونه آشکار کند و با جمله ذرات
هر ما که در دارد و در فون
در وی ظاهر نشود این فکر
نوبهار نیارد یعنی تا سن قی
لا یعنی نشان حق تا در این
سند این که در
۱۱۵
پس زمین تیره و آگاه است حق که یک خط از حضور و مشهوره حق تا فانی است بجهت
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

بچه که جانش چاشنی از ذوق
و شوق جانان بجای جان گرفته
و میلانی در جانی با جانب
ندارد آری سر اداست بر جا ده
رضای چوی مانده است اول
هم با عبت قفطان با ذوق
دلم و کور باطنی نغمتی فرا خفاش
دخم بی بو گلزار زمی که سازد
کمال گرم گرم بی بگای کوشید
سزا نکه نعمت پیش و مارا همین
سزا نکه نعمت پیش و مارا همین

می پرستید آفتاب پس رخ را	خوار کرده جان عالی نمخ را
آفتاب ز امر حق طبلخ ماست	ایلهی باشد که گوید او خد است
ملک ملک و ست فرمان آن او	کمترین سگ بر دران شیطان او
گفت حق گر فاسقی اهل صنم	چون مرا خواندی اجابتها کنم
شاد باش و فارغ و ایمن که من	آن کنم با تو که باران با چمن
عشقه داریم با این خاک ما	زان که افتادست در قعر رضا
کار ما اینست بر کوری آن	که بکار ما ندارد میل جان
این فضیلت خاک را زان رودم	زانکه نعمت پیش بی برگان نم
با چنین غالب خداوندی کسی	چون نمیرد گر نباشد او حسی
این همه گفتیم لیک اندر پیچ	بی عنایات خدا همچیم و هیچ
بی عنایات حق و خاصان حق	گر ملک باشد همتش ورق
یا عِیَاشُ الْمُتَعِیْشِیْنَ اِهْدِنَا	لَا اِفْتِحَارَ بِالْعُلُومِ وَالْعِنَا
لا اِزْعَاجَ قَلْبًا هَدِیْتَ بِالْکَرَمِ	وَ اَصْرَفِ السُّوْدِ الَّذِیْ خَطَّ الْقَلَمِ
بگزاران از جان ماسود القضا	و امبر مارا ز اخوان صفا
تلخ تر از فرقت تو هیچ نیست	بی پناهت غیر پرچا هیچ نیست

بچه با چنین خداوندی نیازی نیست
جان بازی و خاکساری و فرمایند درای
زبان بن زبانی اقرار و اعتراف بر خست
بودن خود کرده است ذخیره خسران دنیا و آخرت
بر این بی مرادی اندوخته است گو یا ایشا زشت
بیکم بقیع الله كما یبتغى و جملکم کا یبغی
بچه در حقیقت حقیقت همین است که میکند او تعالی
انچه میخواهد و فرمان بر آنچه خواهد هیچ کوشش و
کار و تلاش این کوشش خندان بخیلیست
خدا نکه مولانا فرمایند
اول و کس دردی کا فر کند صدیق را بوی کینند زین را
و آماده شدن دریم فاری و عربی یعنی تصدن
فریاد کنندگان بناراه راست مایان اینست اینست
معلوم و غنای دنیا صلا یا نزل یعنی بدون کرم و فضل
تو هیچ علم و فضل مال و مثال بکار آمدنی نیست
عمران درباره سوم واقفت زینا که در سوره آل
یعنی اذ هلا یبذرونها و هب لننا من اللذات
لا یحتمل انک انت الوهاب یعنی باری
مادل با بازگردان بعد از آنکه هدایت کردی
و بخش از جناب خود و مارا
رحمت کامله بلا شکر تو
بسیار هم بانی کننده
بلا شکر عاشق جانان را
صیبت زد و آفت ترا ز وقت
جانان امی بکمالی نیست بیک
جانان امی بکمالی نیست بیک
جانان امی بکمالی نیست بیک
مطلب حقیقی است تا وقت
سطلوب حقیقی است تا وقت
سطلوب حقیقی است تا وقت
سطلوب حقیقی است تا وقت
سطلوب حقیقی است تا وقت

۱۱

این معنی یکبار از لطف ذالقه
ایمان و عرفان می یابند بلاشک
در دوری از این توبه ایستاده
تو اید باخت و هیچ از توبه
تو اید شناخت با
دقیقه عاشق بجای از مشرب توبه
در میگردد چنان بیابد
توان میشود که بیچاره دل نماند

از فراق و هجر می گویی سخن
رحم کن بروی که روی تو بیدید
صد هزاران مگر تلخ ای خوبرو
تلخی هجر از ذکور و از آنات
بر امید وصل تو مردن خوشست
حرص اندر عشق تو فخرست و جاه
یا الهی سگرت ابصارنا
یا خفیا قدمات الخافسین
انت سر کاشف اسرارنا
یا حقی الذات محسوس العطا
انت کالریح و نحن کالغبار
تو بهاری ما چو باغ سبز خوش
تو چو جانی ما مثال دست پا
تو چو عقلی ما مثال این زبان
ای بدون از وهم و قال و یل من

هر چه خواهی کن ولیکن این مک
فرقت تلخ تو چون خواهد کشت
نیست مانند فراق روی
دور دار ای مجرمان را مست
تلخی هجر تو فوق آتش
حرص اندر غیر تو تنگ و تن
فَاعْفُ عَنَّا اَللّٰهُ اَوْزَارًا
قَدْ عَلَوْتُ فَوْقَ نَوَابِثِ الشُّرُوتِ
اَنْتَ فَوْجٌ مُّفْجِرٌ اَمْرًا
اَنْتَ كَالْمَاءِ وَنَحْنُ كَالرَّكْلِ
يَحْتَفِي الرِّيحُ وَغَيْبُ رَايَا
او نهان و آشکارا
قبض و بسط دست از جاز
این بان از عقل دارد این
خاک برق من و تمشیل

برای دیدارش بر خود گوارا میکند
چو جای فراق مطلوب است
بیتابی زیاده شود که در آن دست
عین زنده شدنت که در آن دست
ولاریب یعنی هر چه مطلوب
ست که این آتش فوق الفوق
فخر و جاه است بخلاف حرص
شده است بیانی چندان مایس
مشرق و مغرب را حقیقی بر شده
کافی صاحب از آنی که کشف کردی

در صبح

تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا
تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا
تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا
تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا
تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا
تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا
تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا
تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا
تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا
تو خداوند از آن بی میرانی جو بهایی مارا

و الله اعلم
و الله اعلم
و الله اعلم
و الله اعلم
و الله اعلم
و الله اعلم
و الله اعلم
و الله اعلم
و الله اعلم
و الله اعلم

ربنا انما ظلمت اسه و رفت
 دستگیر از دست ما مارا بختر
 این دعا هم بخشش تعلیم است
 ما چو چنگیم و تو زخمه میزنی
 ما چو نایم و تو ادرما زتست
 ما چو شتر نجیم اندر بردومات
 ما که باشیم ای تو مارا جان جان
 ما عده هائیم و هستیهای ما
 ما همه شیران ولی شیر علم
 حمله شان پیدا و ناپیدا است باد
 باد ما بود ما از دا دست
 لذت هستی نمودی نیست را
 لذت انعام خود را وا بگیر
 درگیری کیست جست جو کند
 منکر اندر ما کن در ما نظر

رحمتی کن ای رحیمهات زفت
 پرده را بردار و پرده مادر
 ورنه در گلخن گلستان از چه رست
 زاری از مانی تو زاری می کنی
 ما چو کوهیم و صدا در ما زتست
 بردومات ما زتست ای خوش صفات
 ما که باشیم تا تو باشی در میان
 تو وجود مطلق فانی نما
 حمله شان از باد باشد و مبدم
 آنکه ناپیدا است هرگز کم مباد
 هستی ما جمله از ایجاد دست
 عاشق خود کرده بودی نیست را
 نقل و باده جام خود را وا بگیر
 نفس با نقاش چون نیر و کند
 اندر اگرام و سخای خود نگر

بسیار از این شعرها در کتب معتبره آمده است و هر یک از آنها در کتب معتبره آمده است و هر یک از آنها در کتب معتبره آمده است

و از این شعرها در کتب معتبره آمده است و هر یک از آنها در کتب معتبره آمده است و هر یک از آنها در کتب معتبره آمده است

دعا

محققیت پس فعل حقیقی پیدا است فاعل پیدا چنانچه جمله شیر علم که مثال اثر است و باد که مثال مؤثر است ناپیدا ۱۲م یعنی جمله ظاهر است و باد ظاهر نیست

شاید وز سید که هر خط مرگ رجعت را معاینه کند و الا این لقمه چنان نیست که بدین هر کس ناکس گنجد ۱۲
تا آنگاه که در هر خط مرگ رجعت را معاینه کند و الا این لقمه چنان نیست که بدین هر کس ناکس گنجد ۱۲

۱۲

لطف تو ناگفته مایم شوند
ستن از بیداریب داد دست
تا بدین بس عیب ما پوشیده
متصل گردان بدریا با خوشی
گنج احسان بر همه بکشاده
گفت ایزد ما میت اذ میت
ما کمان و تیر اندازش خداست
لطف تو لطف خفی را خود سزا است
ما چو مرغان حسی بینوا
هر یکی گر بازوسیر می شویم
سوی داعی میرویم ای بے نیاز
چون تو بامائی نباشد هیچ غم
گندم جمع آمده کم می کنیم
کین خلل در گندم ست از مکر موش
گندم اعمال چل ساله کجاست

مانبودیم و تقاضا مان نبود
این طلب در ما هم از ایجاد دست
این قدر ارشاد تو بخشیده
قطره دانش که بخشیدی پیش
بی طلب تو این طلب بنهاده
تو ز قرآن باز جو تفسیر بیت
گر پیرانیم تیر آن نی ز ماست
یارب این بخشش نه حد کار ماست
صد هزاران دام و دانه است اینجا
و مبدم پایسته دام تو تمیم
میرمائی هر دم مار او باز
گر هزاران دام باشد در قدم
مادرین اثار گندم می کنیم
می بیند شیم آخر ما بهوش
گر نه موش دزد در انبار ماست

و داننده است ۱۲ قلمه
بگو که تقاضا طلب سانی
معدوم تقاضا طلب سانی
از بان بودی در حال عدم ستواد
ندارد پس تقاضا طلب سانی
از بان بودی در حال عدم ستواد
دو در دست اصلا بودند
بودند در دست اصلا بودند
بودند در دست اصلا بودند

ظلم بود و وجود و طلب
و وجود تو این طلب
و تقاضا طلب سانی
و تقاضا طلب سانی
و تقاضا طلب سانی
و تقاضا طلب سانی
و تقاضا طلب سانی
و تقاضا طلب سانی

معه ۱۲

چون دعاست با فانی است گفت او گفت
دعاست با فانی است گفت او گفت
دعاست با فانی است گفت او گفت
دعاست با فانی است گفت او گفت
دعاست با فانی است گفت او گفت

یعنی بابیان که جوهرش از او
برازان در خواستش بودیم باز
همین در آتش جهان سوختیم
چون از او برگ ایام ما سوختیم
چون از او برگ ایام ما سوختیم
چون از او برگ ایام ما سوختیم
چون از او برگ ایام ما سوختیم

چون عنایات بود با ما تقسیم
ای عظیم از ما گناهان عظیم
ما از او حرص خود را سوختیم
آنکه خواهی که غمش خسته کنی
تا فرود آید بلای بی داسی
و آنکه خواهی که بلایش و آخری
آفرینتها بر تو باد ای حسد را
گر سر هر موی من باشد زبان
این ثنا گفتن ز من ترک شناست
جان دل را طاقت آن جوش نیست
تا قیامت گر بگویم زمین کلام
روز آخر شد سبق فردا بود
دست را اندر احد و احمد بن

کی بودی ازان دزد و سیم
تو توانی عفو کردن در سیم
وین دعا را هم ز تو آموختیم
راه زاری بردش بسته کنی
چون نباشد از تضرع شافعی
جان او را تضرع آوردی
ناگهان کردی مرا از خود جدا
شکرهای تو نیاید در بیان
کین دلیل هستی و هستی خطاست
با که گویم در جهان یک گوش نیست
صد قیامت بگذرد وین ناتمام
راز ما را روز کی گنجاب بود
ای برادر واره از بوجبل تن

نقشای عبودیت که در این کتاب است
و این کتاب است که در این کتاب است
و این کتاب است که در این کتاب است
و این کتاب است که در این کتاب است
و این کتاب است که در این کتاب است
و این کتاب است که در این کتاب است
و این کتاب است که در این کتاب است
و این کتاب است که در این کتاب است

توضیح دارد پس احصا چون صورت بند و تویا
هر چه خفا کنی تا کردی نفس خود را یک طرف
که حق شنود کلام حق لبان

طبیعی الله و اطاعت خدا و اطاعت رسول خدا
بجا آید و هر مو تفاوت نماند و ازین پیروی که
لب الحیات همان تواند بود همچو ابوجهل استحق
وین که اجتناب از آن است و در آن که از آن و
بیاعت مشارکت فی اجتناب است یعنی چنانکه
تن پیروی و خویشی آنرا موجب خسرتی درین
است چنان صحبت آن سلفه است همین است که در تنه
خدا را می گویند است همین است که در تنه
با دین محمدی چون در تنه است که در تنه

باب دوم در لغت رسول الله صلی الله علیه و سلم
بود در انجیل نام مصطفی

وان سر مغیب بران بحر صفا
بود در انجیل نام مصطفی

در رسیدن ارشاد فرمودند که در
مگر در دید و بقیع هر ستم
یعنی چون از تنی از آن که نماند
بازده از آن که نماند
بازده از آن که نماند
بازده از آن که نماند
بازده از آن که نماند
بازده از آن که نماند
بازده از آن که نماند

۱۶
له اشارت بقصه زین

در خیل مع نامی اش شرف
بافتن نظار و نظارگیان
با دست و با دهن
با دست و با دهن
بافتن نظار و نظارگیان
با دست و با دهن

بقتضای اینان
نامی که در این
بافتن نظار و نظارگیان
با دست و با دهن

بود ذکر غزو و صوم و اکل او
بجای جنگ یعنی جهاد ۱۲
چون رسیدندی بدان نام و خطاب
رو نهادندی بدان صف لطیف
شعلها از گوهر پیگیری
واضحی نور ضمیر مصطفی
شمع اندر شب بود اندر قیام
بی پناهِت شیر اسیر از نسبت
گر بگیری تو میرد این سبق
بیش و کم کن را از قرآن دافعم
طاعمان را از حدیث را فضم
توبه از من حافظی دیگر جو
که توفیج ثانی ای مصطفی
جو قی کو را در اقطار اند قطار
ما تم آخر زمان را شادنی
این خیال اندیشگان را با یقین

بود ذکر حلیها و شکل او
طائفه نصرانیان بهر تواب
بوسه دادندی بدان نام شریف
شد نیاز طالبان از بگری
زین سبب فرمود زوان دافضی
پن هم ایل که شمی ای همام
بفروخت روز روشن هم شبست
مصطفی را وعده کرد الطاف حق
من کتاب و معجزت را دافعم
من ترا اندر دو عالم حافظم
کس نیاید بیش و کم کردن دو
باش کشتیبان درین بحر صفا
پس بکش تو زین جهان بقیراه
کار هادی این بود تو هادی
پن روان کن ای مام المتقین

در خیل مع نامی اش شرف
بافتن نظار و نظارگیان
با دست و با دهن
بافتن نظار و نظارگیان
با دست و با دهن
بافتن نظار و نظارگیان
با دست و با دهن

در این

بجای جنگ یعنی جهاد ۱۲
بجای جنگ یعنی جهاد ۱۲
بجای جنگ یعنی جهاد ۱۲

این خیال اندیشگان را با یقین
یعنی بدرستی که ما فرستادیم قرآن را که یاد کرد و نوشت
بافتن نظار و نظارگیان
با دست و با دهن
بافتن نظار و نظارگیان
با دست و با دهن

محمد فریب دغا نماید و بطاهر اتفاق
درد در باطن نفاق دارد او سر لری
تبارد و میباید که در خوابی
چون کبیر است چنانچه غای غری
از سفل صق التاریان مالین
است یعنی هرگز نماند نفاق و طغنه
زیرین انداز طبعات آتش و فتنه

هر که در مکر تو داد دل گرو	گر دلت را میزنم تو شاد و رو
بمسر کورش کوریا نهم	او شکر پندار و دزد هوش دیم
منبر و محراب سازم بهر تو	وز محبت قهر من شد قهر تو
از هراس و ترس گفت العین	دینت پنهان میشود دیر زمین
چاکر انت شهرها گیرند و جاه	دین تو گیرند ماهی تابماه
تایامت باقیش و ایم ما	تو مترس از نسخ دین می مصطفا
خیز در دم تو بصور سهمناک	تا هزاران مرده بر روی خاک
چون تو اسرافیل وقتی راست خیز	رستخیزی ساز پیش از رستخیز
هر که گوید کویامت ای صنم	خویش بجا که قیامت آن منم
ور نباشد ز اهل این کور و قنوت	پس جواب الاحق ای سلطان سکوت
راست می فرمود آن بجر کرم	بر شما من از شما مشفق ترم
من نشسته در کن آتشی	با نسوع شعله و بس تا خوشی
که شما پروانه وارد از جهل خویش	پیش آتش می کشید این جمله کش
من همی را نم شمارا همچو مست	از در افتادن آتش باد و دست
همچو پروانه شما آنسو روان	هر دو دست من شده پروانه روان

توتون بعضیستین زمان برون و ظاهرش مانند دود و خاکستری

که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم گفتند که هر که در دنیا با ما
دو انگشت وسطی را چفت کرده فرموده آنرا و انشا الله من با کسی که
ببینی با ساعت و قیامت که لفظ قیامت گاهی بقا و انعام عالم بود و انسان کامل است
و گاهی بر بعثت و نشر و انجام داد اجرت و بدون آن حضرت صلی الله
علیه و سلم قیامت بنا بر آنست که وجود بقای عالم بود و در انسان کامل است
که کعبه است که خلق آگاه بود و مجمل آنکه وجود خلق جز در علم و عقل نیست
از کیفیت بود و دین خلق آگاه بود مجمل آنکه وجود خلق جز در علم و عقل نیست
و علم و عقل اگر غیر کامل از غیر است از غیر این و در ثانی نخواستند و شایسته در دنیا
کامل است نه از این سخن غیر عارف از غیر این است از من اجابای ارواح انبی و چنانچه
نیز از جهت آنکه قیامت حق از باطل تفریق کند و نفس
چیزی نیست که در آن تقریر می نماید و در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید
برده که جواب جا بلال باشد چنانچه در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید
جا بل نیست بلکه تقدیر بقای معارف است زیرا که لفظ جا بل عرفی می باشد و در آن تقریر می نماید
تعبیر معارف چنانچه عالم و گاهی بقای عالم چنانچه عالم و گاهی بقای عالم چنانچه عالم
چنانچه بدین وقت علی بن ارباب الی غیر نیاید با اعتبار قنوت است و در آن تقریر می نماید
ایمان و در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید که این تقریر می نماید
نشسته محافظت می کند یعنی فرموده آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم که هر که در دنیا
از آنست که در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید که این تقریر می نماید
رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم گفتند که هر که در دنیا با ما
دو انگشت وسطی را چفت کرده فرموده آنرا و انشا الله من با کسی که
ببینی با ساعت و قیامت که لفظ قیامت گاهی بقا و انعام عالم بود و انسان کامل است
و گاهی بر بعثت و نشر و انجام داد اجرت و بدون آن حضرت صلی الله
علیه و سلم قیامت بنا بر آنست که وجود بقای عالم بود و در انسان کامل است
که کعبه است که خلق آگاه بود و مجمل آنکه وجود خلق جز در علم و عقل نیست
از کیفیت بود و دین خلق آگاه بود مجمل آنکه وجود خلق جز در علم و عقل نیست
و علم و عقل اگر غیر کامل از غیر است از غیر این و در ثانی نخواستند و شایسته در دنیا
کامل است نه از این سخن غیر عارف از غیر این است از من اجابای ارواح انبی و چنانچه
نیز از جهت آنکه قیامت حق از باطل تفریق کند و نفس
چیزی نیست که در آن تقریر می نماید و در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید
برده که جواب جا بلال باشد چنانچه در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید
جا بل نیست بلکه تقدیر بقای معارف است زیرا که لفظ جا بل عرفی می باشد و در آن تقریر می نماید
تعبیر معارف چنانچه عالم و گاهی بقای عالم چنانچه عالم و گاهی بقای عالم چنانچه عالم
چنانچه بدین وقت علی بن ارباب الی غیر نیاید با اعتبار قنوت است و در آن تقریر می نماید
ایمان و در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید که این تقریر می نماید
نشسته محافظت می کند یعنی فرموده آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم که هر که در دنیا
از آنست که در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید که این تقریر می نماید

توتون بعضیستین زمان برون و ظاهرش مانند دود و خاکستری

که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم گفتند که هر که در دنیا با
دو انگشت وسطی را چفت کرده فرموده آنرا و انشا الله من با کسی که
ببینی با ساعت و قیامت که لفظ قیامت گاهی بقا و انعام عالم بود و انسان کامل است
و گاهی بر بعثت و نشر و انجام داد اجرت و بدون آن حضرت صلی الله
علیه و سلم قیامت بنا بر آنست که وجود بقای عالم بود و در انسان کامل است
که کعبه است که خلق آگاه بود و مجمل آنکه وجود خلق جز در علم و عقل نیست
از کیفیت بود و دین خلق آگاه بود مجمل آنکه وجود خلق جز در علم و عقل نیست
و علم و عقل اگر غیر کامل از غیر است از غیر این و در ثانی نخواستند و شایسته در دنیا
کامل است نه از این سخن غیر عارف از غیر این است از من اجابای ارواح انبی و چنانچه
نیز از جهت آنکه قیامت حق از باطل تفریق کند و نفس
چیزی نیست که در آن تقریر می نماید و در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید
برده که جواب جا بلال باشد چنانچه در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید
جا بل نیست بلکه تقدیر بقای معارف است زیرا که لفظ جا بل عرفی می باشد و در آن تقریر می نماید
تعبیر معارف چنانچه عالم و گاهی بقای عالم چنانچه عالم و گاهی بقای عالم چنانچه عالم
چنانچه بدین وقت علی بن ارباب الی غیر نیاید با اعتبار قنوت است و در آن تقریر می نماید
ایمان و در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید که این تقریر می نماید
نشسته محافظت می کند یعنی فرموده آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم که هر که در دنیا
از آنست که در آن تقریر می نماید که این تقریر می نماید که این تقریر می نماید

توتون بعضیستین زمان برون و ظاهرش مانند دود و خاکستری
برای در نه دوست ۱۳
بگذاشت مال را پس آن مال
دادای دین او و یکدیگر ترک کرد
تک که در وقت پس بر من است قضا
ایشان پس یکدیگر انداخته و از زمین
افعی از زمین بود و از زمین
فرمود من آن نام برهمنان از زمین
فرمودی زمین در زمان تالی بره
فقط قضا و حکم در زمان تالی بره
توتون بعضیستین زمان برون و ظاهرش مانند دود و خاکستری

در بعضی نسخ و نیای نیز پذیرد و افقت یعنی دنیای ناپیتر ۱۲

گفت پیغمبر شما ای همان
زان سبب که جمله اجزای میند
جزو از کل قطع شد بیکار شد
تا نه پیوند و بکل بار دیگر
تو دلا منظور حق آنکه شوی
دید احمد را ابو جهل و بگفت
گفت احمد مرودا که راستی
وید صد لقیش بگفت ای آفتاب
گفت احمد راست گفتی ای عزیز
حاضران گفتند ای صد الوروی
گفت من آینه ام مصقول دست
ختمهای کا بنیا بگذاشتند
چند بیت بشکست احمد در جهان
اگر نبودی کوشش احمد تو هم
آن سرت دارست از سجده بتان

چون پدرمستم شفیق و مهربان
جز ورا از کل چرا بر می کنسید
عضو از تن قطع شد مرده شد
مرده باشد نبودش از جان خبر
که چو جزوی سوی کل خود روی
زشت نقشی کز بنی آدم شکفت
راست گفتی گر چه کار افزاستی
نی از شرقی نی ز غربی خوش تباب
ای دهیده تو ز دنیای رجز
راست گو گفتی دو ضد را گو چرا
ترک دهند و در من آن بیند که هست
آن بدین احمدی برداشتند
تا که یارب گوی گشتند امتان
می پرستیدی چو اجدات صنم
تا یدانی حق او بر امتان

گفت پیغمبر شما ای همان
زان سبب که جمله اجزای میند
جزو از کل قطع شد بیکار شد
تا نه پیوند و بکل بار دیگر
تو دلا منظور حق آنکه شوی
دید احمد را ابو جهل و بگفت
گفت احمد مرودا که راستی
وید صد لقیش بگفت ای آفتاب
گفت احمد راست گفتی ای عزیز
حاضران گفتند ای صد الوروی
گفت من آینه ام مصقول دست
ختمهای کا بنیا بگذاشتند
چند بیت بشکست احمد در جهان
اگر نبودی کوشش احمد تو هم
آن سرت دارست از سجده بتان

گفت پیغمبر شما ای همان
زان سبب که جمله اجزای میند
جزو از کل قطع شد بیکار شد
تا نه پیوند و بکل بار دیگر
تو دلا منظور حق آنکه شوی
دید احمد را ابو جهل و بگفت
گفت احمد مرودا که راستی
وید صد لقیش بگفت ای آفتاب
گفت احمد راست گفتی ای عزیز
حاضران گفتند ای صد الوروی
گفت من آینه ام مصقول دست
ختمهای کا بنیا بگذاشتند
چند بیت بشکست احمد در جهان
اگر نبودی کوشش احمد تو هم
آن سرت دارست از سجده بتان

له یعنی اشارت بسوره
انافتخا که در پاره بیت و
واقفت در مراد کف و
مخاطب بانافتخا که ذات
رسول الله صلی الله علیه و آله
است تا او بود و
اشارت بجبرئیل شریف
که فرمود آنحضرت صلی الله
علیه و آله و سلم که برای من باران
مقرر است و آنحضرت صلی الله علیه و آله
مقرر است که آنحضرت صلی الله علیه و آله
مقرر است که آنحضرت صلی الله علیه و آله

هر کراماتی که می جویی بجان
صد هزاران آفرین بر جان او
آن خلیفه زادگان مقبلش
گرز بغداد و هری یازدیند
شاخ گل هر جا که رویدم گلست
بیچ نوبت میزنندش بر دوام
قفلهای ناکشاده مانده بود
هست اشارات محمد المراد
از پی نظاره او حور و جان
خوشتن آراسته از بهر او
آنچنان گشته پراز اجل حق
لَا يَسْعُ فِيهَا نَبِيٌّ مَّرْسَلٌ
گفت ما زانیم همچون زراع نی
زان محمد شافع هر داغ بود
از الم نشرح دو چشمش سرمه یافت

او نمودت تا طمع کردی در آن
بر قدم و دورت سرزدان او
زاده انداز عنصر جان دلش
بی مزاج آب گل نسل ویند
خم مل هر جا که جوشدم طمست
همچنین هر روزالی یوم القیام
از کف انافتخا بر کشود
کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد
پرشده آفاق و هر هفت آسمان
خود و را پروای غیر دوست کو
که دروهم ره نیابد آل حق
و الملك الروح ایضا فاعقلوا
مست صبا غیم و مست باغ نی
که ز سرمه چشمش او مانداغ بود
دید آنچه جبرئیل آن بر تافت

تعالی و تقییت که گنجیب کتاب و اهل بصیرت
تقرب و زنجی صاحب کتاب دوام و استمرار
معرفت این وقت را بر سبیل دوام و استمرار
مخصوص بذات محمدی دانند و انفصال این
حال را انکار نمایند زیرا که کمال مرتبه نبوت
تقطیف بقای وقتست پس نبوت و وقت
برای تنظیم باشد اما جماعتی که اصعب بیت را سازند
براس آنکه ترقی این منزل در حال انبیا
میباشد و آنرا که در کتب آمده است
که در سوره و ایچم درباره بست و هفت
واقفت یعنی کجروی نکرده چشم بینم و انقص
نوشته یعنی با زراع البصر صفت منت که
زراع خیر دنیا است و آنست که چشم بینم و انقص
که درباره چشم واقفت یعنی چون صدر
آن صدرش چهار باش نبوت و رسالت
بر هر یک یک نمود ساخته که چشمش دو هم مخلوق
از مخلوقات بفرستد آن درجه عالی
درجه نبوت است پس دیده دیدار
دیده پروردگار آن رسول
مخار که فیضیاب از نور دل
پو دندان دید که
ملکوت عالم سموات
و ملکوت عالم فراتر دید
آن دید در خود ندید ۱۲

در انقص
۱۲

عالم کتاب محمدی صلی الله علیه و سلم از مشرق اقبال طلب علم در سید اب طالب
سنتاب در سید اب طالب طلب علم در سید اب طالب
صد چهار بار موسی را میزدند و هر بار موسی را میزدند که بر حدیث
گمان شده که بر حدیث گمان شده که بر حدیث گمان شده که بر حدیث
است او بیکدیگر گفتند است او بیکدیگر گفتند است او بیکدیگر گفتند
صلی الله علیه و سلم در بیان ملک است او بیکدیگر گفتند
اورای ستایید و دعا کرد و گفت احفظها امین و صحتی
صحة اهلها موسی ترا نذر کرد و گفت احفظها امین و صحتی
نذر آمد که من انت ترا نذر کرد و گفت احفظها امین و صحتی
است احفظها امین و صحتی است احفظها امین و صحتی
میں احفظها امین و صحتی میں احفظها امین و صحتی
دوم و نظایر آنجا در ۱۲ باب و ۱۲ فصل در صحت اول و صحت دوم
یعنی چون موسی علی بنینا و علیہ السلام وصف است محمد صلی الله علیه و سلم
گفت که یارب اینچه دور رحمت است باز زنی نموده گفت که رحمت چه بگردد
که در صحت اول اشارت بدور رحمت است اما پیشین رحمت

چنین

دوره رحمت

باشند یعنی دوران هر چند که دور رحمت است اما پیشین رحمت
ست الا دور محمدی دور رحمت است اما پیشین رحمت
گفتی که آنکه تقریر اول است ۱۲ و ۱۲ حضرت موسی
که محمد رضا نوشته که این بیت ترجمه دعای حضرت صلی الله
است که آرزوی دور بیگانه است که مراد بجباران و
علیه و سلم کرده و بیگانه است که مراد بجباران و
غوطه ده و از میان دور بیگانه است که مراد بجباران و
آرزوی از ماه تا ماهی سلم گفتند که این شرکت
را با پادشاهی از ماه تا ماهی سلم گفتند که این شرکت
سلطنت عالم علوی و نفس را فرار گفتند که این شرکت
بیان جان بستند انگاه قوس سهم و هم و باره
شیر خنجر در سوره قمر مشرق
مقوم است ۱۲
از دارة اطاعت ابی که یک
صلی الله علیه و سلم فاج
شد جلقه اطاعت نفس آدمی
و شیطان که در بادی اند
دست با گریبان اند
دست با گریبان اند

چونکه مخزنهای افلاک و عقول
پس چه باشد مکه و شام و عراق
احمد خود کیست اسبیه زمین
تا بداند سعد و نحس خنجر
دور است آنرا که موسی کلیم
چونکه موسی رونق دور تو دید
گفت یارب اینچه دور رحمت است
غوطه ده موسی خود را در جبار
چون محمد یافت آن ملک و نعیم
هر که بگزیند جز این بگزیده خوان
هر که سوی غیر خوان تو رود
هر که از همسائگی تو رود
از سر اکرام از بھر خدا
ما بکفایت خوشت خو کرده ایم
ما چو طفلانیم و ما را دایه تو

چون خسی آمد بر چشم رسول
که نماید او بنزد اشتیاق
ماه بین بر چرخ و بشک این حسین
دور است این دورنی دور قمر
آرزوی برد زین دورت مقیم
کاندرو صبح تجلی می مید
این گدشت از رحمت اینجار و تیت
در میان دوره احمد برار
قرص مه را کرد او در دم دو نیم
عاقبت گیر دگلویشل سخوان
دیو با او دان که همکاسه شود
دیو بیشکی که همسایه بود
پیش ازین ما را مدار از خود جدا
ما ز شیر حکمت تو خورده ایم
بر سر ما گستران آن سایه تو

تفتیش کرد تا باقی بماند از خشک
 کرده و لب دماغ حلاوت آگین
 نوده و طوی جان را شکر
 کورک و پودر نان را شکر زار
 این صبح و آکنده تا بجام جان و
 مقصد و دستاں یابد و
 لب باغ و جنت تنیدن
 قول قابل قبول جنتی است
 گوش زباز جان دل بوی خوشک

ای که چو نود زمان نیست کس
 گوش ماه و شست چون گویا توئی
 با تو ما را خاک بهتر از فلک
 بی تو ما را این فلک تارکیست
 مرغ و ماهی در پناه عدالتت
 داده ما را که بس زاریم ما
 شهره ما در ضعف آشکسته پر
 داده ما را ازین غم کن جدا
 هر کسی را جفت کرده عدل حق
 مولس احمد مجلس چار یار
 چشم احمد برابو بگری زده

اللہ خلق را فریادرس
 خشک با بحرست چون دریای توئی
 ای سماک از تو منور تا سماک
 با تو ای ماه این فلک تارکیست
 کیست آن گم گشته کنش فضلت نجبت
 بی نصیب از باغ و گلزاریم ما
 شهره تو در لطف و مسکین پرور
 دست گیر ای دست تو دست خدا
 پیل را با پیل و بوق را جنس بوق
 مونس بوجمل عتبه ذواخمار
 وزیر کی تصدیق صدیق آمده

تخلص
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی

باب سوم در صفت ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه

چون ابو بکر آیت توفیق شد
 مصطفی زین گفت کمالی سر جوح
 میرود چون ندگان بر خاکدان

با چنان شه صاحب صدیق شد
 مرده را خواهی که بینی زنده تو
 مرده جانش شده بر آسمان

تخلص
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی

تخلص
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی

تخلص
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی

تخلص
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی
 دل بر ای ادراک و گرفتار
 گوش ذات محمدی و محبت جناب رسالت پناهی

بدرستی که اولیاد الهی میزند
یعنی از دار فانی در دار باقی
بدرستی که اولیاد الهی میزند
یعنی از دار فانی در دار باقی
بدرستی که اولیاد الهی میزند
یعنی از دار فانی در دار باقی

گر میرود روح او را نقل نیست
این مبرون فهم آید نه بعقل
بچه نقلی از مقامی تا مقام
مردۀ را میرود نظا هر چنین
شد ز صدیقی امیر المومنین
تا بچشر افزون کنی تصدیق را
تا زخمه زهر هم شکر خور
که بدان تریاق فارغیش قند

جانش را این دم بیلا مسکنی ست
زانکه پیش از مرگ او کردست نقل
نقل باشدنی جو نقل جان عام
هر که خواهد کو به بیند بر زمین
مر ابو بکر تقی را گو بسین
اندرین نشأت نگر صدیق را
دوست شود در خوبی ناخوش برتر
زان تشد فاروق را زهری گزند

چون از دار فانی در دار باقی
بدرستی که اولیاد الهی میزند
یعنی از دار فانی در دار باقی
بدرستی که اولیاد الهی میزند
یعنی از دار فانی در دار باقی
بدرستی که اولیاد الهی میزند
یعنی از دار فانی در دار باقی

در وصف حضرت فاروق

باب چهارم در وصف عمر رضی الله تعالی عنه

حق و باطل را چو ل فاروق شد
در مدینه از بیابان لغول
تا من اسب رخت را آنجا کشم
مر عمر را قصر جان روشنی ست
بچه در ویشان مر او را گازه است
چونکه در چشم دولت است مو

چاکران و خدمتگاران

چون عمر شیدای آن معشوق شد
با عمر آمد ز قیصر یک رسول
گفت کو قصر خلیفه اے چشم
قوم گفتندش که او را قصر نیست
گر چه از میری را آوازه است
ای برادر چون به بینی قصر او

شیخ شهبان
بیل و نهار جناب رسول
مخارصه الله علیه و سلم
گر دید در ششمه اطاعت
آن سوره عالم بگردن ارادت
کشیدش چون چو آن جناب
عالم کتاب تا بسید و
خلعت فاروقی بیغی
فرق کننده میان حق و باطل
غایت گردید و همه بدینی
دید و آوازه او صاف ما

عاطفتش در میدان جهانی در ظل
کازانه بجای فارسی خانه و مکانی
عالم گزران تیار در نماز درین
روینست بچسبیا ادرک صور
گرفت مانع مشابهه منصف
و عدت است

تحقیقت محیی الله علی سبب ظهور از او بود و شاد بود و در صورت او هم بود و پاک بود از ناز و دو و تقضی آن

برده از بی جهت قیود بشریت و جیب کثرت سوره نظاره او نگردد و به طرف که در کمال مایل مطلق بود و هر که در تمام

تغیبات امکانی او از جهت نداد چشمش بنام راه نور و صحت افتادین معنی اینها تعلق با یکدیگر در باره اول وجه الله بین است ۱۲ و ۱۳

چشم و دل از موی علت پاک آرد
هر که راه است از هوسها جان پاک
چون محمد پاک شد زین ناز و دو
چون رفیق و سوسه بدخواه را
هر که را باشد ز سینر فتح باب
حق پدیدست از میان دیگران
دو سیر انگشت بر دو چشم نه
گر نه بینی این جهان معدوم نیست
تو ز چشم انگشت را بردامین
آدمی دیدست باقی پوستت
چونکه دید دوست نبود کور به
چون رسول روم این الفاظ تر
دیده را بر جستن عمر گماشت
هر طرف اندر پی آن مرد کار
کین چنین مردی بود اندر جهان

وانگهان یارِ قصرش چشم دار
زود بیند حضرت ایوان پاک
هر کجا رو کرد و جله شد بود
کی بدانی شم و جله شد را
او ز هر فده ببیند آفتاب
تا چو ماه اندر میان اختران
هیچ بینی از جهان نضاف ده
عیب جز انگشت نفس شوم نیست
وانگهانی هر چه میخواهی ببین
دید آنت آنکه دید دوستت
دوست کو باقی نباشد دور به
در سماع آورد شد شاق تر
رخت را واسپ اصل گشت
می شدی پرسان و دیوانه وار
در جهان مانند جان باشد نهان

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

نفس را در این عالم
دیدار پروردگار است پس آن را بردار

دیدار پروردگار است پس آن را بردار
دیدار پروردگار است پس آن را بردار

دیدار پروردگار است پس آن را بردار
دیدار پروردگار است پس آن را بردار

دیدار پروردگار است پس آن را بردار
دیدار پروردگار است پس آن را بردار

دیدار پروردگار است پس آن را بردار
دیدار پروردگار است پس آن را بردار

جست او را تاش جوینده بود
 دید اعرابی زنی او را و خیل
 زیر خرما بن ز خلقان او جدا
 آمد او آنجا و از دور ایستاد
 همیستی زان خفته آمد بر رسول
 مهر و همیست هست ضد همدگر
 گفت با خود من شهان دیده ام
 از شهانم همیست و ترسی نبود
 رفته ام در بیشه شیر و پلنگ
 پس شدستم در صاف و کارزار
 بس خوردم بس زخم گران
 بی سلاح این مرد خفته بر زمین
 همیست حقست این از خلق نیست
 هر که ترسید از حق و تقوی گزید
 چونکه عثمان آن عیان را عین گشت

مغز مولانا سید آقا حضرت ۱۲

لاجرم جوینده یا بنده بود
 گفت عمر تک زیر آن سایه نخیل
 زیر سایه خفته بین سایه خدا
 مر عمر را دید در لرزه فتاد
 حالتی خوش کرد بر جاننش نزول
 این دو ضد را دید جمع اندر جگر
 پیش سلطانان بسی بگزیده ام
 همیست این مرد هوشم را بر بود
 روی من ایشان نگردانید رنگ
 با چو شیر آن دم که باشد کارزار
 دل قوی تر بوده ام از دیگران
 من بهفت اندام لرزان هست این
 همیست این مرد صاحب دل نیست
 ترسد از وی جن انس هر که دید
 نور فاقص بود ذمی لنورین گشت

در شرح و یاد و ایسی که در بیان بیان
 و در سب در آید و بعضی دوست فاقص
 و معتقد در صاحب سر فرزند ۱۲ اب و
 همیست در رسول در امر بود انست و نفرت از
 همیست بود نفرت بود این عملی خلیج
 است که دو ضد در ذات او دفعتی است
 رسول فیض روم است که بدین حضرت عمر
 همیستی طاری اطوارش کردید که عمر
 درین حال پر خندال کنی زان
 بود این در خود زان
 از قول میگفت که مولانا
 بسک نظم سفت ۱۲
 بجای شرفی که در خوف الله
 کلشی و خوف خوف عبود الله
 الله مقول کلشی و بعضی که خوف
 عظمت و جلال و ذوالجلال خوف
 کرد از همه مخلوقات و کسی که خوف کرد
 از سوی ذات سبحان و صفات کلام
 جناب باری ترسانند و تعالی او را
 از هر شئی ۱۲ محمد رضا و ولی محمد
 از حق از نیست حق ایستاد
 زیند حق اندر بود با تمیران ترسان
 گریزان با چو جای انسان ۱۲

در شرح و یاد و ایسی که در بیان بیان

باب پنجم در وصف عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قصه عثمان که بر منبر بر رفت
 منبر مهتر که سه پایه بدست
 بر سیم پایه عمر در دور خویش
 دور عثمان آمد و بالای تخت
 پس سوالش کرد شخصی بوالفضول
 پس تو چون هستی از ایشان برتری
 گفت اگر پایه سیم را بسپرم
 گر دوم پایه شوم من جلای جو
 هست این بالا مقام مصطفی
 بعد از آن بر جای خطبه آن و دود
 زهره می کس که گوید هین بخوان
 هبیتی بنشسته بد بر خاص و عام
 بر این فرمود پیغمبر که من
 ما و اصحابیم چون کشتی نوح

مراد از ابو الفضل که در این حدیث است

یعنی تو از حضرت عثمان رضی اللہ عنہ را از انبیا حقیقت بود

چون خلافت یافت بشتابیدت
 رفت ابو بکر و دوم پایه نشست
 از برای حرمت اسلام و کیش
 بر شد و نشست آن محمود بخت
 کان و نشستند بر جای سول
 چون برتبت تو از ایشان کمتری
 و هم آید که مثل عمرم
 گوئیم مثل ابو بکر است او
 و هم مثلی نیست با آن شه مرا
 تا بقرع عصر لب خاموش بود
 یا برون آید ز مسجد آن زمان
 پر شده نوح داد در صحن بام
 همچو کشتی ام بطوفان من
 هر که دست اندر زندیابد فتوح

از ذکر چهارم است در قصه
 آغاز خلافت حضرت عثمان
 غنی رضی اللہ عنہ
 مثل لاریب مثل آن علم
 مثل برج سال نه در عالم
 شهادت نه در جهان مثال
 بن در عالم تصور هم محال
 ما از سنننا ان الة رحمة
 بلعالمین طغرای فرمان
 همان از ایشان است
 حدیث شریف که فرمود فرقی علی
 الشعلی و لم علی امی لیسعین
 خلق علیها حق
 مثل است من مثل کشتی نوح
 تشبیه نمود دست زبدان
 نجات یافت کسیکه تخلف
 در زید از آن غسرق و
 بیگانه شد

در تزیینت شاهان

برایات آب و تاب آن آفتاب
از آن و جان باسلام و ایمان
چنان بجان کند چون اهل ایمان
جهان را ببیند او نشان
بامواریانی چنانکه کار نیاید بخش
دور دراز گر خیزد و در آن وقت
و شوقش را شیطان دست بست
حقیقت و معرفت آنی رسول
که در نماز بر احکام و اسلام
آن رسول بود شدند از دیدن
کج روی بی ثباتی اهل ایمان
کج روی خود مانند اهل ایمان
بجان خود را بجان آفتاب زنده کرد
از دیدن حشر بود و بجا آمد
تأیید استنشاق کبریت
کردن بوی کردن چیزی او بوی
اشارت با دگر که تواند آنرا
در وضو منقول است

مومن ایمان اویم در نفسان باز ایمان گر خود ایمان شماست آنکه صد میش سوی ایمان بود آنکه نامش باشد معنیش نه عشق او را در دایمان بفسرد در وضو هر عضو را وردی جدا	گر چه محرم هست محکم بر زبان نی بدان میستم و نی شستهاست چون شمارا دید زان قاتر شود چون بیابان را مفازه گفته چون با ایمان شما او بنگرد آمده اند خبر بگرد عا
--	--

باب هشتم در طهارت

چونکه استنشاق بینی می کنی تا ترا آن بو کشد سوی جان بو قلا و زست و همبستر ترا بر نمی داری سوی این باغ کام تا که آن بو جاذب جانست شود بینی آن باشد که او بوی برد تا زهرو از شکر در نگذری چونکه استنجا کنی ورد سخن	بوی جنت خواه از لب غنی بوی گل باشد دلیل گلستان می برد تا خلد و کوثر مر ترا بوی افزون خوی کن دفع ز کام تا که آن بو نور چشمانت شود بوی او را جانب کوی برد کی تو از گلزار وحدت بوبری این بود که از ذمام پاک کن
--	--

در طهارت

اشارت با دگر که تواند آنرا
در وضو منقول است
از جمله اللغه
من مردم گردان بوی آن بو جنت
یعنی در جنت بر آرزو از عذاب
دفع خود و بداری یک طاب طاب
بهر اول مجال همان در زمان هر چه
در عین حوزنجان دور در زبان دارد
و چنانکه طالب گل گلستان سازد
بهمیشه در غل گلستان سازد
پهل و جان همان بوی گلستان
روزی در اصل گلستان

کی را که در باغ بندست در کام دارد
او بلاشک از بوی گل گلستان
خودمانند بوی گلستان
عاشق ایمان که حقه حال نیست او را
از گلهای گلستان که بوی او آوری
بوی اصل نیست که بوی او آوری
جنت ناپید چون در ایات دید
مرگت است او استنجا کنی
اول پاک کردن خود را از نجاست
و شستن در مانی خوانستن ای

دستم اندر شستن جانست سست
 دست فضل خویش بر جانم رسان
 از آنسوی حد را نقی کن ای کریم
 از حوادث تو بشو این دوست را
 لا صلوة گفت إلا بالخصوة

دست من اینجا رسید این انشت
 ای تو گسشته جان ناکسان
 حد من این بود که روم من لیم
 از حدت شستم خدایا پوست را
 رو می شسته نه بیند روی خود

باب پنجم در صلوة

عاشقان خود فی صلوة داکمون
 که در آن سرماست آن پانصد هزار
 سخت مستقیمت جان عارفان
 استعییون من صبراً و الصلوات
 رو بدو آری بطاعت چون کند
 که براید جان پاکت از نماز
 در صفند اندر قیام الصاؤون
 می رود سوی صفی کان ناخوش است
 که تراد آسمان بود دست بزم

پنج وقت آمد نماز ای زهنمون
 نی به پنج آرام گیر دآن خمار
 هست ز غیا و طیفه عاشقان
 هر نبی زو بر آورده برات
 آنکه معرض را از زقارون کند
 مر هواد را تو وزیر خود مساز
 پنج حس ظاهرو پنج دون
 هر کسی کو از صف دین کشت
 مومنی آخر در آورده صف رزم

بلا تصور قابل قیاس است که بوی با بقای
 بناتند چنانچه بنوعی از آنی آن خط
 صلوات علیہ و سلم که صلوة العظمی
 القلب بدان ناطق که در صبح دوم رقوم
 سیر میاید به اشارت بکبر که در باره تبارک بسوره معارج و آنست
 بانسان خضری رسیده کند چون نگی رسد از طاعت باز نماند از آن که
 ایشان نماز نامی پنجگانه مدامت بنمایند اما مولوی داکمون بر نیستی خود
 آورده که در پنجون فقره عاشقان الهی فایز از نماز بنشد و قیام و قعود آنجا
 هر حال قیام و قعود نماز باشد ۱۲ م ف
 که بنیست حضرت ابومریمه ارشاد شده یعنی در کمال خیر و در کمال
 یعنی هر روز در میان محبت زیاد کرده در در کمال خیر و در کمال خیر و در کمال
 دل محبت و صاحب ارادت تفاوت جانی فایز در کمال خیر و در کمال خیر و در کمال

در محبت

در ملاقات هر روز محبت زیاده شود و جای
 کسی پذیرد اول در صبر برهما دیده عالی دارد و دوم اونی
 همچنان معاند عاشقان با نیاز خدایون قسم نمانی است و علاقه عارفان
 جانبا ز چون قسم اول چنانچه از حال این فرق استغرق بجز شوق زو ابجال
 این شعر اول حال خیرت کس در چشم زدن غافل از ان با این ششم
 نکاهی کند آگاه بنافتم روشن ۱۲ م
 معرفت خیره اندنیک روشن ۱۲ م استعییون یا الصلوة الصلوة
 دوم واقع یا ایها الذین آمنوا استعییون یا الصلوة الصلوة
 ان الله مع الصابرين که بر آنه او تعالی همه است با صابران
 نکیبانی مباد ای نماز خباب ای که بر آنه او تعالی همه است با صابران
 و نخست و آنرا سخن قانده او تعالی همه است با صابران

اینکه در سوره فاتحه دعا از زبان انسان است و این دعا را در هر وقت که بخواند خداوند تعالی او را از آتش جهنم نجات دهد و این دعا را در هر روز که بخواند خداوند تعالی او را از فقر و تنگدستی نجات دهد و این دعا را در هر روز که بخواند خداوند تعالی او را از بیماری نجات دهد و این دعا را در هر روز که بخواند خداوند تعالی او را از کفر و شرک نجات دهد و این دعا را در هر روز که بخواند خداوند تعالی او را از هر چیزی نجات دهد.

شرح جان کوه
آن باشد که بچو با جان
در می آید باز گوید
در می آید باز گوید
در می آید باز گوید

منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه

منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه

الله الشدود بفروش و بخر
ده زکات روی خوبای خوب و بد
قطره ده کسریه گوهر بخر
شرح جان شکره شکره بازگو
بالفتح پارچه پارچه ۱۲

منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه

باب دهم در زکات

وی صلوات هم زکات را شبان
وز زنا افتد و باندهات
دادن جان خود سخامی عاشقت
جان دهری از بحر حق جانان دهنده
وان که با حق اند جوید مطلقند
صد علامت هست نیکو کار را
مال حق را جز با مرحق نه
تا نباشی از عهد اکابران
امر حق را دنیا بدهر دهنده
گشت این ست آن طرف نخل نبات
تا که صد دولت به بینی پیش رو
دولت آینده خاصیت دهد

ای زکات کیسه را پاسبان
ابر بر نماید پی منع زکات
ان درم دادن سخی را لاکتست
نان دهری بجهر خدانانت دهند
پس گدایان آسنه جوید حقند
صد نشان باشد درون ایشان را
ای بسا اساک کز انفاق به
تا عوض یابی تو گنج بیکران
امر حق را باز جواز واصله
چون زد دست رفت ایشان زکات
قرض ده این دولت اندر اقرضوا
دولت رفت کجا قوت دهد

منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه



منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه

منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه
منع کرده اند زکات را پس از آنکه

بما نقض مال من الصدقات قط
تا بگفته مصطفی شاه خجج
چوشش و افزونی زد در دکات
مال در ایشا اگر گردد تلف
گردد شیر و دیوتن را و ابری
باش در روزه شکیب و مضر

انما الخیرات لغسم المرتبط
السماح یا اولی النعم سما باج
عصمت از فحشاء و منکر در صلا
در درون صدر تک می آید خلف
در فطام اوبسی نعمت خوری
و مبدم قوت خدا را منتظر

سوزان امر ایستاده در کبریا

باب یازدهم در صوم

لب فرو بند از طعاب از شراب
این دهان بستی دهانی باز شد
در جهان گر لقمه و گرسنه بست
زین خورشها اندک اندک باز بر
تا غذای اصل را قابل شوی
آن طعام اللہ قوت خوش گوار
چشم گریان بایدت چون طفل خرد
تن چو با برگست روز و شب از آن

سوی خوانی آسمانی کن شتاب
کو خورنده لقمهای راز شد
لذت او نسرع محول تست
کین غذای خرد بودنی زان حر
لقمهای نور را آکل شوی
بر چنان دریا چو شتی شو سوار
کم خور آن نان را که نان آفت برود
شاخ جان در برگ ریزست خزن

در صوم

بما نقض مال من الصدقات قط
تا بگفته مصطفی شاه خجج
چوشش و افزونی زد در دکات
مال در ایشا اگر گردد تلف
گردد شیر و دیوتن را و ابری
باش در روزه شکیب و مضر
انما الخیرات لغسم المرتبط
السماح یا اولی النعم سما باج
عصمت از فحشاء و منکر در صلا
در درون صدر تک می آید خلف
در فطام اوبسی نعمت خوری
و مبدم قوت خدا را منتظر
لب فرو بند از طعاب از شراب
این دهان بستی دهانی باز شد
در جهان گر لقمه و گرسنه بست
زین خورشها اندک اندک باز بر
تا غذای اصل را قابل شوی
آن طعام اللہ قوت خوش گوار
چشم گریان بایدت چون طفل خرد
تن چو با برگست روز و شب از آن
سوی خوانی آسمانی کن شتاب
کو خورنده لقمهای راز شد
لذت او نسرع محول تست
کین غذای خرد بودنی زان حر
لقمهای نور را آکل شوی
بر چنان دریا چو شتی شو سوار
کم خور آن نان را که نان آفت برود
شاخ جان در برگ ریزست خزن

این بیاید کاستن آنرا فرود
 تا بروید در عوض در دل شمن
 تا نماید وجه لا عین رات
 پر ز مشک و در اجلا لی کنی
 انما المنهاج تبدیل انفا
 جمله التدریر تبدیل مزاج
 سوف یحیی ان تحلت الفطام
 افتقدها و ادرج کن نافرہ
 وافق الاملاک یا خیر البشر
 تا رہی همچون ملائک از ادنی
 تا که حوض کوثری یابی پیش
 در فتی در لوت و در قوت شریف
 از برای خوان بالا مردوار
 آفتاب دولتی بروی بتافت
 صاحب خوان آس بهتر آورد

برگ تن بی برگی جانست زود
 اقرض اللہ قرض ده زین برگ تن
 قرض ده کم کن ازین لقمه تنت
 تن ز سر کین خویش چون خالی کنی
 یا خیر یس البطن عرج هکذا
 یا مریض القلب عرج للعلاج
 ایها المحبوس فی مامن الطعام
 ان فی الجوع طعاما وافرہ
 اعتد بالنور کن مثل لبصر
 چون ملک تسبیح حق را کن غذا
 اندکی زین شرب کم کن بهر خویش
 و ادھی زین روزی ریزه کثیف
 ای پدر الانتظار الانتظار
 هرگز سنده عاقبت قوتی بیافت
 صیف باهمت چو ناشی کم خورد

بیاورد از زنی عشق دنیا با وج نماند
 به پیش خیزان نیست که راه مستقیم
 یعنی تبدیل غذای جسمانی لذات روحانی
 دل میل کن از برای درمان جسمی
 طعام غدا پیش نورست موافقت کن با فرشتگان
 در عین غدا پیش نورست موافقت کن با فرشتگان
 در عین غدا پیش نورست موافقت کن با فرشتگان
 در عین غدا پیش نورست موافقت کن با فرشتگان

در صوم

بصبر قرار و دو چارست با شاک بقاصد خود بر خود راست
 خوان تو خوشتر است بهمانیکه که خوشتر است از تو زبان
 در این دنیا و جلافت بسیار خوار
 کرامی از خواست او را
 مقدر صانعست او را
 از خوش روحانی کی نماند

صبر و تمکین است و در باره کوه صبر غالی از همه حسن مبر بادار
عاشق است که اول تاب آفتاب خیاچی بپوشد و دوم فریاد
منی میگوید در آن کوه منند در جویانی چون جویان میلان کبکون
دارد چنانکه تقضای دمانی چون مرغ رودان

سر بر او در همچو کوهی ای سند
کان سر کوه بلند مستقر
نفس تو تا مست نقلت و بنید
خوی معده زمین کم و جو باز کن
معده را خون بدن بجان و گل
معده تن سوی آمدان می کشد
هر که گاه و جو خورد قربان شود
ماده عقلست بی نان و شویا
گر خوری یکبار از آن ماکول نور
نیم تو مشکست و نمی پیشک هین
معده را بگذار و سوی دل خرام
کین جهاد و صوم سختست و بخشش
ریج کی ماند می که ذوا سنن
این دهان بر بند تا بینی عیان
ای دهان تو خود دهانه دوزخی

تا نخستین نور حق بر تو زند
هست خورشید سحر را منتظر
دانکه روح خوشه عنبی ندید
خوردن بجان و گل آغاز کن
تا بیابی حکمت و قوت رسل
معده دل سوی ریحان می کشد
هر که نور حق خورد قران شود
نور عقلست ای سپر جانرا غذا
خاک ریزی بر سر نان تنور
هین میفرز پیشک افزا مشکین
تا که بی پرده زحق آید سلام
لیک این بهتر ز بعدای ممتحن
گویدت چونی تو ای رنجورین
چشم بند آن جهان حلق و دهان
ومی جهان تو بر مثال برزخی

بنی لاریب کامل بیان و اول عرفان در کلام و احترام بقران قران دارند زمین قران مستند فقیه

در دنیا پیکار است تمام لذات و کیفیات فانیه و مویه و در دنیا پیکار
در دنیا پیکار است تمام لذات و کیفیات فانیه و مویه و در دنیا پیکار
در دنیا پیکار است تمام لذات و کیفیات فانیه و مویه و در دنیا پیکار

در دنیا پیکار است تمام لذات و کیفیات فانیه و مویه و در دنیا پیکار
در دنیا پیکار است تمام لذات و کیفیات فانیه و مویه و در دنیا پیکار
در دنیا پیکار است تمام لذات و کیفیات فانیه و مویه و در دنیا پیکار

در دنیا پیکار است تمام لذات و کیفیات فانیه و مویه و در دنیا پیکار
در دنیا پیکار است تمام لذات و کیفیات فانیه و مویه و در دنیا پیکار

اول ظلمات بان نخستین است در
نصرتی خطاب بان عالم
نصرتی خطاب بان عالم
نصرتی خطاب بان عالم

باید که از تن هرگز نرسد ذره نجس
 پس کسی را که ذوق الهی نتواند
 برزاق در این عالم حاکم است
 تا جز نظر باشد ممد سعادت چون
 نباشد در دین پروردگار
 کم بازاری بود اگر در دگر
 درینست چنانچه بیت دوم
 فرماید...

بهر او خود را توفسری کنی
 تا شود سرب دل با کروف
 جان چو بازگان تن چون هرست
 که بود رهزن ز دار آویخت
 پاره برو می میزنی زین خوردنت
 زیر این کان تو مدفون دوگان
 تا برادرسر به پیش تو دوگان
 میزنی این پاره بر دلق گران
 با خود آزین پاره دوزی ننگ
 پرده هوشست عاقل زوست
 هر چه شهوانیت بند چشم و گوش
 تا نیارد یاد زان کفر کهن
 او نخواهد شد مسلمان هوشدار
 خاک خوردی کاشکی حلق و دهان
 کاتشش را نیست از همین مدد

کار دوزخ میکنی در خوردنی
 کار خود کن روزی حکمت بخور
 خوردن تن مانع این خوردنت
 شمع تا جراتگست افروخته
 هر زمان می در داین لق تنت
 پاره دوزی می کنی اندر دوگان
 پاره بر کن ازین قعر دوکان
 پاره دوزی چسیت خوردن آبنان
 ای ز نسل پادشاه کامگار
 و آنکه هر شهوت چو خمرست چونگ
 خمر تنها نیست سرمستی هوش
 نفس فرعونیت هین سیرش مکن
 گر بگریه و ربت الدنار زار
 چون گلو تنگ آورد بر ما جهان
 اشکم لی لاف للی نزد

کار می کشد... در دوزخ است...
 او تقاضی در پاره اول پیغمبر این است...
 خفت را در دوزخ...
 در دوزخ است...
 در دوزخ است...
 در دوزخ است...
 در دوزخ است...

در صوم

بسم الله الرحمن الرحيم
 اینها دشواری است بر ایشان
 در دنیا اینها دشواری است
 در دنیا اینها دشواری است
 در دنیا اینها دشواری است

دخان زوده فانی مفتوح
درای و اخفا کے باجی
چاہا بش کلیم نظر بخجی گوید
مگر شکره و حرص
نہ تو کم شود و مخفہ

عبد اللطیف
شکرہ نقیبتین
غالب شدن حرص
بکسر را حرص

بکسر را حرص
غالب شدن حرص
نقبتین

اشکم خالی بود زندان دیو
اشکم پر لوت دان بازار دیو
جوع خود سلطان دار و هاستین
گر نباشد جوع صد بیخ دگر
بیخ جوع اولی بود خود زان علل
بیخ جوع از رنجها پاکیزه تر
جمله ناخوش از مجاعت خوش شود
آن یکی می خورد نان محفله
گفت جوع از صبر چون دو تا شود
پس تو آنم که همه حلوا خورم
لذت از جوعست لی از نقل نو
هر کرا درو مجاعت نقد شد
خود نباشد جوع هر کس راز بون
جوع مرخصان حق را داده اند
جوع هر جلف گدارا که دهند

کش غم نان مانست از مکر و ریو
تاجران دیورا در وے غریو
جوع در جان نه چنین خواهش مبین
از پی هیضه برار داند تو سر
هم بلطف و هم بجفت و هم عمل
خاصه در جوعست صد نفع و هنر
جمله خوشهائی مجاعت رد بود
گفت سائل چون بدین سبت شکره
نان جو در پیش او حلوا شود
چون کنم صبر صبوران لا جرم
با مجاعت از شکر به نان جو
توشدن با جزو جزوش عقد شد
کین علف زاریست ز اندازه برون
تا شوند از جوع سیر و زور مند
چون علف کم نیست پیش و نهند

جوع در جان نه چنین خواهش مبین
از پی هیضه برار داند تو سر
هم بلطف و هم بجفت و هم عمل
خاصه در جوعست صد نفع و هنر
جمله خوشهائی مجاعت رد بود
گفت سائل چون بدین سبت شکره
نان جو در پیش او حلوا شود
چون کنم صبر صبوران لا جرم
با مجاعت از شکر به نان جو
توشدن با جزو جزوش عقد شد
کین علف زاریست ز اندازه برون
تا شوند از جوع سیر و زور مند
چون علف کم نیست پیش و نهند

شکره نقیبتین
عبد اللطیف
غالب شدن حرص
بکسر را حرص
نقبتین
غالب شدن حرص
نقبتین
عبد اللطیف
غالب شدن حرص
بکسر را حرص
نقبتین

در صوم

صالح اول کار در ذوق در
یا نشانی از ذوق است
بر خاصان حق با داده اند
دین دولت نصیب صاحب
دولت نیست که قدر بود
چهره ای دارند عین است
بال ذوق پیشانی
گرنی در پی آن پیشانی
دولت که چشم بخورد و ذوق
دولت از نظایان لطف الطاف بینی
بی بهره از لطف است
در تلاش قوت لایموت شب روز نشانی
چنانکه مولوی معنی بقامی گوید
قوت حیوانی مراد از آن است
در دیدن نمنند تا بر کس و ناکس برادران
می کشند که تو که طالب گنجی همان
آبادی قهرن دو دوش داری پی بقصد چون بی که گنج را بیرون
نشانی داده اند و تو در آبادی می بینی چنانکه بعضی دوم گوید
گنج در ویرانه است ای کس
کلی قال و قبل ضرب الفشل بر فقر و فقر بر فقر
صفت بیدار نامت است پس گوید در فقر
که اگر کسی گوید که ز غم خویش قوت صورتی
قوت معنی چون صورت بند و پس بهم بر پیروان روشن کرد
ملاک با خود و نوش هم آغوش نیتند بل کسانیکه روشندلی و تصنیف
قاجبی شکار خود ساخته اند در پاک و سب لوثی از لوازم خالی هم
و هم بشتر ملاک اند که ذکر الله و دیدار خدا تواند بود زده اند چنانکه
نغزای روحانی که ذکر الله و دیدار خدا تواند بود زده اند چنانکه
ابدالان حق که پانغزای حیوانی زده دست و باز و بیالاروی
کشاده اند چنانچه در بیت دوم گوید
بیت الله و ادای دیگر ناسک و بیست که کن خیم از انقض
از حصول بر ساعت و صاحب کعبه که مراد از آنهاست
است چنانکه اهل ولان و دین داران از خواص و عوام عموماً بجا
آزند آری حج رجب البیت و محبت مطلق نیت و دیدار
بجقیت حق و محبت مطلق نیت و دیدار

تونه مرغاب مرغ نانی
دیده صبر و توکل دختی
کی ز بون با محو تو گنج گد است
که درین مطبخ توبه نان ایستی
کی ترا دارند بی جوز و موینه
از برای این شکم خواران عام
ابلی دان جستن قصر و حصون
کنج در ویرانه است ای میرمن
بود از دیدار حلاق و دود
هم ز حق دان نه از طعام و نه از طبق
قبله عبد البطون شد سفره

که بخورد که هم بدین ارذاشی
از برای عصه نان سوختی
جوع رزق جان خاصان خداست
باش فارغ تو از آنها نیستی
تونه زان نازنینان عزیز
کاسه بر کاست نان بر نان مدام
راه لذت از درون ان فی برون
قصر چیزی نیست یران کن بدن
قوت جبریل از مطبخ نبود
همچنین این قوت ابدال حق
کعبه جبریل و جانها سدره

باب دوازدهم در حج

حج رجب البیت مردانه بود
طالب دل شو که بیت الله دست
قبله عقل مفلسف شد خیال

حج زیارت کردن خانه بود
کعبه مردان نه از آب گلست
قبله عارف بود بود وصال

مردان و خدا و اهل عاقبت
فنا و قیامت که کعبه است و زیارت
نیستی نیست تا بر دشته درستی
المبادت دیدار پروردگار خود دارند
و بلفظ مردان که با اشاره لطاف
طالب الموعود است شعوره شهود
طالب الموعود است شعوره شهود
طالب الموعود است شعوره شهود

در حقیقت راه دانش
 احکام خنای غریب است
 احکام خنای غریب است
 احکام خنای غریب است
 احکام خنای غریب است

قبله زاهد بود و شیردان بر
 قبله معنی دران صبر و درنگ
 قبله باطن نشینان ذواللمنن
 ابلیهان تقسیم مسجد می کنند
 آن مجازست این حقیقت این خران
 مسجدی کان اندرون ولیاست
 کعبه هر چندی که خانه بر اوست
 تا بگرد آسرخانه را در و س زرفت
 چون مرادیدی حد را دیده
 خدمت من طاعت حمد خداست
 تا دل مرد خدا نامد بدرد
 کعبه نادیده مکن زور و متاب
 قطره دل را یکی گوهر فتاد
 قطره علمست اندر جان من

قبله مطمع بود همیان در
 قبله صورت پرستان نقش و سنگ
 قبله ظاهر پرستان روی ن
 در جفای اهل دل جدی کنند
 نیست مسجد جز درون سروران
 سجده گاه جمله است آنجا خداست
 خلقت من نیز خانه سراوست
 و ندرین خانه بجز آن حی زرفت
 کرد کعبه صدق برگردیده
 تانه پنداری که حق از من جداست
 هیچ قومی را خدا سوا نکرد
 از قیاس اللہ اعلم بالصواب
 کان بدی یا ها و گرد و نه انداد
 وار هانش از هوا در خاک تن

باب سیزدهم در علم

در خراشی اهل دلال اند و در حقیقت حقیقت احکام
 حق آگاهی ندارد که بر چه ابلی می یابد و در نادانی می زند و در بلبل بودن
 چشمک چنانکه مولانا گوید به ابلیهان تقسیم مسجد میکنند آنرا
 بحیث قدسیست که لا یشکان سیرت و آقا سیرت و آقا سیرت و آقا سیرت
 در نظم صفات است و من باطن آن اشیا هم من حیث الوجودات آن منجانبه و نبات
 آیه من آیات اللہ که تا هم عاجبان گردش گردند و طواف آن منجانبه و نبات
 اندرونش هم مشرف بشود و جلافت دل در درون بودن که نظر الهی بر صد تجلیات
 تا نتناهیست غیری از زنی نیست چنانچه شریف لایسی ارضی در سالی آه ایان
 حی زرفت و فاقم اللہ اعلم چنانکه حدیث شریف کمال مطلق حقیقت حق گردد
 ناطقت است یعنی چنانچه حدیث شریف کمال مطلق حقیقت حق گردد
 و این امر را در دنیا باید برگرداند و در دنیا باید برگرداند و در دنیا باید برگرداند
 عفاف پیشه باشد و درین شهر اشیا است بقضه با بنده سطلی که در دنیا بی نصرت
 بجلاصه فلاصه اش کفایت و در دنیا باید برگرداند و در دنیا باید برگرداند و در دنیا باید برگرداند
 با بنده همه اش بقضیه است و در دنیا باید برگرداند و در دنیا باید برگرداند و در دنیا باید برگرداند
 اقامت میکند و حکم گفت پیغمبر صبر هر عاری بیاید اول طالبی شود
 اول کسی که در آن شهر از اهل دلال می شنیدند علاقش می رسید به سبک سبک
 بعد از آن بیاید و ظاهر بنیان رسیدند به سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک
 و گرم بیفت یا بر گرجت داشته کنن درین دو یکدیگر و فقط این حضرت را ببینیم
 همچنان بعلم و در زندگی الواقع یک حقیقت صاحب کعبه می شود
 بل کعبه مقصود این کعبه شود و زیرا که گاهی کعبه سطلان
 در زیارت عارف کمال جا سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک سبک
 با نیست که چنانچه او قانماز

در حج

من کعبه را دیدم و در آنجا که کعبه است و در آنجا که کعبه است و در آنجا که کعبه است
 من کعبه را دیدم و در آنجا که کعبه است و در آنجا که کعبه است و در آنجا که کعبه است
 من کعبه را دیدم و در آنجا که کعبه است و در آنجا که کعبه است و در آنجا که کعبه است
 من کعبه را دیدم و در آنجا که کعبه است و در آنجا که کعبه است و در آنجا که کعبه است

در اینجا چند نام از علمای بزرگ و بی باکی که در زمان آنکه ما را از چاه کشتی در انداختند و از آنجا که ما را از چاه کشتی در انداختند و از آنجا که ما را از چاه کشتی در انداختند

طالب عیسی است علم و معرفت
علم چون آموخت سگ است از ضلال
سگ چون عالم گشت شد چالاک ز بهشت
علم در یائست بیحد و کنار
گر هزاران سال باشد عمر او
ای بسا عالم ز دانش بی نصیب
صد هزاران فضل دارد از علوم
داند او خاصیت هر جوهری
قیمت هر کاله میدانی که چیست
تو همی میدانی بجز و لایکون
این روا آن نار و ادانی تو لیک
گر چه دانی دقت علم ای امین
چون مبارک نیست بر تو این علوم
چونکه یک لحظه نخوردی بر زفن
روز حکمت خور علف کان خدا

طالب خرنیست ای تو خرفست
می کند در پیشها صید حلال
سگ چون عارف گشت شد ز اصحاب
طالب علم است غواص بجار
او نگردد سیر خود از جستجو
حافظ علم است آنکس فی صیب
جان خود را می نداند این ظلوم
در بیان جوهر خود چون خری
قیمت خود را ندانی حقیت
خود ندانی تو که حوری یا عجز
تو روا یا نار وانی بین تو نیک
زانت نکشاید دو دیده عیب مین
خویشتن گولی کن و بگنزه ز شوم
ترک فن کن مطیلب ب الممن
بی غرض داد دست از محض عطا

از حصول ذائقه چاشنی ایما نیست حقیقت
بود ۱۲۰۰ با بود و از آنست که در دست حقیقت
خود و البته در یافت نایافت لوازمش آگاهیست
پس کسی که در قدم برین جاوده است الا در ریاست
حقیقت تو در جا نیست گو عالم دیگر حقائق
حقیقت چنانکه مولانا درین چند بیت
اشیاست چنانکه مولانا درین چند بیت
فرمانید ۱۲۰۰ فی تحقیق علم بی چون
عمل بی حاصل عمل نامبارک دنازیست و
بسیار است که شی نامبارک را تا که شونده
دوادوش بکس با جمعی بیکی و بیاس

علم

از آن علم که در راه راست بی کم و کاست راه
چون راه راست بی کم و کاست راه
چون راه راست بی کم و کاست راه
چون راه راست بی کم و کاست راه
چون راه راست بی کم و کاست راه
چون راه راست بی کم و کاست راه
چون راه راست بی کم و کاست راه
چون راه راست بی کم و کاست راه
چون راه راست بی کم و کاست راه
چون راه راست بی کم و کاست راه

نمیتواند بهر کس که علم او نیست
نمیتواند بهر کس که علم او نیست
نمیتواند بهر کس که علم او نیست
نمیتواند بهر کس که علم او نیست
نمیتواند بهر کس که علم او نیست
نمیتواند بهر کس که علم او نیست
نمیتواند بهر کس که علم او نیست
نمیتواند بهر کس که علم او نیست
نمیتواند بهر کس که علم او نیست
نمیتواند بهر کس که علم او نیست

لا اشارة است بکلمه کلام

سوره ملک و اخلاص و کلون من

از زنده و الیه الشکر ز می بخورد

از زنده می خد که برای شما فرود

مقدار کرده و بجاوست باز است

شما فاعل کلام اشارة است

بکلمه کلمه اشارة است

فما تجلی زین کلمه حاکم در کلام

و حق تعالی صفت عاقلانی و فقیه

لمعه از تجلیاتی که در کلام است

از سوره نوح و نوحی بر سر کلام

چون نوحی است بر سر کلام و نوحی

سوره نوح و نوحی بر سر کلام و نوحی

فهم نا کردی به حکمت ای بهی
 دانشی باید که صلشت از ان سرست
 حکمت دنیا فراید ظن و شک
 دل ز دانشها بستند این فریق
 چون تجلی کرد اوصاف قدیم
 چون شدی بر باهای آسمان
 و کنی خدمت بخوانی یک کتیب
 جان جمله علمها این است این
 چیست لوحید خدا موحسن

بجمله که هر که در دانشها خدمت خدا را شناخت کلام حق است

زا آنچه حق گفت کلمه من بر زقم
 ز آنکه هر فرعی بهلش رهبر است
 حکمت دینی بر د فوق فلک
 ز آنکه این دانش نداند این طریق
 پس بسوزد و وصف حادث از کلم
 سست باشد جستجوی نردبان
 علمهای نادره یابی ز جیب
 که بدانی من کیم در یوم دین
 خویشتن را پیش و احد سوختن

از سوره نوح و نوحی بر سر کلام
 چون نوحی است بر سر کلام و نوحی
 سوره نوح و نوحی بر سر کلام و نوحی
 از سوره نوح و نوحی بر سر کلام
 چون نوحی است بر سر کلام و نوحی
 سوره نوح و نوحی بر سر کلام و نوحی

توجه الی

باب چهاردهم در توحید

روح را التوحید الله خوشتر است
 که تو پیوندی بدان شه شه شوی
 بر تر انداز عرش و کرسی خلا
 معدن گرمیت اند لا مکان
 نور خواهی مستعد نور شو

بناشد الی است

غیر ظاهر دست و پایی بگیر است
 زده گر بودی و لیکن مه شوی
 ساکنان مقعد صدق خدا
 هفت دوزخ از شرارش بیکه خان
 دور خواهی خویش بین دور شو

ابن خلاص تمام عوام و خواص بمقتضای ذوق روحانی باخلاص
 تمام خوانند که حقیقت معانی کلامی بی باک است
 از سوره نوح و نوحی بر سر کلام
 چون نوحی است بر سر کلام و نوحی
 سوره نوح و نوحی بر سر کلام و نوحی

دایره ایست که از نور و حقیقت است
نور است که از نور و حقیقت است
نور است که از نور و حقیقت است
نور است که از نور و حقیقت است

دامن او گیسوی یار دلیر
بالتو باشد در مکان و لامکان
لامکانی کاندرو نور خداست
چون ساعت ساعتی بیرون شو
گره می خواهی که بفروزی چوروز
دو گو و دو مدان و دو نخوان
آفتاب معرفت را نقل نیست
در درون یکدزه نور عارفی
سیر عارف هر دمی تا تحت شاه
عارفان که جام حق نوشیده اند
بر لبش قفلست و در دل رازها
هر که اسرار کار آموختند
عارفان تو از معرفت فارغی
عارفان ز آغاز گشته هوشمند
گفت شاه ماهمه صدق و صفات

کو منزه باشد از بالا و زیر
چون بمانی از سر آزادگان
ماضی و مستقبل و حال از کجاست
چون نمادی محرم بی چون شو
هستی همچون شب خود را بسوز
بنده را در خواجه خود محدودان
مشرق او غیر جان و عقل نیست
به بود از صد معرفت اسی صفتی
سیر زاهد هر می یک روزه راه
رازها دانسته و پوشیده اند
لب خموش دل پراز آوازها
مهر کردند و دهانش دوختند
خود همی بینی که نور باز غنی
از غم و احوال آخر فارغند
انچه با ما میرسد آنهم ز ماست

است که در حقیقت و حقیقت بقدر عقلی
است که در حقیقت و حقیقت بقدر عقلی
است که در حقیقت و حقیقت بقدر عقلی
است که در حقیقت و حقیقت بقدر عقلی

در تمام

این آیه است که از نور و حقیقت است
نور است که از نور و حقیقت است
نور است که از نور و حقیقت است
نور است که از نور و حقیقت است

صدق را در ذوق و لذت مآهله و سعادت و عزت و عاقبت و در دفع غم و اندوه و در دفع آفت و خطر و در دفع غم و اندوه و در دفع آفت و خطر و در دفع غم و اندوه و در دفع آفت و خطر

باب پانزدهم در صدق

از نبی برخوان رجال صدقوا
یعنی باضم مراد از قرآن مجید ۱۲

راستیها دانه دانه دست
ز اب روغن هیچ نفروزد فروغ
راستت آن جان ربانی بود
همچنانکه روغن اندمتن دوغ
روغن جان اندر وفائی و لاش
پیش عاقلن باشد آن بس سهل چیز
طفل کی در دانش مردان رسد
مردان باشد که بیرون از شکست
هر بزبی را ریش و مو باشد بسی
ترک این ماومتی تشویش کن
پیشوا و رهتسمای گلستان
عرض او خواهد که باز یوسف فرست
روز عرضش لوبت رسو است

صدق جان اودن بود هین سابلتوا
این شعر دفتر چهارم است ۱۲

در حدیث راست آرام دست
دل نیار آمد ز گفتار دروغ
آن دروغت این تن فانی بود
جوهر صدقت خفی شود دروغ
سالمای این دوغ تن پیدا و فاش
کو دکی که مید پی جود و مویز
پیش دل جود و مویز آمد جسد
هر که محبست او خود کو دست
گر بریش و جامه مردستی کسی
هین روش بگزین ترک ریش کن
تاشوی چون لوبی گل با عاشقان
پس قیامت روز عرض کبر است
هر که چون هندوی بد سود است

۱۵ در صدق

بیمجان چون تقضای جهانی در تقضای
روحانی آینه و مقاصد روحانی را
دعای حکم ۱۲ یعنی نرد اهل معرفت
و کاند که طبع نهم جهان بدل جان
شوند و بگذره چاشنی بالاتر ازین
علیه الماباوت که نغمتی بالاتر ازین
اند بجهان که کوه کال طبع نهم
دیند چون بدست غذارمی اقتند
چشم نسبت دیگر مخلوق عزیزت
آدمی و در زاری ایشان چه چیز
را چون گس از شیر ببردن کند
در آرد در و در بزرگی اش چه
بمعنی براسه چیز نامیز
کار کو در کانتش مردان
عاقلاں که آرزو ننگ و عار
داند بهجانب فرقت
سیان مجوبان و مجوبان
چنان گریه کنانند و
مجوبان از ان عاقلان ۱۲

صدق می خواهد گواه حال او
برق و فر روی خوب صدقین
زنک شک زنک کفران و نفاس
زنک صدق و زنک تقوی و یقین
چونکه هنگام فسراق جان شود
پس فروشد ابله ایمان را شتاب
آن خیالی باشد و ابرق نی
این زمان که تو صبح و شب
می فروشی هر زمانی در دکان
پس دران رنجوری روز اجل
ای فسرده عاشقی تمکین نمند

تا باید نود او بگفتگو
تن فنا شد و ان بجا تا یوم دین
تا باید باقی بود بر جان عاق
تا باید باقی بود بر رخسار بدین
دیو دلال و ایمان شود
اندران تنگی بیک ابرق آب
قصده آن دلال جز تخریق نی
صدق را بهر خیالی می دهی
همچو طفلسی می ستانی کردگان
نیست نادر گرد بود اینت عمل
کوز بیم جان ز زبانان میرند

باب شانزدهم در عشق

شاد باشی عشق خوش سودای ما
ای دوا می نخوت و ناموس ما
سینه خواهیم شرحه شرحه از فراق

وی طیب جمله علت های ما
ای تو افلاطون و جالینوس ما
تا گویم شرح درد اشتیاق

15 یعنی لسمات تخلیات صدق
صادق که غنازه چهره حال و مال ست تا قیام
یوم قیامت باقی و باقی تن و دلو از زم تن فانیت
سبحان اللہ رنگ صدق صدق صدق
و تاب تقوی و یقین که رنگین کن دل و جان
آدمیت طفره رنگی و آبی بر روی حساب مال
دارد که ابد آبار از روی عباده رنگ نخواهد بود
در آن فی الواقع وقت مرگ که در سایه
برگ ایمانی آنجا چیزی بجای آمدنی نیست بلاشک
انسانست اگر جامع جمعیت
از ایمان بدید بلاشک
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان

باب عشق

16 یعنی لسمات تخلیات صدق
اصول عشق
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان
دست بر برد بود و فریب شیطان

فقط است و از تانی قرص قناب پس مرید نیست که قرص قناب از انداز آفتاب می شناسد اصلاح حاجت دلیل دیگر نیست قانذخ ماوراء علیک من الله بیکم علیه الشیء بنفسه

۴۶

بالم تصور است شلاطال بر کسب و
دوران بقیه انعام از نعم اودیم
کنز انعم را بوجی پدید است باند
لو با یادیم کند که بذات اولی
بیده و دیده نتواند بود پس ازین
نعم بوجی پیده عاقبت
که عاشق او امانی تحفظ عاقبت
بویوم و مصدر بود در اول
بمعنی عشق است
عاشق را افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل

کی بود چون عاشقان ذوالمنن
کوه در قص آمد و چالاک شد
طووست و خر موسی صعبا
زنده معشوقست و عاشق مرده
او چو مرغی ماند بی پروای او
جوشش عشقت کاند می فاد
هر که این آتش ندارد نیست باد
نیست بیماری چو بیماری دل
عشق صطرلاب سراید خدمت
عاقبت ما را بدان سر مهرست
چون بعشق آیم نخل باشم ازان
لیک عشق بیزبان روشن ترست
چون بعشق آمد قلم بر خود شکافت
شرح عشق و عاشقی هم عشق گفت
اگر دلالت باید از وی رخ متاب

عاشق تصویر و هم خوشتن
جسم خاک از عشق بر افلاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا
جمله معشوقست و عاشق پرده
چون نباشد عشق را پروای او
آتش عشقت کاند می فاد
آتش است این بانگ نای نیست باد
عاشقی پدید است از زاری دل
علت عاشق ز علتها جد است
عاشقی گرزین سر و گرزان سرست
هر چه گویم عشق را شرح و بیان
اگر چه تفسیر زبان روشنگرست
چون قلم اندر نوشتن می شتافت
عقل در شرحش چو خرد گن بخت
آفتاب آمد دلیل آفتاب

عاشق را افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل

عاشق

عاشق را افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل

عاشق را افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل

عاشق را افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل
عاشق را بر افلاک سازد چنانکه در معراج بهینم با اصل

عشق غشقا کز پے رنگی بود
ز آنکه آن مس ز راند و آدست
چون شود نود و شود پیدا و خان
عشق بر مرده نباشد پاندار
ز آنکه عشق مردگان پانیده نیست
هر چه جز عشق خدای حسنت
عشق زنده در روان و در بصر
عشق آن زنده گزین کوبانیت
عشق آن بگزین که جمله انبیا
عاشق صنع حسد ابا فر بود
هر که عاشق دیدش معشوق دن
تشنگان گر آب جویند از جهان
بیدلان را دلبران بسته بجان
چونکه عاشق اوست تو خاموش باش
عاشق از خود چون غذا یا بد حیوت

عشق نبود عاقبت سنگی بود
طاهرش نورا ندر و ن دو دامت
بفسر و عشق مجازی آن زمان
عشق را بر حی و بر تیسوم دار
ز آنکه مرده سوی ما آینده نیست
گر شکر خوردن بود جان کندست
هر دمی باشد ز غنچه تازه تر
از شراب جان فرایت ساقیت
یا قند از عشق او کار و کیا
عاشق مصنوع او کار فر بود
گو بنسبت هست هم این و هم آن
آب هم جوید بعالم تشنگان
جمله معشوقان شکار عاشقان
او چو گوشت میکشد تو گوش باش
عقل آنجا کم شود کم امی رفیق

عشق غشقا کز پے رنگی بود
ز آنکه آن مس ز راند و آدست
چون شود نود و شود پیدا و خان
عشق بر مرده نباشد پاندار
ز آنکه عشق مردگان پانیده نیست
هر چه جز عشق خدای حسنت
عشق زنده در روان و در بصر
عشق آن زنده گزین کوبانیت
عشق آن بگزین که جمله انبیا
عاشق صنع حسد ابا فر بود
هر که عاشق دیدش معشوق دن
تشنگان گر آب جویند از جهان
بیدلان را دلبران بسته بجان
چونکه عاشق اوست تو خاموش باش
عاشق از خود چون غذا یا بد حیوت

عشق غشقا کز پے رنگی بود
ز آنکه آن مس ز راند و آدست
چون شود نود و شود پیدا و خان
عشق بر مرده نباشد پاندار
ز آنکه عشق مردگان پانیده نیست
هر چه جز عشق خدای حسنت
عشق زنده در روان و در بصر
عشق آن زنده گزین کوبانیت
عشق آن بگزین که جمله انبیا
عاشق صنع حسد ابا فر بود
هر که عاشق دیدش معشوق دن
تشنگان گر آب جویند از جهان
بیدلان را دلبران بسته بجان
چونکه عاشق اوست تو خاموش باش
عاشق از خود چون غذا یا بد حیوت

عشق غشقا کز پے رنگی بود

عشق غشقا کز پے رنگی بود
ز آنکه آن مس ز راند و آدست
چون شود نود و شود پیدا و خان
عشق بر مرده نباشد پاندار
ز آنکه عشق مردگان پانیده نیست
هر چه جز عشق خدای حسنت
عشق زنده در روان و در بصر
عشق آن زنده گزین کوبانیت
عشق آن بگزین که جمله انبیا
عاشق صنع حسد ابا فر بود
هر که عاشق دیدش معشوق دن
تشنگان گر آب جویند از جهان
بیدلان را دلبران بسته بجان
چونکه عاشق اوست تو خاموش باش
عاشق از خود چون غذا یا بد حیوت

عقل بر عقل بر عقل بر عقل
عقل بر عقل بر عقل بر عقل
عقل بر عقل بر عقل بر عقل
عقل بر عقل بر عقل بر عقل

عقل بر عقل بر عقل بر عقل
عقل بر عقل بر عقل بر عقل
عقل بر عقل بر عقل بر عقل
عقل بر عقل بر عقل بر عقل

عقل بر عقل بر عقل بر عقل
عقل بر عقل بر عقل بر عقل
عقل بر عقل بر عقل بر عقل
عقل بر عقل بر عقل بر عقل

بی بهار و بی خزان سبز و ترست
جز غم و شادی دروس میو هست
گر چه بنماید که صاحب سر بود
تا فرشته لاشد آهر نیست
سر بسرن کر و عبارت را بسوز
کو بغیر کیمیا تار شکست
عشق او در جان ما کاریده اند
عاشقان در گمهی بوده ایم
برده ویران خراج و عشر نیست
عشق را شناخت دانشمند تو
بو حنیفه شافی درسی نکرد
فخر رازی راز دایدین بد
عقل تخیلات او حیرت فرود
لیک او کی گنجاند دام کس
دام بگذاری بدام او روی

عاشقی زین هر دو حالت برترست
باغ سبز عشق کو بی منتهاست
عقل جز وی عشق را منکر بود
زرک و داناست اما نیست
اشی از عشق در جان بر فروز
من غلام آن مس همت پرست
ناف ما بر مهر او بسریده اند
ماهیم از مستان این می بوده ایم
عاشقان راه نفس سوز نیست
سخت تر شد بند من از پند تو
آن طرف که عشق می افروزد
اندین بحث از خرد ره بین بد
لیک چون من کم نیدق لم یدر بود
آنکه از رسید را عشقت بس
تو تگر آئی و صید او شو

در عشق

عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده

عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده

عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده

عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده
عشق از خود قائم نموده

چنانکه دستور قافله نشکو
کرخمن از بگوش بل از بصدور
راز قدم بازار اظهار از نه خدای
نمایان خود را در اندام و نرا خدای
در آن که در زور دم زان خدای
کیست حسیب با نیست ۱۱
یعنی از صدق عاشق صادق در
شجر و جو و نوز چو با شجر چنانچه مولانا بقای
فرمانند در بیان از صدق صادقان ۱۲
گمان کند ۱۳
فکر آرا آینه آینه و قطعه آن
ما هذنا بشکر آن هذا الا صدق را و بر بند دستهای اویش و گفت
مصر بزرگ یافتند یوسف را و آدمی نیست این شخص مگر فرشته گرامی ۱۴
با کست خدا نیست این جوان آدمی نیست این شخص مگر فرشته گرامی ۱۵
شاه ولی الشکر یعنی جمال بکمال جانب و برای جان جانان
یوسف است هزار اوصاف از جمال یوسفی فائق و برای جان جانان
لایق و ای طالب آن جمال بیرون و ای بر تو که دم در مردی زنی و در حقیقت
دست بهمت زنان مصر هم نمی که آنها با و صف بودند زن
سعدی رحمه الله علیه
دردی فرزندانی که عاشقی دارند از یوانی که مراد از بر همی عقل غنی
دیوانگیست سیم آمده ام یعنی هیچ پروای و جانانی با عفت ندادم
علی در جوابی بوجوب بی جایست و این از آنانی باعث حجاب
پرواست و صبرش بر اسم جان گردیده و پوسه که جان عاشق بجایان
بمغز شده و عظمت عنایت جانان بر جانان
از جاساس صورت لباس پیدا کرده زیرا که کلمه شانی بجایان
جان را سطر ساخته و حاصل
کلام مولانا باین ترانه منظم
معلوم میشود که تا حال حرف
توضیح باین عبارت فنی
گفته ام چنانکه جان بجا مان
چشم پنهانست صلاحی
رسیده که یکسرم فرزند
پرده نام و نرسید هم فرزند
حقیقت را بیدان بیدار
دوام دانش علم و علم علم ۱۶

عشق میگوید بگو شمشیر سپت	صید بودن بهتر از صیاد است
گول میکن خوش را غره مشو	آفتابی را را ها کن ذره شو
بر درم ساکن شو و بیخانه باش	دعوی شمع می مکن پروانه باش
تا به بینی چاشنی زندگی	سلطنت یابی نهان بندگی
صدق عاشق بر جادوی می تند	چه عجب که بر دل دانا زند
غیر ازین معقو اما معقو اما	یابی اندر عشق با فرو و بجا
چون بیازی عقل در عشق صد	عشر امثالت دهد تا هفت صد
ان زنان چون عقلمادر با خند	بر رواق عشق یوسف تا خند
عقل شان یکدم سست ساقی عمر	گیرتند از خرد باقی عمر
اصل صد یوسف جمال ذوالجلال	ای کم از زن شوفا می آن جمال
ای عدو شرم و اندیشه بیا	که دریدم پرده شرم و حیا
عاشقم من بر فن دیوانگی	سیرم از فر هنگی و فرزانگی
عاشق مستی و بکشاده زبان	الله اشتری بر ناودان
وقت آن آمد که من عریان شوم	جسم بگذارم سراسر جان شوم
بوی جانان سوی جانم میرسد	بوی یار مهر با نم میرسد



کلام مولانا باین ترانه منظم
معلوم میشود که تا حال حرف
توضیح باین عبارت فنی
گفته ام چنانکه جان بجا مان
چشم پنهانست صلاحی
رسیده که یکسرم فرزند
پرده نام و نرسید هم فرزند
حقیقت را بیدان بیدار
دوام دانش علم و علم علم ۱۶

عقل یعنی حصول جاہ
و مال و منال دنیا را غایب
و بال و خیال را این است
دینی تا مبارک بن برین
دا صاحب شکلمان را
ببارک باد کس غلامی
لشقی جناب لایزال که
بیزوال است می خواهم
عقل یعنی یک چو عطار
بمذات و عطر با ین عالم
بلی ثبات گرفتار چوں مرغ ز جیب عطر
ظیفی بظرف گشت بمال مرازین لذت نایاب
گر دیدن آفریندانی تو در عافی زدن و گردنک ناموس
شوند که تضاد اندیشه عاشقی عبارت ازین است
نیالات ننگ و ناموس تو ایند بویس اگر عاشق
صادق هستی نامی و نشانی از نامی و نشانی
باید کنی و از پیچ تو بهات یکسر گردن تاد در شمار
عاشقان درانی و بزمه اهل عقال دو چای تو می
دوین علق نالاق بوی بوده نیتی بوی آنچه می
که خراب و بی بار کن بنیاد

باز آمد آب جان در جوی ما	باز آمد آب جان در جوی ما
ما غلام ملک عشق بیزوال	ملک دنیا تن پرستان را حلال
طبیهارا رنجیت اندر آب جو	عقل هر عطار کاکه شد ازو
عقل همچون کوه اورا کهر با	از دهای ناپدید و دلر با
چون شکر شیرین شدم از شور عشق	عشق قمار است من مقهور عشق
من چه دایم که کعبه خواهم فدا	برگ کاه هم پیش تو ای تند باد
عشق دریا نیست تهرش ناپدید	در گنج عشق در گرفت و شنید
برد ناموس ای عاشق ماست	عشق و ناموس ای برادر است
تا ابد ای جان چنین می بایدم	نفره مستانه خوش می آیدم
اندین ره دوری و بیگانگی است	هر چه غیر شورش و دیوانگی است
آنکه با شوریده شورانده هست	ز آنکه نزد عقل هر داننده هست
از دهای گشت سوی حلق عشق	بنگر این شستی خلقان غرق عشق
بر قضای عشق دل بنهاده اند	عاشقان دریل تند افتاده اند
در درون آب حق را ناظر اند	از قح گر در عطش آبی خوردند
صورت خود بیند ای صاحب نظر	آنکه عاشق نیست او در آب در

عشق در

جهان نپار است
درد دست نذر شاه پرانی دری
که بر گاه شاه رساند دست دید که راه درین گنجی
زدی خیلی دوری دست دید که راه درین گنجی
درای دیوانگی نیست ۱۲
و حقیقت که بواسطت معرفت شورش
ولی و دیوانگی سپری کرد چنانکه بیت بالا
سطور بربیل آنکه نزد عقل به صاحب عقل
نیک روشن که شورش و دیوان کی بدون پیش
فروش فحش که تجربه تحققیست است بند و آن
دلیل بدی به حصول اول است فافهم
ای بیت علت بیت اول است فافهم
که باری ری از ما از کوساری
تا شایان آن بنما ده گاه
آموده بلبل نیک بگو قصه پارسی
آنکه از زینت آفریده چه
خوبی کف آب کرد بپوش
زاده که روی خلق نادر است
گرچه با جق کشید و آن گشتی
سرن کردید ۱۲

از دهای گشت سوی حلق عشق
بر قضای عشق دل بنهاده اند
در درون آب حق را ناظر اند
صورت خود بیند ای صاحب نظر

گره دل در دست زند عشق بل
گره اند و از عادات دیوی او

را زار و بیک نام از دست زنی
را زار و بیک نام از دست زنی

صفا فی که پانصد جالی و پانصد
صفا فی که پانصد جالی و پانصد

جالی اند چون جالی و پانصد
جالی اند چون جالی و پانصد

تصور با بند سیر عارث گاه طرب
تصور با بند سیر عارث گاه طرب

اسمای جمال واقع شود و کاهی بجای اسمای
اسمای جمال واقع شود و کاهی بجای اسمای

صورت عاشق چو فانی شد درو
کی رسد این خائفان در گرد عشق
دیو اگر عاشق شود هم گوی برد
مایه در بازار دنیا این ز دست
خواب را بگذار ای چشم پدر
عشق را پانصد پرست و هر پر
زاهدان با ترس می سازد بسا
شرح عشق از من بگویم بر دوام
زانکه تاریخ قیامت را حدست
عشق را اوصاف خدای بی نیاز
توبه کرم و عشق همچون اژدها
عاشقی و توبه با امکان صبر
بنده آزادی طمع دارد و حسد
بنده دائم خلعت و ادرا جوت
دور گرد و نه از موج عشق دان

پس در اب کنون کرا بیند بگو
کاسمان را فرش سازد در عشق
جیر نیلی گشت و ان دیوی ببرد
مایه آنجا عشق و دو چشم ترست
یک شبی بر کوی بخوابان گذر
از فراز عرش تا تحت الشری
عاشقان پیران ترا ز برق و هوا
صد قیامت بگذرد و ان ناتمام
حد کجا آنجا که وصف نبردست
عاشقی بر غیر او باشد مجاز
توبه و وصف خلق و آن وصف خدا
این محالی باشد ای جان بس سطر
عاشق آزادی نخواهد تا ابد
خلعت عاشق همه دیدار دست
گر نبود عشق بفسردی جهان

جلال بر تقدیر نظر او از پانصد پانصد علم
بر پانصد پانصد پانصد علم
حقیقتی ای حال و شری اول و برای مملکت
و خاک زناک در پی چشم زین و معنی این بیت
شایع نوشته که تمثیل عشق بطا و اثبات برای
اد از روی استخاره اشارت بس عت سپر
پروا صاحب اوست او را عشق همان ذات
لائی و بیفتگی و از خود فرستگ عشق همان ذات
ذو الجلال صفا جالست که جمال جهانی توفیق
او باشد مجاز و الله اعلم بحقیقت حال
کن صاحب کرم گو توبه صادق صوابی گناه
از غلظت و تکه اات درونی پاک رفته چون روز
که هر چند این هزاره بگویی و خوشحالی و فانی
دارند تا هم مردم قدم در راهی که در تصور
الایندی که در بیان الطرب
کروا زاری نکرده در کار
عشق ای طرفی از دم علی الودوم
بنده اش هر دم در دم علی الودوم
بنده اش هر دم در دم علی الودوم
بنده اش هر دم در دم علی الودوم
بنده اش هر دم در دم علی الودوم

عشق ۱۴

همچو سنگ آسیا اندر مدار
 عشق بشکافد فلک را صد شگاف
 عشق جوشد بحر را مانند دیک
 با محمد بود عشق پاک جفت
 منتهی عشق چون او بود و فرد
 گر نبود ی بهره عشق پاک را
 من بدان افراشتم چرخ سنی
 خاک را من خواهم کردم کیسری
 خاک را دادیم سبزی نوی
 با تو گویند این جبال را سیات
 رحم عاشق را نیاید خورد و دو
 تا تو باشی در حجاب بوالبشر
 زمین گذر کن پند من بن پذیرهین
 فهم کن موقوف آن گفتن مباش
 خانه را من رو فتم از نیک و بد

روز و شب گردان نالان بقرار
 عشق لرزاند زمین را از کذات
 عشق سایه کوه را مانند ریگ
 بهر عشق او را خدا لولاگ گفت
 پس مرا و از انبیا تخصیص کرد
 کی وجودی داد می فلاک را
 تا بلندی عشق را فهمی کنی
 تا ز ذل عاشقان بوی بری
 تا ز تبدیل فقیر آگه شوی
 وصف حال عاشقان اندر شب
 عشق معروفست پیش نیک و بد
 سر سری در عاشقان کمتر نگر
 عاشقان را تو بچشم عشق بین
 سینه های عاشقان را کم خراش
 خانه ام پر هست از عشق احد

یعنی آنکه در یاد بختی در یاد
 دگر در بهال سنگی که هست چون یکر
 بهال شویش عشقت که دیدن کن خاتم جسم نیست
 و بر باد ال ساز خاندان در ده عالی
 جیت قدسی بود او که کما خلق اول و اول
 ای محمد ازین بیت تا بیت تمام می گویند
 پروردگار است یا مولانا تو بد عالم محبت
 حق بکلام حق ناطق و الله اعلم
 ادصاف فلک که گاهی زنده و گاهی مرده
 و بهی ز سروده و بیگانه
 یعنی تبدیل حالت
 فایده ای از قافیه
 و گاهی سر برش زمین گزرا زنده
 است که مصاحبان و راز دانان پادشاه را برش
 تا کن اندو گدای از خلایق در پل انبیا ای اشیا
 نشو و بنگه خلی زوشان ترسان بنی و دران بنی
 جای عشقان که راز داران جناب باری اند
 یعنی تا وقتیکه آفتاب معرفت در دولت
 نیز از و در ذل که افس جانبی و نور ایمانی
 نگرد اندر عاشقان الهی بنظر ستمی و مقام
 بخت معرفت در دنیا چنانچه طربت
 حقت معرفت با حق هم نیست

در سینه

چونکه با حق متصل گردید جان
 دین من از عشق زنده بودست
 چون عبادت بشد ماهم بتافت
 عشق از دصد چو خرقه کالبد
 خاصه خرقه ملک دنیا ابرست
 غرق عشقستم که غرقست اندین
 رستم از آب زنان همچون ملک
 بیغرض نبود بگردش در جهان
 هر چه گوید مرد عاشق بوی عشق
 سالها پریم به پرو باها
 می دوم یعنی منی از دبدان
 عشق جانان کو غذا می عشقت
 عاشقان را کار نبود با وجود
 عشق را با پنج و باشش کار نیست
 عاشقان اندر عدم خمیه زدند

ذکر آن نیست ذکر اینست آن
 زندگی زین جان و سرنگ نیست
 ماه جان من هوای صاف یافت
 که حیاتی دارد و حسن و خرد
 پنج وانگه مستیش در دست
 عشقهای اولین و آخرین
 بیغرض گرم برین در چون فلک
 غیر جسم و غیر جان عاشقان
 از دپانش مجید در کوی عشق
 سالها چه بود هزاران سالها
 عشق جانان کم بدان در عشق جانان
 بند هستی نیست هر کو صادقست
 عاشقان راهست بی سرمایه بود
 مقصد او جز که جذب یا نیست
 چون عدم بگزینک و نفس واحدند

اینست آن است ذکر اینست آن
 ذکر جانان باشد خیا که مولانا
 بیان این نیز ذکر جان بعینه
 اصل گردد و پرده دوری از
 حقیقت عشق شود و جان جانان
 عشق ظاهر شد که عشق منیست
 عشق بلهوسان سرسری نیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست

بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست
 بیان سست استند و عشق منیست

عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت

عشق نند و بر گفت

عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت
 عشق نند و بر گفت

صلواتی بر خدیجه و عقیقه و زینب و علی و فاطمه و حسن و حسین
اصلاً ای ننداری و عقیقه و زینب و علی و فاطمه و حسن و حسین
بودی مرا تمید از خون بیزی و جان بازی چون بیستی
که من هر دم تشنه دم تشنه ام قاتل زندی گنجی دانی ام
گر بنیازی آن بی بی زنده شدن است از تو بیستی
بیزاری آن بی بی زنده دلی تشنه فم بیستی
جان بجان سپدم و این شعر را در در زبان و در حال
بازم که جان بجان دو و گریه از تو بیستی
فرد تو نصف باش ای دل این گویا و آن گویا
و تشنه عاشق شده ام فوراً خون خور نیست و زندگی ام
رگ صورت صحت جان بجان دو و گریه از تو بیستی
عاشق برقی هستی ازین تو زینی و جان بازی

دست نی و گوز میدان می برند
جان آنکس راز هستی دل گرفت
صد هزاران جان عاشق خستند
سرنگون از پرده بیرون افکند
تشنه زارم بخون خویشتم
پای کوبان جان بر افشامم برد
جرعه جرعه خون خورم همچون جنین
تا که عاشق گشته ام این کاره ام
عید قربان اوست عاشق کاومیش
صد هزاران جان نگر دستک نان
چون اهرت نیست شد دعوی تباه
بوسه بر ما تایی تو گنج
تاگر یزد هر که بیرونی بود
تو بجز نامی چه میدانی از عشق
چو کوه خنجر داری صدا

بال نی و گرد عالم می پرند
عشق چون در سینه منزل گرفت
هر کجا شمع بلا فروختند
مرد را این درد در خون افکند
تو مکن تمید از کشتن که من
گر بریزد خون من آن دوست رو
گر بریزد خورم آن روح الامین
چون جنین چون من خونخواره ام
گو بران بر جان مستم خشم خویش
سوی تیغ عشقش می ننگ نان
عشق چون دعوی جفا دیدن گواه
چون اهرت خواهد این قاضی مرغ
عشق از اول چرا خونی بود
تو بیک خواری گریزانی از عشق
چو تو عاشق نیستی ای نرگدا

در عشق

عشق با آرزو صاحب نصیب هر صاحب نصیب
بزار جان عاشق زاراں بزار جان مستعد جان بازی خباب
بجز نیاز نیست اگر وقت بول کند فافهم و علمه حکم
عشق یعنی عشق صادق چون دعوی بر محبت خدای
عشق و جفا و عناز جانب جانان کشیدن
برق کردنست و جفا و عناز جانب جانان کشیدن
و بزار جان آزار راحت فمیدین بعینه گواهی گواه عین مدعا پس
خویشتم آردن که برای اثبات مدعا گواهی گواه عین مدعا پس
دعوی عشق بازی نمودن و بزار جان دست از جان بازی کشیدن
بعینت است چو بیل نیک روشن در عشق سال
خوار و ذلیل نیک حافظه که عشق سال
نمود اول و لے افتاد و شکلهما
ابتدای عشق بازی کرد

در جان بازی دارد و بهر دم
دردم تشنه دم تشنه
از بی در گریز و نچست
بجانی به عشق جانان
نیو

این یعنی کبیر بر کبیر برای
زبانان پرستید و قتل زنجی
در زندگیت اولی
جان پندگی از پیش خدای
مرا بسوی تو پیش کشیدم
بیدار بودی اولی
معمولاً درون تنیگاه و آنچ
اندرون بیخود است آنرا خفا گویند یعنی از عیب
کریب و بیابان می کند دل مرا بر اگر خردم که راه درود بر شومین
برود اولی محبتی که در عین محبت است
دل تازه رویت اما چون مخاطبان کم در عین محبت
قدم نهادن بر این درون دل جان کند اثرش بساخته از زبان
و خورش محبت الهی درون دل جان کند اثرش بساخته از زبان
جمله زبان بجز این را بی اثران که از این مطلب آن مطلوب طلب نجی
اداشتی نیست ۱۲ یعنی چون عاشق در حالات عاشقی کامل گردد و
از قیود صوری کبیر و اربود و جامه بیکی و از خود در فکلی در کبیر اگر بر اثرش
فقدان در برای درش در کردار تحقیقش نیز محرابست چنانچه اولاد با نیک
فانعم و علیله حکم ۱۲

تا خیال دوست در اسرار است
از مودم مرگ من در زندگی است
اقتلونی اقتلونی یا ثقات
یا مینیرا لخد یا روح البقا
لی حبیب حبه کیشوی الحشا
پادسی گوگر چه تازی خوشتر است
بومی آن دلبر چوپران می شود
بس کنم چون دلبر آمد در خطاب
چونکه عاشق تو به کرد اکنون تبرس
عاشقان را شد مددش حسن دوست
خاشند و نغره تکرارشان
درس شان آشوب چرخ و زلزله
سلسله این قوم جمع شکیبار
هر که اندر عشق یابد زندگی
عاشقان را شادمانی و غم است

جانگزی جان سپاری کار است
چون هم زمین زندگی پانیدی است
ان فی قتلنی حیاتانی حیات
اجتذب روحی وجدلی باللقا
لویشایمشی علی عینی مشا
عشق را خود صد زبان دیگر است
آن زبانها جمله حیران می شود
گوش کنی اللہ اعلم بالصواب
گو چو عیاران کند برادر درس
دفتر و درس و سبق شان روی او است
میرود تا عرش تحت یارشان
نی زیاد است و باب و سلسله
مسئله دور است لیکن دور یار
کفر باشد پیش او جز بندگی
دست مزد و اجرت خدمت هم است

یعنی چون عاشق از غم اظهار عشق تو کرد ۱۲

نام بیت در علم فقه از صفات امام محمد در نه باب حنفی که منسوب بانی
صیغه است و باب سلسله نیز ساسی کتب خانی نیز نور الله نوشته است
دارد و با عبارات از حفظ سلسله باشد حال معنی آنکه درش کلام یا از سلسله پوری
حالت نه از قبیل و قال و از فقه کتابی و از کلام یا از سلسله پوری
در مبدی و فصل و بیانی ندارد و مویب و حجه نیز قول خواجده نقشبند است
رحمة الله علیه چون پسندند از ایشان که سلسله اشیا بجا میسر است
سلسله ای بجای نیز میسر و معنی آنکه که قول می نور الله شراقی می نماید و غالب است
سلسله اشیا کتب یا ۱۲ است انتقال این سلسله از علم از علم است
است و لفظ قوم موقوف وجود
شکله بر غیر آن و اگر در کتاب
نمانده درست نمی یابیم
دوم انتقال از سلسله
من است سلسله است بدو
یعنی نزد عشاق نیز سلسله در دلت
لیکن در بابی دوری که در مجلس
یاد است یا دوری که بگویند
جانب عشاق نگاه می کنند
دو سال چون که کبیر و عیب
لیکن بجای است اولی

شعره
۱۲

شده چنانچه جمله سهازیں
 که دید چنانکه جمله سهازیں
 اند که همه بی مصلحت
 روی و تیغ و شمشیر
 بازی محبت بدکانی از ترش
 مکن از فرمان داران دست
 اینست جامی که هر آن دوزخ
 یعنی یعنی عاشق آن خالق

عشق آن شعله است چون بز فروخت
 تیغ لا در قتل غیر حق براند
 ماند الا الله باقی جمله رفت
 عاشقی که عشق نیرودان خورد وقت
 عاشق آنم که هر آن آن اوست
 از محبت تلخها شیرین شود
 از محبت درد ها صافی شود
 از محبت مرده زنده می کند
 دوست گیری چیزها را اثر
 از خیال دوست گیری خلق را
 هیچ عاشق خود نباشد وصل جو
 میل معشوقان نهانست و تیر
 یک میل عاشقان تن زه کند
 چون درین دل برق مهر دوست
 در دل تو مهر حق چون شد دو تو

هر چه جز معشوق باقی جمله سخت
 در نگر زان پس که بعد لاجه ماند
 شاد باش می عشق شرکت سوزفت
 صد بدن پیش نیرزد تیره توت
 عقل و جان در امر یک فرمان اوست
 از محبت مسخا ز دین شود
 از محبت درد ها شافی شود
 از محبت شاه بنده می کند
 پس چرا ز آثار نجشی بے خبر
 چون نگیری شاه غرب شرق را
 که نه معشوقش بود جویای او
 میل عاشق باد و صد طبل و نغیر
 میل معشوقان خوش و فربه کند
 اندران دل دوستی میدان که هست
 هست حق را بیگمانی مهر تو

مهر نگر زان پس که بعد لاجه ماند

عقل و جان در امر یک فرمان اوست

دشنام محبت را بیستی نامند
 و معشوقا که عداوت را به چو بیج نینمیرد
 کینه چنانچه لطیف است یعنی نقولت
 زبانی دانی از صفت دیوال صاحب شنیده به نرا جهان
 گر دیده به درد و دیار و کویچه و بازار یک دید آنف
 کتاب خودی که صاحب هم از اتفاقات زمان در آن
 آنجا نوشته بود که صاحب از صاحب دکان پرسید که
 دیوان صاحب هم داری گفت نه خب بول خاطر و شکسته دل
 بوده پس که او چه دید چون صاحب اینچنین عاشق دید از وی
 پرسید که او چه دارد پس صاحب بگفت که محبت او گفتم
 او فرم ساق همه دارد پس صاحب بگفت که محبت او گفتم
 دست بست او شان را بگفتان نمود

در عشق

بند و دیوان صاحب مطلقا و مذنب
 بنظر ولا است چون پیش کش پیش کش
 او سپید که پیش بگو صاحب گفت که محبت ایست
 بے قیمت همان دشنام است که داده بودی
 بے قیمت دهوش دل و خروش قلبی عاشق و معشوق
 میل معشوقان نهانست و تیر
 یک میل عاشقان تن زه کند
 چون درین دل برق مهر دوست
 در دل تو مهر حق چون شد دو تو

شخصه از اهل دلی سپید که
 در یافت کرده فریبند که
 رضا بقضایش است چون ترا
 یعنی دلیل قضایش است
 است فاضل و علیّه

چون ملازم طلب و مطلوب از ارباب متحقق است ایجابش میسر است
آب و طلب آب آوردن محبت جانان که آب جلد در جان ما که هست بعینه
قاعده کلیه است که چون کما حقہ پویشی

بهرج بانگ کف زدن ناید بدر
تشنه می نالد که کو آب گوار
عشق معشوقان دو رخ فروخته
جذب آبست این عطش در جان ما
حکمت حق در قضا و در تدبیر
لیک شمع عشق چون آن شمع نیست
او بعکس شمعهای آتشیت
پس شد شکسته اش آن صادقان
عاقلان شکسته اند از اضطراب
عاقلاش بندگان بندی اند
ایبتیا اگر ما همسار عاقلان
با دو عالم عشق را بیگانگی
سخت پهنانت و پیدا حیرتش
غیر هفتاد و دو ملت کیش او
مطرب عشق این زند وقت سماع

از یکی دست تو بیدست دگر
آب هم نالد که کو آن آب خوار
عشق عاشق جان او را سوخته
ما ز آن او و او هم زان ما
کرد ما را عاشقان همدگر
روشن اندر روشن اندر شوی
می نماید آتش و جمله خویشیت
لیک کو آن خود شکست عشقان
عاشقان شکسته با صد اختیار
عاشقانش شکر می قدمی اند
ایبتیا طوعاً همسار عاشقان
اندر هفتاد و دو دیوانگی
جان سلطانان جان در حیرتش
تخت شاهان تحته بند پیش او
بندگی بند و خداوندی صدراع

و قاعده کلیه است که چون کما حقہ پویشی
در جسم دل بستگی دست دید حرکت بی بعینه
حرکت دیگر که کرد و اثر علم
از اجبار حکیم حقیقی در احکام
تقصیل و اجالی خود که تعبیر قضا و قدر از آن
تواند بود حکمت بالغه بجا برده اند آدمی
با آدیت و انسان با انسانیت عاشق
همگر کرده که گاهی خیال شکایت عاشق
تا دم مرگ در دوش نگردد تا زبان آمدن
و جبران حکم رسیدن چه رسد
بهر از آن در از دستش می تواند گو
راغبی به نفس با هزار رضاند و عاقلان
بصبر جبر و اگر راه چنانچه مفصلاً
حجده در باره ۲۴۰ فنون عظیم و قوت
فقال لها و لا یغنی عنک طوعاً
بعد از آن که بین اسمان مراد
در زمین را که هر دو بیاید
با چنانچه را بغیر ما از روی
فرمانداری و انقیاد
ما از نون بیانی نون
نذاریم او را بشانت
انظار قدرت به نشان
طواعیت و کرامت
طواعیت و کرامت
طواعیت و کرامت

در عشق ۱۴

عقل یعنی چون عقل

عقل در کار و بار خود

مرد از در و راندیشی و فدا

درستی تو اند بود حقیقت

درست نیست در حقیقت

مرد است گو بصورت

مرد است گو عقل

زنده و اطلاق نیست

برای مطلق درست نیست

زیرا که اطلاق نام شخص

زیرا که اطلاق که او مرده

تخته بنزدان را لقب گشته شهان
 در شکسته عقل را آنجا قدم
 کل شئی با کلب الا وجهه
 زین دو پرده عاشقی مکتوم شد
 عشق با صد ناز می آید بدست
 در حریف بیوفای سنگرد
 بر همه اصناف شان افزوده اند
 شمع روی یاد را پروانه اند
 عاشقان را ندید ملت خدمت
 این زمان بگذارتا وقت دگر
 نشنوی زان پس بلبل سرگذشت
 بی نوا شد گرچه دارد صد نوا
 همچو بی من گفتنیها گفتمی
 یک نمی گویم ز صد سرگردن
 ورنه نویسم بس قلمها بشکست

نعل بینی واژگونه در جهان
 پس چه باشد عشق در یای عدم
 عقل کی ماند چو باشد مرده او
 بندگی و سلطنت معلوم شد
 عشق را صد ناز و استکیار هست
 عشق چون افیست وافی می خورد
 آن جماعت را که وافی بوده اند
 عاشقانی که درون خانه اند
 ملت عشق از همه دینها جداست
 شرح این هجران و این خون جگر
 چونکه گل رفت و گلستان گذشت
 هر که او از همزبانی شد جدا
 بالب و مساز خود گر خفتمی
 تا که در هر گوش ناید این سخن
 ورنه گویم عفتها را برکتند

زنده در حال بکس گویند که
 است کی رود در اندیشه
 چنانچه زینست و خازنه زیدیم و دوین در پانته
 که زینستی دیگر و خازنه است دیگر و میتوال گفت که
 رو حالی غلاب آید آنکس راه یابد و تقضای نفسانی بر فوایش
 که در کجی چون نفس از زنده است عفتش موده است
 و بصیغ دوم اشارت کرده که در سوره تقص و
 باده بیغم و اذنت از جهت کبریا که در سوره تقص و
 بآن وجه الله طلبند ۱۲

عقل یعنی چون عقل
 حقیقت خود کامل و وافیست
 لهذا طالب طالب کامل و وافیست
 و بجنس بیل الی اجنس
 ملت و مذہب عاشقی اختلافات آراس
 را از این نیست چون مذاہب صورتی که
 اینجاست این نظر جان بجان و وقتت
 و اینجاست این علییده ۱۲
 و این شرب را از اینست علییده ۱۲
 عقل که از گوش هوش است
 عقل را نه آن گوش هوش است
 هر ابل هوش را نه آن معاملات و جلدانی
 که در یافت نایافت جاکند است
 و از آن کتاب و پیروی
 و اگر ت آفتاب و پیروی
 عقل که در یافت نایافت جاکند است
 و از آن کتاب و پیروی
 و اگر ت آفتاب و پیروی

تخته بنزدان را لقب گشته شهان
 در شکسته عقل را آنجا قدم
 کل شئی با کلب الا وجهه
 زین دو پرده عاشقی مکتوم شد
 عشق با صد ناز می آید بدست
 در حریف بیوفای سنگرد
 بر همه اصناف شان افزوده اند
 شمع روی یاد را پروانه اند
 عاشقان را ندید ملت خدمت
 این زمان بگذارتا وقت دگر
 نشنوی زان پس بلبل سرگذشت
 بی نوا شد گرچه دارد صد نوا
 همچو بی من گفتنیها گفتمی
 یک نمی گویم ز صد سرگردن
 ورنه نویسم بس قلمها بشکست

از خستگی آن آتش یعنی از آنجا که
بهر حال فرود غضب و
افزونگی جناب باری
بود و فرسایش چون نوا
آتش در دوزخ بود که هر چه را
چون شعله بر شمسوخت
بزرگ آتش در دوزخ از آن
جناب باریست که صورت
پدید گرفته است
پدروخ گرفته است
یعنی در اول آیه و ظاهر جانوران بر بند و چون
جابل و دیگر بود و اینجا یعنی اول است
را بید و سازد بگ شعله آتش دست با هم
گردانید و هر چند آب بوال میزند آن آب علم
در غن پدید کرده دست بر زنده آن آب علم
در حالت مجبوری و از خود در فتنه زنی نیز
سر اسیر است حضرت عمر رضی الله عنه و در
پیده از روی حال و آتش فرمودند که این آتش
نیست که بید آب سرد کرد و در یکدیگر
آشی از آتش فتنه

در تک دریا گهر با سنگهاست | فخرها اندر میان سنگهاست

حکایت

آتش آفتاد در عهد عمر	بچه چو بختک میخورد او حبه
در فتاد اندر بنای خانها	باد زد بر پر مرغ و لاشها
نیم شهر از شعلها آتش گرفت	آب میپاشید او زان می شگفت
مشکهای آب و سرکه میزدند	بر سر آتش کسان هوشمند
آتش از استیزه افزون تر شد	میرسید او را مدد از بیحد
خلق آمد جانب عمر شتاب	کاتش مامی نمیرد هیچ ذاب
گفت آن آتش ز آیت خداست	شعله آن آتش از بخل شماست
آب چه بود بر عطایان تنید	بخل بگذارید اگر آل منید
خلق گفتندش که در کیشوده ایم	ماسخی ز اهل قنوت بوده ایم
گفت نان در رسم و عادت داده ای	دست از بھرت در انگشاده ای
بھر فخر و بھر بوش و بھر ناز	نه برای ترس و تقوی و نیاز
بین مگو زمین پس فراگیر احترام	که ز بخشایش در تو بهت باز

باب بیچشم در توبه

حالا در اخلاص

جناب پروردگار است
که باعث بخل و دستگیری است
سزده است پس آتش در بخل با کردن
و نیز در وجه الله بقیه را دادن است
در جواب گفتند که هر یک از ما
بخل با کرده و جهانی را بخور و نوش
نواخته حضرت فرمودند که آن دادن
نام بر آن حصول نام و نشان است
در بیوقت از آن نام و نشان
پروانیت پس اگر بخرند او را ندی
در رخصت از آن نام و نشان
صورت این آفت و فتنه را
پدید آورده است فافهم
و عین است که در
و ثانی زده کرد
حاصل دیگر است
چون همین است
و عین است که در
و ثانی زده کرد
حاصل دیگر است
چون همین است

دری اوله در دست که بنی علی
آمده و در خیانتت بحمدت شریف
که روایت از صفوان بن خیال
گفت قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قال
باعتقبت بابا اعرضه
عن النار ابدا
مسیح
لویقیق ما لم یطیع الشمس
من قلبه و ذلک قول اللہ
تعالی

توبه را از جانب مشرق درمی
تا از مغرب برزند سر آفتاب
هست جنت را از رحمت هشتاد
آن همه گم باز باشد گم فزاید
پهن غنیمت دارد در باز است زود
توبه کن مردانه رو آور بهره
در فسون نفس کم شو غم
ور به بندی چشم خود را از حجاب
هست ذرات خوار وقت کاه
ای خبرهاست از خبرده بجنب
ای تو از حال گذشته توبه جو
عقل تو از بسکه آمد خیره سر
همچو کم عقلی که از عقل تباه
سخره ابلیس گردد در زمین
میخورد از غیب بر سر زخم او

تا قیامت باز باشد برودی
باز باشد آن درازوی رومتاب
یک در توبه پستان هشتاد ای سپر
وان در توبه نباشد جز که باز
رخت آنجا کش بکوری حسود
که فمن لیسئل بمثقال یره
کافتاب حق نبوشد ذره
کار خود را کی گذارد آفتاب
پیش خورشید حقائق آشکار
توبه تو از گناه توبه تر
کی کنی توبه ازین توبه بگو
هست عذرت از گناه توبه تر
بشکند توبه بگردم از گناه
از ضعیفی را می آن توبه شکن
از شکست توبه آن ادبار جو

قبل هفتی فرمود رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انما نقضت
من الله علیک و من قال
باعتقبت بابا اعرضه
عن النار ابدا
مسیح
لویقیق ما لم یطیع الشمس
من قلبه و ذلک قول اللہ
تعالی

او تعالی بجانب مغرب که بنی آن
آن ماد او یک طلع کند آن طالع
مقبول شود چون در آنوقت هیچ نفع
انتظار از توبه در آنوقت هیچ نفع
کتاب از جانب مغرب توبه است از قول
تعالی روز یک ساید بعضی از علامات که در آن
تعالی از جانب مغرب نفع کند هیچ ذراتی را ایمان آوردن آن که توبه او
از جانب مغرب نفع کند هیچ ذراتی را ایمان آوردن آن که توبه او
از جانب مغرب نفع کند هیچ ذراتی را ایمان آوردن آن که توبه او

باید از این توبه که در آن وقت
باید از این توبه که در آن وقت
باید از این توبه که در آن وقت
باید از این توبه که در آن وقت
باید از این توبه که در آن وقت
باید از این توبه که در آن وقت
باید از این توبه که در آن وقت
باید از این توبه که در آن وقت
باید از این توبه که در آن وقت
باید از این توبه که در آن وقت

این توبه نمانی در حقیقت لغات بعد از این توبه نمانی در حقیقت لغات در بین حالت گناهین خیال باشد درین حالت گناهین خیال باشد درین حالت گناهین خیال باشد

راه او جوید که کم کرد دست راه
جاها از دزدستان باز بس
بر فلک تازد بیک لخته سپت
تو بدزد دید آن قبایت را نهان
پاس دار این مرکبت را دمدم
که کنم توبه در آیم در پناه
شرط شد برق و سجای توبه را
کی نشیند آتش تهدید و خشم
واجب مدبر و برق آن شیوه را
که خدایا وارها نم زمین گمان
مرگ حاضر غائب از حق بودنت
ذوق توبه نقل هر مرست نیست
مزد رحمت قسم هر مزد نیست
توبه کن ز آنها که کردستی توبه پیش
آب توبه ده اگر اوبی نمست

توبه او جوید که کرد دست او گناه
مین سوار توبه شود روز و رس
مرکب توبه عجائب مرکب است
لیک مرکب را نگه میدار از آن
تا ندزد و مرکبت را نینتر هم
پس به پشت آن مکن جرم و گناه
می بباید آب و تابی توبه را
تا نباشد برق دل و ابرو چشم
آتش و آبی بساید میوه را
سجده گهر را ترکن از اشک روان
عمری توبه همه جان کند نشت
لیک استغفار هم در دست نیست
هر دلی را سجده هم دستور نیست
گر سیه کردی تو نامه عمر خویش
عمر اگر بگذشت بخش این دست

بسیار از این توبه که در حدیث مذکور است که اگر کسی توبه کند در روز قیامت او را هزار سال عمر عطا می‌کند و اگر توبه نکند در روز قیامت او را هزار سال عذاب عطا می‌کند...
بسیار از این توبه که در حدیث مذکور است که اگر کسی توبه کند در روز قیامت او را هزار سال عمر عطا می‌کند و اگر توبه نکند در روز قیامت او را هزار سال عذاب عطا می‌کند...
بسیار از این توبه که در حدیث مذکور است که اگر کسی توبه کند در روز قیامت او را هزار سال عمر عطا می‌کند و اگر توبه نکند در روز قیامت او را هزار سال عذاب عطا می‌کند...



بسیار از این توبه که در حدیث مذکور است که اگر کسی توبه کند در روز قیامت او را هزار سال عمر عطا می‌کند و اگر توبه نکند در روز قیامت او را هزار سال عذاب عطا می‌کند...
بسیار از این توبه که در حدیث مذکور است که اگر کسی توبه کند در روز قیامت او را هزار سال عمر عطا می‌کند و اگر توبه نکند در روز قیامت او را هزار سال عذاب عطا می‌کند...

نور هم بسوره فرقان در حضرت
عبدالصالحا قافا و اولاد و عیال
کان الله سیاتهم حسنت و
مگر از آنکه توبه کرد در ایمان آورد و
عمل شایسته کرد پس آنجا بخت
بیکجا دست خدا آرزنده هرمان
اشا و ولی الشرح اشارت نقلت
نور هم بسوره فرقان در حضرت
عبدالصالحا قافا و اولاد و عیال
کان الله سیاتهم حسنت و
مگر از آنکه توبه کرد در ایمان آورد و
عمل شایسته کرد پس آنجا بخت
بیکجا دست خدا آرزنده هرمان
اشا و ولی الشرح اشارت نقلت

بج عمرت را بده آب حیات
جمله ماضیها ازین نیکو شوند
سینات را مبدل کرد حق
خواجہ بر توبه نصوحی خوش متن
نقض توبه و عهد آن اصحاب سبت
اندرین است نبد مسخ بدن
از ده سر صد هزاران دگر
چونکه عمرت بردیو فاصحه
گرچه باشد بی نمک کنون چنین
همچنین هم بی نمک می نال نیز
قادی میگاہ باشد یا گاہ

تا درخت عمر کرد با ثبات
زهر پارینه ازین کرد چونند
تا همه طاعت شود آن مابون
کوششی کن هم بجان و هم متن
موجب مسخ آمد و اهلک موت
لیک مسخ دل بودای بوا لفظن
گشته از توبه شکستن خوک و خر
بی نمک باشد اغوز و فاتحه
هست غفلت بی نکتہ دان یقین
که ذلیلان را دو کن امی عزیز
از تو چیزی فوت کی شدای اله

باب نوزدهم در زهد

چون خیالی می شود در زهد تن
آرزو بگذارد تا رحم آیدش
آرزو حستن بود بگرستن

تا خیالات از درونه رو فتن
آزمودی که چنین می بایش
پیش عدش خون تقوی بخین

اشا و ولی الشرح اشارت نقلت
نور هم بسوره فرقان در حضرت
عبدالصالحا قافا و اولاد و عیال
کان الله سیاتهم حسنت و
مگر از آنکه توبه کرد در ایمان آورد و
عمل شایسته کرد پس آنجا بخت
بیکجا دست خدا آرزنده هرمان
اشا و ولی الشرح اشارت نقلت

نور هم بسوره فرقان در حضرت
عبدالصالحا قافا و اولاد و عیال
کان الله سیاتهم حسنت و
مگر از آنکه توبه کرد در ایمان آورد و
عمل شایسته کرد پس آنجا بخت
بیکجا دست خدا آرزنده هرمان
اشا و ولی الشرح اشارت نقلت

از زهد تن پروردان عالمی و از زهد
باز دست بوسوی باغی از زهد تن
در کار تا کارش با تمام کار در رسد
از زهد تن پروردان عالمی و از زهد
باز دست بوسوی باغی از زهد تن
در کار تا کارش با تمام کار در رسد
از زهد تن پروردان عالمی و از زهد
باز دست بوسوی باغی از زهد تن
در کار تا کارش با تمام کار در رسد

۱۹ در زهد

نور هم بسوره فرقان در حضرت
عبدالصالحا قافا و اولاد و عیال
کان الله سیاتهم حسنت و
مگر از آنکه توبه کرد در ایمان آورد و
عمل شایسته کرد پس آنجا بخت
بیکجا دست خدا آرزنده هرمان
اشا و ولی الشرح اشارت نقلت

دانه دانه عالم دانه است
بپنجالی یک لطمه آرزو و تمنای
است در آرزوی آرزو و تمنای
دستی از دست صیاد پندیده باز
بدم گرفتار آید دوزخی و دوزاخ
پس قول طبع دانه ندارد چون
که در دست لطمه دانه است
گرفتاری می خوانا

دگر نیز از دانه های دام او
باز کن درهای تو این خانه را
چون شدی در ضد آن دیدی فساد
تا غرض بگذاری و شاه شوی
بر نظر چون پرده چسبیده بود
زانکه میدیدم جل را پیش پیش
کسب دکان مرا بر هم زده
خونباید کرد با هر مرد و زن
آن به آید که کنی خوبا احد
آن به آید که ز رخ نکست زخم
آخر سنت جامه نادر و خست
دل چرا در بیوفایان بسته ایم
پیک می آید بجان کای بیوفا
روز یاران کهن بر تانستی
او بهار است و دیگرها ماه دی

این جهان است دانه اش آرزو
دام را بیدان رها کن دانه را
چون چنین رفتی بیدیدی صد کشاد
حق همی خواهد که تو زاهد شوی
لین غرضها پرده دیده بود
زهد و تقوی را گزیدیم دین کیش
مرگ همسایه مرا و اعط شده
چون با خرفد خواهی ماندن
رو بخواهی کرد آخر در لحد
چون ز رخ را بست خواهی آن صنم
ای بزرگ رفت و کمر آموخت
رو بجاک آریم کز وی رستیم
از عقول و از نفوس پر صفا
یار کان تیج روزه یانستی
شاد از وی شو مشوا ز غیروی

دانه دانه عالم دانه است
بپنجالی یک لطمه آرزو و تمنای
است در آرزوی آرزو و تمنای
دستی از دست صیاد پندیده باز
بدم گرفتار آید دوزخی و دوزاخ
پس قول طبع دانه ندارد چون
که در دست لطمه دانه است
گرفتاری می خوانا
کسبت که نیکمیزد از دیگر
کس خنجر نشاند چون دزد را بجلت نزدی
پار شمشیر دید از زودی دست کشید و عمری بپای
خیانتش هم نگردد بیارسته نظر بدستی امور دوزخی
آراسته و باطن خجالی بیارسته نظر بدستی امور دوزخی
کن در آراسته و باطن خجالی بیارسته نظر بدستی امور دوزخی
تو بیست پرده هفت رنگ را بگزار تا تو که در خانه
بویاداری و بیست و هفت رنگ را بگزار تا تو که در خانه
بناک رفتن و خاک گشتن بسزا دل در دیگر فکریان
بستن از بی بیوفایان امید و فاسد و فاسد و فاسد
بکسر دست بگریبان نادانی بودن که روزی ازین دل و او کمال
دل بر دست گریبان نادانی بودن که روزی ازین دل و او کمال
بگریز کس دلی که در دل بر دست
کار نیست شکل تاج
را در زان عالم غیبیست
دینپام لاری که بواسطه
مانف نیی بیل و جان
اندازند

۱۹ در زود

بگریز کس دلی که در دل بر دست
کار نیست شکل تاج
را در زان عالم غیبیست
دینپام لاری که بواسطه
مانف نیی بیل و جان
اندازند
ز یاران عرنی و لباسی دنیا
که در ای مطلب آشنای
کسبی آشنای نازند

در مورد کاف در پاره شازدهم اشارت بر کرد
داغ آقا سیفینة فکانت
مساکنین بعمون
فازت آن آیدها
کل شعیبه عصبانی
کل بود از ملک چند محتاجان
پس بود در دریا پس
خست یک کوزه در او دل
فراستم که ناقص کیم او اول
طرف بود پادشاهی ظالم که سگت بر کنی
دست را بجز در بر دمی ولی
تکلیف شکر نشکر شدن بعینه دست بقصد زده است
همدی در از نکر دوی را بنواز و بگردد و هم گاه
برشای دستش اسد بکنند یا در چاه قید اندازد
چنانکه بیت بالمرقوم
که خراج زمین بیا بنده
یا بگرند پیش زان بنده
طایب در در ششم تقوی

همچو کبکیش صید کن ای باز صقر
نگار باشد که کند کبکیش شکار
از بلامی نفس پر حرص و غمان
عجز بهتر مایه پیمیزنگار
که بتقوی ماند دست نارسان
که تو اندکشتی از فجاد دست
امن در فقرست اندر فقر و
کبکشدش یا باز دارد در چپی
مرمیش سازد شه و پدید عطا
گرگ گرگ مرده هرگز گزد

دیو میترسانت هر دم ز فقر
باز سلطان عزیز کامگار
آدمی را عجز و فقر آمد امان
نیست قدرت هر کسی را ساز واد
فقر از آن رو فخر آمد جاودان
شکر گشتی را برای آن شکست
چون شکسته میره شکسته شو
چون که شاهی دست یابد پیرشی
ور باید خسته افتاده را
راهزن هرگز گدائی را نزد

حکایت

همیرین بشنودم از عطار نیر
ذکر شه محمود غازی سفته است
در غنیمت او قنادش یک غلام
بر سپه بگزیدش و فرزند خواند

آنچه گفتم از عظمتات ای عزیز
رحمة الله علیه گفت است
کز عزای هند پیش آن امام
پس خلیفه کرد و بر تختش نشاند

تزیف واقفست
لابیب ذکر محمود بگوش و با باز واری نیاز از
پیغام عاقبت محمود شادست و ایاز واری نیاز از
خدمت غیر محمود با سو بودن همه تن در فقر و فاقه
که چاشنی بخش بجام جان از مذاق جانان تو اند بود
در آمدن و از گدای عوفی کبکیز گزشتن و دست
با پیمیند پای پادشاه حقیقی زون و فخر و
قیمت عالم در پیشی که حاقه فهیدن و تقی
ایسان بجمک امتحان جانان سر کردن
دو در از خودی خود دور داشتن و
بند پیش از نازی بجای یا انداز
طبع را بخش و حقیقت
حق در ساختن و بحالت
شدن و با حالات
و درونی دست بگریبان
و در بدین فافضه

نصرت خالص نظر
کرمی تازه باب شدن کردن
بند لازم و شندی در ایضا
بخدمت و باضا و حجت
خالص و ناقص از چیزی
ولی محرم مقول
و پیر را در بروی شاه بیان
میکند یعنی شدت جباری
و حالت غضبی او است محمود

حاصل آن کودک بران تخت نصرت
گریه کردی شک میراندی بسوز
از چه گریه دولت شد ناگوار
تو برین تخت و وزیران سپاه
گفت کودک گریه ام زانت زاده
از تو ام تهدید کردی هر زمان
پس پدرم مادرم را در جواب
می نیایی هیچ نفس برین دگر
سخت پیر حمی و بس سنگین دلی
من گفت هر دو حیران گشتمی
تا چه دوزخ خوست محمودی عجب
من همی لرزیده ام از بیم تو
مادرم کوتا به بیند این زمان
فقر آن محمودتست ای بی سعادت
گر بدانی رحم این محمود زاد

شسته پهلوی قباد شهریار
گفت شه او را که ای فیروزه روز
فوق املاکی قرین شهریار
پیش تخت صدف زده چون نجم ماه
که مرا مادر در آن شهر و دیار
بنیمت در دست محمود اسلان
جنگ کردی کین چه شست عدا
زین چنین نفرین مهلک سملتر
که بصد شیر او را تا آلی
در دل افتادی مرا بیم و غمی
که مثل گشتت در ویل و کرب
غافل از اکرام و از تقطیم تو
مر مرا بر تخت ای شاه جهان
طبع از و دائم همی ترسانت
خوش بگوئی عاقبت محمود باد

جای اسب که زبان زد و ضرب المثل
هر کس و ناکس گردیده در غایت سخت گیری
دور شدت مزاجی حتی که والدین من بدست تو
افتادن چون صد زخم کاری شش پیر خوردن
میدان تند لندایم مراد مرا با کفایت
که زار در جبان دشمنی با کفایت
است و شفقت مادری تو کجبار رفتی که
چنان سخت و درشت است سب گویی که از چو
دشنام و درشت گفتن کیم ز شمشیر
پس این سببت تو چون پیر و سنان
حالت فریاد مادرم را همچو غم تا درین
خود را که بخدست تو دازد از دل بیرون
بنامید و بنام از آن هزار نفرین بران خوانند
عزایت تو جان نشداری کفایت
دم بنده خیالی نگردد و تمام مرگ
عذاب و نام بیخ و او سختی و آفتاب
عذاب و نام بیخ و او سختی و آفتاب
ازین حکایت آوردن دست
بهر این منظور در دست
بیاوردن ای طالب صادق
ای باب بیخ و او سختی و آفتاب
ای باب بیخ و او سختی و آفتاب
ای باب بیخ و او سختی و آفتاب
ای باب بیخ و او سختی و آفتاب

محمود

یعنی کسینک این بود که در عبادت یا معرفت درین ظاهران
شکفت در عبادت یا معرفت درین ظاهران
و نیز که بر خود گوید که کندم درین برای همیشه
نهیال آن جهان که عدالتش را عدد نهایی نیست
و اینست و نجات کلی یا نهایی اختیار این
عذاب است که دارد نسبت آن را
و آنست که صدی ندارد البته
بفرمایند که این چنانچه بیت دوم
صاحب حالت است که در نصیحت آنجسار
بسیار نجات از شدت عذاب و درج
نماید و صاحب معرفت را
صرف باز پرس بوم
قیام قیامت عذاب دو بالیست
چنانکه خواسته غرای کرب
علیه السلام که صاحب فنا و
در شان اهل عرفان صاحب فنا و
تقاست از آن مجربست و همینست که
چون مارت و مارت که از ملاکه مغز بودند
در پاداش کردار خود چون مواخذه دار
شدند گرفتار آمدند چنانچه تفصیلش
بمقام خود مسطور حکم حقیقی شد که عذاب
دنیا اختیار می کنند یا عذاب آخرت چون
حقیقت عذاب آخرت که در دار کسای
و عذاب دنیا را که آخندست
در عذاب با بل که در خان تمام جهان
در آن ستمون معاق اند فاضل
علیه السلام صبح دوم
این بیت و ابست از معراج اول
چنانچه در بیت دوم معراج اول

قرآن محمودست ای نیم دل
چون شکار فقر کردی تو یقین
گرچه اندر پرورش تن ما دست
همدکن تا نور تو رخشان شود

کم شنو زین مادر طبع مضل
بچه کوچک اشک باری بوم دین
لیک از صد دشمنت دشمن برست
تا سلوک و خدمت آسان شود

باب بست و کیم در جهاد

ای خنک آن کو جهادی میکند
تا زینج آن جهانے واده
صد ندارد و صفی رخ آن جهان
این ریاضتهای درویشان چرت
مردن تو در ریاضت زندگیت
کشته و مرده پیشیت ای قمر
از مودم من هزاران بار پیش
بچه آهمن آهمن بدرنگ شو
شکسته نیست این سر را بند
صبر کن اندر جهاد و در عتقا

بر بدن زجر می و دادی میکند
بر خود این ریخ عبادت می نهد
سهل باشد ریخ دنیا پیش آن
که فتای تن بقای جانهاست
ریخ این تن روح را پانیدگیت
به که شاهای زندگان جای دگر
بی تو شیرین می نه بینم عمر خویش
در ریاضت آینه بیزنگ شو
چند روزی همدکن باقی بخند
دمبدم می بین بقا اندرفنا

۱۲۱

در عذاب با بل که در خان تمام جهان
در آن ستمون معاق اند فاضل
علیه السلام صبح دوم
این بیت و ابست از معراج اول
چنانچه در بیت دوم معراج اول

برای خاص بندگان آن
بمعاد عدوشت صفت
سخن در آنی که نشانی
سخن صفت است پس
سخن صفات جناب برای
انکه الفضا و ذات
ای که الله تعالی
سازد از آنجا که بخوای

پیش او روباہ بازی گم کنید
ملک ملک است ملک و راهید
شیر و صید شیر خود آن شماست
بی نیاز است از فقر و غرو پست
از برای بندگان آن شہست
ملک و دولتها چکار آید و را
تا نگردد دید از گمان بد خیل
ہچو اندر شیر خالص تا مو
نوش بین در داد بعد از ظم نش
کہ ازو باشد بدو عالم صلاح

ہچو رویہ ترک این گم کنید
جملہ ماومن بہ پیش او نہیں
چون فقیر آید اندر راہ رست
زانکہ او پاکست سبحان و صف است
ہر شکار و ہر کرامانی کہ ہست
انکہ دولت آفرید و دوسرا
پیش سبحان بس نکو دارید دل
کو بہ بیند سر و فکر و جستجو
تو مراقب باش بر احوال خویش
کہ اگر تقوی دارد و زہد و صلاح

باب بست و سوم در تقوی

حق کشاید ہر دوست عقل را
چون خرد سالار و مخدوم تو شد
کہ بود بندہ ز تقوی رو سفید
کی وزیر و خازن محسن شود

چونکہ تقوی بست دوست ہوا
پس حواس چہرہ محکوم تو شد
عفو باشد لیک کو فردا امید
دزد را اگر عفو باشد جان برد

بگو دست ز بردارین
ہر دو سر از لوازم عالم
کوین یکسر ہر او بارش
ہر کہ تمامی مخلوق بوی
فدای را ہمین زیبا و خالق
بیت دوم فرمایند فاضل
در باب بست و سوم در تقوی
داریت بر چہ حال مال
دارو کہ بوی صلاح کل عالم
اشارت بست کہ بیکہ کہ در سورہ حجات
بست و ششم واقعت ان اگر ما کہ عین اللہ
انقا کہ یعنی تحقیق بست بر بار بار
کسیست کہ در فرمانبرداری جناب بار بار
نشاری نماید تا دم گم قدم از جادہ پیروی
نہند ۱۲ فی الواقع پیروی و پیروی
داریت تو از بود تقوی شہساری و پیروی
فرا بود کہ پیروی کار با نعمیم با بر اران ہزار
مخروفی و چہ نورانی دو چار خلقت گنجکار
کہ از فضل جناب بار بار غفاری ما
بخشید بر بست و سوم در تقوی
کی اسد خیا کہ ہم ہر روز
گر ہمانی با اشارت بجای
و متناز کہ در چہ منازغ
وزارت و خازنی منزن
ناید چنانچہ بست و سوم
نہد ما بعد از لطیف
نہد ما بعد از لطیف

بست و ششم واقعت ان اگر ما کہ عین اللہ

این افتقاد و جان چو امی لگگیت
 و امر فی فضلش بکت کن کور واد
 و امین او امر و فرمان و سیت
 مرغ با پر می پرد تا آشیان
 باز اگر باشد سپید و بی نظیر
 و ر بود چندی میل او بشاه
 جان چه باشد با خبر از خیر و شر
 جمله عالم زمین سبب گمراه شد
 کافران را دیده بیستان بود
 همسری با انبیا برداشتنند
 گفته اینک ما بشر ایشان بشر
 این ندانستند ایشان از عما
 هر دو گون ز نبود خوردند از محل
 هر دو گون هو گیا خوردند و آب
 هر دو نی خوردند از یک آب خورد

هر که اگر تر بود جانش تو سیت
 قبض عملی این بود ای بردبار
 نیک نخبی که تقی جان و سیت
 پر مردم همت ست ای مردمان
 چونکه صیدش موش باشد شحقیر
 او سر با زت منگدر کلاه
 خیر و شر منگر تو در همت نگر
 کم کسی ز ابدال حق آگاه شد
 نیک و بد در دیده شان یکسان نمود
 اولیا را همچو خود پنداشتنند
 ما و ایشان بسته خوابیم و خود
 هست فرقی در میان بی منتها
 لیک شد زین نشو و زان گیر غسل
 زین یکی سرگین شد و زان مشکاب
 آن یکی خالی و آن پر از شکر

مردم این سیت نیستند و در دنیا باطن
 در بعضی از سخن چین است که تو در جهان جان
 منی چنان بلدی گفت که چون ای فلان
 دل اضافه است درست شود و این است
 یعنی چنانکه باعث پرواز مرغ و باز بود
 یعنی صد سی و طمی نمانی علاج آسمان فرسانی
 بجای که همت نماید آساکر و وزیر کی با حق
 بیلت همتی که صمکی که مردم قوی است
 بیل طبیعی خلقت ازین گذر از غیب بازنه
 اگر غاری بود مگدسته کرد در دهانه
 در دو م در همت بود در دهانه
 از بیای تو میگزاردند بل نمودار در
 رجال مخصوص مرد باشد یا مطلق اولیا
 نیندازند که چنانکه تصرف کرده خیالات
 خیالات ایشان است و چنانکه تصرف کرده
 کابری در مثال مطلق در خصوص حکم
 تحقق بهت با یکون بود من خانج
 میزدند و اما قال با یکون که بود خانی
 از زان اصحاب السیما او الشبهه فانم خلق
 نظر و تصور خیاال نظور مانی خیالات
 بی مقام خیالی نظور مانی خیالات

پانصد و پنجاه
 ۲۳۳ و ۲۳۴

کلیه که در سوره بقره و در حدیث است
 از زبان کافران فال و ما الا انهم
 در حقیقت و نفس الامری و اولی
 به معنی و نفس الامری و اولی
 کافران عالم را می بیند و در حدیث
 کافران عالم را می بیند و در حدیث
 کافران عالم را می بیند و در حدیث

یعنی است طالب از خودی خود بر آواز اسم خوانی دست برداشته بسیاری گرا و چون مفضلان خود را مبارک و عکس مقصود عکس کرده اند و عکس کردند در آن ماه یا بلاست او نشان در آن عکس ماه را عکس در اصل مقصود ماه و عکس ماه پس

چون در آید نام پاک اندر دهان از هوا پاک رهی بی جام هو از صفت و ز نام چه زاید خیال اسم خواندی رسمی رایجو گر ز نام و حرف خواهی بگذری در گذر از نام و بنگر در صفات اذکر و اللہ کار هر او باش نیست جود دوران و هر آن ریحی که هست زانکه اینها بگذرد و آن نگذرد لاشک این ترک هوا تلخی دهست	نی پلیدی ماندونی آن بان ای ز هو قانع شده با بام هو وان خیالش هست لا اوصال مه به بالا دان نه اندر آب جو پاک کن خود را از خودین کسیری تا صفات ره نماید سوئی ات ارجعی بر پای هر قلاش نیست سهلتر از بعد حق و غفلتست دولت آن دارد که جان آگه برود لیک از تلخی بعد حق بهست
---	---

اصلا دست ندهد و تو مشغول با حصول اسمی است
بصورت مقصود که عبارت از حصول اسمی است
ببینی در طرز دریافت نایافتنی بسبب بی بودن از حقیقت
حق آگاه شدن همین تواند بود که اول جامه خودی خود
از آن بیخودی بر کن من بعد بود چه خدا می آرد که در
بین دوم فرمایند **ع** اشارتست که بکیر در
سوره احزاب و اشارتست که بکیر که در سوره و
و بصورت دوم اشارتست که بکیر که در سوره و
واقع با التماس النفس المظلمة از حقیقت
دراز تو نیز قوتش در کار توین تو نشود
بناشک ترک بود هموس جسم جان بهر حال
تلخی دست بگریبان الا پنجه دل که
چون ذکر زبان چاشنی بخش از دوق جانان
بجای بود ابلیس بتلیس سیر در پیش
گر دیده خود را از خیر فوایش و نمود او بیچاره
مدیر الهیادت بابت است **ع** باز تو نیز
باین حال و در پیش کردنی از زبان
اندیش تا حق کنی در پیش از تو کنی این

حکایت

آن یکی اللہ می گفتی شبی گفت ابلیسش که ای بسیارگو می نیاید کجواب از پیش تخت اوشکسته دل شد و بنهاد سر چونکه شیرین میشد از گفتش ای این همه لشکر الیک کو چند اللہ میزنی باروی سخت دید در خواب او خضر را و در حضر	آن یکی اللہ می گفتی شبی گفت ابلیسش که ای بسیارگو می نیاید کجواب از پیش تخت اوشکسته دل شد و بنهاد سر
---	--

لیک بجات جان **ع** شیطان چون در آید
ظفر بالکرم لعیب منم منم منم
و گفت دوزخ و نام منم منم منم
دانشت دوزخ و نام منم منم منم
چونکه شیرین میشد از گفتش ای
این همه لشکر الیک کو
چند اللہ میزنی باروی سخت
دید در خواب او خضر را و در حضر

۴۴
در آن

مقولہ حضرت فخر المجلدین
کہ اجرت رحمان صورت
فخر المجلدین واسطہ ہدایت
گردیدہ اللہ اللہ اللہ اللہ
گفتن و بیان شکرستان
شیریں زبان شدن بعینہ
پیغام از خودی خود گذشتن
بغیر از سون سست زبانی
موزی و گدازی کہ بزبان
گفتن و بیان شکرستان
دست و پایی بیک
از جناب بی نیازت و الا ہر گم فغان
و در گزبان را ای پیاختی علاوت بخش بجام جان
کی عظمت حاصل ذوق و شوق نظرانہ گفتن بل بپید
شہان بعینہ ندای لبیک از حق آمدنت پس کی را کہ ای
دولت حاصل جانش بوصول جانان و اصل اشارت بظہور
پیدا بپیدا بیت دوم فرمایند **ع** اشارت بظہور
کہ در سورہ بقرہ بسیار سیقول واقع شد کہ احیب دعوی التامع
از آدگان یعنی اجابت لبیک خواندن خوانندہ را چون بخواند
مرا و حاجت او را روا میکنم اگر تو ایم کہ سوال او محال
نقض بود یا چیز بندہ در اجابت آن بود **ع** مراد از
حاصل غیر اصل دست کہ گوی دو یاد خدا بردوش
تغذیہ و باعث آن دوری از حق و جوی

چون شیمانی ازان کش خواندہ
زان ہی ترسم کہ باشم رد باب
آن نیاز و در دو سوزت پیکاست
ہست ہر لحظہ ندائی از احد
زیر ہر لبیک تو لبیکہاست
تا آنکہ یارب گفتنش دستور نیست
تا نالہ با خدا وقت گزند
اگر فلاطونست حیوانش کند

گفت ہان از ذکر حق و اماندہ
گفت لبیک منی اید جواب
گفت آن اللہ تو لبیک ماست
لبیک توفیقی کہ لبیک آورد
ترس عشق تو کمند شوق ماست
جان جاہل زین عاجز دور نیست
برد ہان بردش قفلست و بند
مہر حق بر چشم و بر گوش خورد

باب بست و پیم در استغفار

غم بامرحسائق آمد کار کن
عین بند پائے آزادی شود
خوش فرود آمد بسوی پاکہ
برد و پا استاد استغفار را
جام مغفوران بگیر و خوش مکش
ادخلی فی جنستی در یافتی

چونکہ غم بینی تو استغفار کن
چون بخوابد عین غم شادی شود
از پدر آموز کا دم در گناہ
چون بید آن عالم الاسرار را
کوہ را کہ کن با استغفار خوش
ادخلی تو فی عبادی یافتی

از آن بقی است کہ بزل زبانش
فقلست یا خدا کند فی الواقع کسی را کہ او تعالی
نخواند اگر انانی بجان فلاطون مانست محبت چنانچہ
آنکہ میفرمایند **ع** گو یا اشارت بظہور
اعراف و انقیاد **ع** بہمت الخاسرین یعنی گفتند او آدمی
و ترختنا الکلون **ع** اگر یا مزی مار و مہربانی با
پدر و کار با ترسم کہ ہم بگویش **ع** در آیات سابقہ کہ در
ابتدای زبان کار این **ع** شیم قائمہ درخت کہ او تعالی از قرب
چون نام و جانشینند ذائقہ تران درخت کہ او تعالی از
آن منع فرمودہ چو جایی چنین ذائقہ آن بو شاک یعنی از
کہ زمین است و درخت مستوی و برگہ شیطانی
ایشان در جو ابایی آیت
مردم بالا عرض کردند فی
فی حقیقت ظلم کردیم و معصیت
و زندقہ را چاہد زمین نمود
ارادہ نمی نمود البتہ از یادش کن
نہی عین رکت خود را ظاہر
نمودن است و اللہ اعلم

نشستن عبارت از دست
بجودی نوزدن و از وجود
فرد هم خلوت گزین تواند
بود که در سلسله توحید
دوین را بجای آنست
و عاقبت اندیشی و جوار
با خلوت نشینی و گویا
باز بر آنکه صفای دل در آن
عاصلست اگر چه اول مرتبه کسی را که
از مراتب صفای دل حاصل نیست شکی
تاریخ خلوت و عزت که در تقریبی پیدا
از ظلمت صحت خلوت سزاوار محبت است
خالق است لهذا در ترش و عیب شده و
خالق است لهذا در ترش و عیب شده و
خالق است لهذا در ترش و عیب شده و

ایده ناگفتی صراط استقیم
رومی در دیوار کن تنها نشین

دست تو بگرفت و بردت تا نیم
وز وجود خویش هم خلوت گزین

باب بست و هشتم در خلوت

تقریب بگزید هر کو عاقل است
ظلمت چه به که ظلمت های خلوت
حال چون جلوه است آن بی عروس
جلوه بیند شاه و غیر شاه نیز
هست بسیار اهل حال ز صوفیان
آنکه در خلوت نظر بر دوختست
خلوت از اغیار باید فی زیاد
هیچ گنجی بی دووبی دام نیست
زانکه در خلوت هر آنچه تن کند
جنیش و آرایش اندر خلوتش

زانکه در خلوت صفای دست
سر بر و آنکس گیرد پای خلق
وان مقام آن خلوت آید عروس
وقت خلوت نیست جز شاه عزیز
نادرست اهل مقام اندر میان
آخر آنرا هم زیاده اموختست
پوستین به روی آمدنی بهار
جز بخلو نگاه حق آرام نیست
نه از برای روی مردوزن کند
جز برای حق نباشد نیتش

باب بست و نهم در فکر

فکر کن تا واری از فکر خود

فکر کن تا فرد کردی از حسد

از قلیل و کثیر اندر اهل معرفت از هیچی صحبت نکر
صلوات نترس کنی در اندر خفا چو لایق نام
عبدی بکس غیبیات حق نمودن و بیخ غیب
فراست و حال در ادوی که چون برق خاطف بگذرد
و چون غیب پیروز و بمقام نامیده و ولی عهد
از حال صاحب حال که این عبارت از صفت است
و آن تغییر از حالت انتهایی و فرق اجول مبتدی
کسای فارق این دو حالت است
خلوت بیاید برای ادوی صحبت اغیار است
صحت یار خلوت و بیاد غمگسار است
سر مانی برای دفع غم است نه برای کلبه
صدا نیست از دست هم
نعمی است که از دست تو
کونه اندیشی در از تو بجانی
در عادت عبادت و عبادت صاحب خلوت
را از روی عزم مثال کوه دیار برای
بزرگ نمازین نمازین صورت کز
خلوت صورت بند چنانکه بیاید
دیگر فرمایند در خلوت
فانهم و علمه احسب

بست و نهم در خلوت

پیر فکر ت زن که شهبازت کنند
 راه آن باشد که پیش آید شمس
 نی بجز نهها و شکر که شود
 باجموعه سز ملک دین احمدی
 زخم ناخنهای فکر می کشد
 میخراشد در عمق روی جان
 در حدت کرد دست زین بال را
 عقده سختت بر کیسه تنی
 عقده چندین دگر بکشاده گیر
 خرج این دم کن اگر آدم می
 که بدانی که کسی ای نیک بخت
 حد خود را دان که نبود زان گزیر
 تا به بجد در دسی ای خاک بیز
 بی بصیرت عمر در سموع رفت
 باطل آمد در نتیج خود نگر

چون در معنی زنی بازت کنند
 فکر آن باشد که یکشاید رس
 شاه آن باشد که از خود شسته شود
 تا بماند شاه ای او سرمدی
 روی نفس مطمئن در جسد
 فکر بد ناخن پر زهر دان
 تا کشاید عقده اشکال را
 عقده را بکشاده گیر ای منتهی
 در کشاد عقده ها گشتی تو پیر
 حل این اشکال کن گر آدمی
 عقده کان بر گلوئی ماست سخت
 حد اعیان عرض دانسته گیر
 چون بدانی حد خود زین حد گزیر
 عمر در محمول و در موضوع رفت
 هر دلیلی بی نتیج بی خبر

منظری که درسی از رحمت
 خالق کنایه ای است
 لایق باشد چنانکه شایسته
 همان راه است که از نگاه
 شاه باشد
 چنانکه ضلوعند
 بیوشا پیش پیرو است
 و باقی همه در معرض زوال
 دین احمدی بول احمدیست
 چنانکه در آرا خط
 صلوات علی الله علیه و سلم
 سر بیست و پنج
 نیک نظر کنی در بابی که از خیرات
 بد چون نماند زهر است که روی
 جان بجز آنست و جان مردم
 خون کوده دارد و همین
 افکار بد و خیالات
 فاسدست که بهمانه
 را بجانی در آورده مصداق
 که بیخسر النساء و الاثره
 سازد حاجت
 که گوید زید قائم زید
 در نصیحتات موضوع باشد
 و قائم محمول ایضا
 در علم خود بنده او بنده
 منطبق است در این مورد
 هر دو باصع اول اشارت
 چنانکه صغ و دم بی بصیرت
 غور بر سموع اشارت
 بنقولات که بابی بطریق
 غانید بر شاه فضل آبادی

۶۶ در فکر

ن

برقیاس اقتراے قانی
روز محشر صودتی خواهد شدن
باد جای و خوف باشند و حذیر

جز بمصنوعی ندیدی صانعی
هر خیالی که کند در دل وطن
حق همین خواهد که هر میر و وزیر

برقیاس اقتراے قانی
روز محشر صودتی خواهد شدن
باد جای و خوف باشند و حذیر

باب بست و هشتم در خوف

هر که ترسید از حق و تقوی گزید
هر که ترسد مروا امین کنند
لا تخافوا هت نزل خالفان
نی زد یا ترس نی از موج و کف
خوف آنکس است کور خوف نیست
من برسانم و تسبیح یاوه را
امیان را من برسانم تعظیم
پاره دوزم پاره در موضع نهم
هر چه در دل داری از مکر و رموز
گر پوشیش زبنده پروری
چونکه بد کردی ترس امین مباش

ترسد از وی جن انس هر که دید
مردل ترسده را ساکن کنند
هست در خورانه برای خالفان
چون شنیدی تو خطاب لا تخف
قصه آنکس اکش اینجا طوف نیست
آنکه ترسد من چه ترسانم و را
خالفان را ترس بر دام حکیم
هر کسی را شربت اندر خود دم
پیش ما رسوست و پیدا همچو روز
تو چو ابی شمری از حد می بری
زانکه تخمست برویاند خد اش

اصلا نظر بفرمایید در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر

بست و هشتم

در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر
در این باب که در حدیث آمده است که هر که در روز محشر صودتی خواهد شدن باد جای و خوف باشند و حذیر

بسیار از غصه و غم و اندوه
چنانکه در شرح است
بالا آمد که در شرح است
یعنی گردن زده شدن
نا امید از جناب انبیه
موجب بریندی مسامی
مگر در یک عصبان شغاری
چون طاعت درجا آوردی
بوده فی الواقع غلب
صفت غفاری باعث
صفت غفاری شغاریست
خلف عصبان شغاریست
چنانکه مولانا نظامی گوید
گناه من از نادمی در شماره
ترا نام کی بودی آرزو کاره
و غلبت گوید
ای تا غفور است شنیدم
گناه است شادی مگر چه
مخ
یعنی گمان بگر جهان
بل اول صفای دل که موجب
در بی بی اول دست حاصل کن
من بیدار شوم طلب اهل
ایمان و عرفان گزین و دراصل
و اصل شوی و بقصد دل
دو چار گزی و در صورت
تاریک دل و کور باطنی دولت
عوضانی چون یابی پس
گرمینند بر دوش پیر چشم
چشمه آفتاب را چه گل
یعنی خنده اهل مجلس
صفت گویند

این چرخشکی که اینجا چشمهاست یا منی دانی که مهای خدا گمراهی را منج ایسان کند تا نباشد هیچ محسن بی رجای نیستم امید و ادا هیچ سو گرچه مازین نا امید می در گویم نا امید می را خدا گردن زدست تو گو ما را بدین شه بار نیست نی مشو نو امید و خود را شاد کن کوی نو امید می مرو امیدهاست	این چرخشکی که اینجا چشمهاست یا منی دانی که مهای خدا گمراهی را منج ایسان کند تا نباشد هیچ محسن بی رجای و آن گرم میگویم لایا سوا چون صلوات دست اندازان کم چون گنه مانند طاعت آمدست با که میان کارها دشوار نیست پیش آن فریادس فریاد کن سوی تاریکی مرو خورشیدهاست
--	--

حکایت مطرب پیر چنگ

آن شنیدستی که در عهد عمر بلبل ز آواز او بچو شدی مجلس و مجمع دشمن آدستی مطربی کز وی جهان شد مطرب	بود چنگی مطرب با گرو فر یک طربنا و از خویش صد شدی وز نوای او قیامت خاستی رسته ز آوازش خیالات عجب
--	---

این حکایت در دفتر اول است
عالمی را از آنکه چون
نقشه صورت زده دلان را
زنده کرده گویند یا قیامت
دنی برون خواندی
که آوازها و آوازش
دنی برون خواندی
شادان و صفت آفرین

۲۹ دریا

از نوایش مرغ دل پستان شدی
 چون برآمد روز گار و پیر و شد
 گشت آواز لطیف جانفرزاش
 آن لوای رشک زهره آمده
 چونکه مطرب پیرتر گشت ضعیف
 گفت عمری مهلم دادی بسی
 معصیت وز دیده ام هفتاد سال
 نیست کس با مرز همان توام
 چنگ را برداشت شد اللّ جو
 گفت خواهم از حق ابریشم بجا
 هیچ قلبی پیش او مردود نیست
 چنگ زد بسیار و گریان سر نهاد
 خواب بردش مرغ جان از حبس است
 گشت آزاد از تن و بربخ جهان
 آن زمان حق بر عمر خوابی گماشت

لا یعنی از سوز دل و تشنه شدن
 که چون باز شکاری تشنگی از ضعف
 و ناتوانی از درد درد از تشنگی باز
 کشد و ضعیفی عیان و جگر در پیچ
 پیرانگی نماید و همچنان یام
 انانی و بیم بود که لاله لاله جان
 مطرب را در حق که کوفت او بود
 باز نوی تشنه و اندام بیاز
 ان مطرب ضعیف تر پیراز
 ان مطرب زنده پستان پیراز
 پیرانگی نماید و همچنان یام
 انانی و بیم بود که لاله لاله جان
 مطرب را در حق که کوفت او بود
 باز نوی تشنه و اندام بیاز
 ان مطرب ضعیف تر پیراز
 ان مطرب زنده پستان پیراز

این لطیفه لطیف بر صاحب طبع لطیف
 که بر این سخن مباح یعنی پیرانگی
 این لطیفه لطیف بر صاحب طبع لطیف
 که بر این سخن مباح یعنی پیرانگی
 این لطیفه لطیف بر صاحب طبع لطیف
 که بر این سخن مباح یعنی پیرانگی

فقره

بیتعلم به فاست بی بسبب حقیقی بر رویا
 بر جاوه توکل بر زانای حقیقی فشر در آن نایافتنی
 در یافت که برین حقیقت آن دنیا نیست پس بهین آن کسی
 در آنش محبت الهی چه من بسبب حقیقی و زانای حقیقی
 در آنش محبت الهی چه من بسبب حقیقی و زانای حقیقی
 در آنش محبت الهی چه من بسبب حقیقی و زانای حقیقی

بیتعلم به فاست بی بسبب حقیقی بر رویا
 بر جاوه توکل بر زانای حقیقی فشر در آن نایافتنی
 در یافت که برین حقیقت آن دنیا نیست پس بهین آن کسی
 در آنش محبت الهی چه من بسبب حقیقی و زانای حقیقی
 در آنش محبت الهی چه من بسبب حقیقی و زانای حقیقی
 در آنش محبت الهی چه من بسبب حقیقی و زانای حقیقی

عنه اخطاب مستطاب در رسیده ماراننده البیت محترم

وجان او در شوق مشاهدۀ لقا سئ ما آنفقه ای عمر

در باب و مقصد و نیاز از بیت المال بهر دو آن عاشق

صادق را از حاجت باز خراج معینی

در عجب فنا و کین معهود نیست
سر نهاد و خواب بردش خواب ^{بخت}
آن ندائی کا صل هر بانگ نواست
بانگ آدم سر را کامی عمر ^{مهمولات}
بنده داریم خاص و محترم ^{بخت}
ای عمر بر چه زبیت المال عام ^{بخت}
پیش و بر کامی تو مارا اختیار ^{بخت}
این قدم از بجز ابریشم بجا
پس عمر زان مهیت آواز جبت
سوی گورستان عمر بنهاد رو
گرد گورستان دوانه شد بسی
گفت این نبود و گریاره دوید
گفت حق فرمود مارا بنده است
پیر چنگی کی بود خاص خدا
بار دیگر گرد گورستان گشت

این غیب فنا و بی مقصود نیست
کامدش از حق ندانش شنید
خودند آنستین باقی صد است
بنده مارا از حاجت باز خر
سوی گورستان تو در بجه کن قدم
مقصد و نیاز بر کف نه تمام
این قدرستان کنون معذور دار
خرج کن چون خرج شد اینجا بیا
تا میان راه بر این خدمت بست
در قبل همیان دوان در جستجو
غیر آن پیرا و ندید آنجا کسی
مانده گشت و غیر آن پیرا و ندید
صافی و شایسته و فرخنده است
خدا ای سر نهان چندان
پس چون شیر شکاری گردوست

حضرت عمر رضی الله عنه از بیت آن حال جبت
و کم خدمت بر بیان جان بر بست و گز
گورستان بسیار و وید غیر پیر چنگی
کس را در اینجا ندید روح
ذات حضرت عمر رضی الله عنه که همه آن مقصد
بصفات حمیده بود و با بر جاده شریعت
عزاکما ہی نماده خیال نش نمودند
نوازی غلاف احکام شریعت در چون عالم
بشریت بود درال وقت بر حقیقت کا
در قدرت الی که تخمین آدیت چران
شدند و بستانه نضمون این بیت که
چون پیر چنگی کی بود خاص خدا است که
اطراف در دست چنگی کی بود خاص خدا است
شد که در دست چنگی کی بود خاص خدا است
دیگر نیست بر بالین آن پیر
بصد آداب به شریعت

۳۹ در خوا

از این بنام بر فاسد است
عظمه آمدان پیر از
بخت و فاسد است
بخت و فاسد است
بخت و فاسد است

باز گفت سحر کباب چنگ
جهان درون تا ایستد
آه مردان در دین دید
او از غصیان بخاری لفظ
فرموده و باز گفتند
خدا شایسته نمودند
بچاره من که از حضرت حق
و باب کرم و تو اب رحیم
بشارت تو آورده ام
چون تقصیل بشارت فاقم
و علمه علمه
نفسی بنشین
و بیگانی در گریه که حضرت
فرمان در داد که چون
پیروان منی از غایت بیخایت
و از روی شکر ساری به زانکه
و از روی شکر ساری به زانکه
و از روی شکر ساری به زانکه

گفت در ظلمت دل روشن شمسیت	چون یقین گشتش که غیر پیر نیست
بر عمر عطسه فتاد و پیر جست	آمد و با صد آب نجاشست
عزم رفتن کرد و لرزیدن گرفت	مر عمر را دید و ماند اندر شکفت
محتسب بر پیر چنگه او فتاد	گفت در باطن خدایا از تو داد
دید او را شرمسار و روی زرد	چون نظر اندر رخ آن پیر کرد
گفت بشارت حق آورده ام	پس عمر گفتش مترس از من مرم
تا عمر را عاشق روی تو کرد	چند نیردان مدحت خوی تو کرد
تا بگوشت گویم از اقبال راز	پیش من بنشین و جوهری مساز
چونی از ریخ و عمان بیدرت	حق سلامت میکند میرسدت
خج کن این را و باز اینجا بیا	نک قراضه چندا بر شیم صبا
دست میخائید و بر خود می طپید	پیر لرزان گشت چون این شنید
بسکه از شرم آب شد بچاره پیر	بانگ میزد کای خدای بی نظیر
چنگ از دوبر زمین و خرده کرد	چون بسی بگریست از حد رفت
ای مرا تو راه زن از شاه راه	گفت ای بوده حاجم از الاله
ای ز تو رویم سیمیش کمال	ای بخورده خون من هفتاد سال

در اندر این تقصیر با زان سوای
او چندین و فاریب سوای تو چندین جفا
او چندین کرم زین سوای تو بنشین
او چندین سوای تو چندین خطا
نعمت بر گرفته و از آن چشم لذتی پذیرفت
گشت بهره گرفت و ساخت و شکستن آن دل شکسته را
بزمین زد و پاره ساخت و در ازین راه
بواخت و در بنا جات تعلق گماشت
بداشت و در رحمت تویی سابقا بنگ کار بندگان
دیکفت ای صبی که رحمت تویی سابقا بنگ کار بندگان
ان که بیستی سقفت علی غضبی
از بیخس که الله فلا غالب
که هر چه تو بندی کس نتواند شکن
نیز ازین سخن و ما نفتح الله
تعا و آنچه بینی پس هیچ
لله میباید بگویی
و هو العزیز العظیم

خارج

باز گفت سحر کباب چنگ
جهان درون تا ایستد
آه مردان در دین دید
او از غصیان بخاری لفظ
فرموده و باز گفتند
خدا شایسته نمودند
بچاره من که از حضرت حق
و باب کرم و تو اب رحیم
بشارت تو آورده ام
چون تقصیل بشارت فاقم
و علمه علمه
نفسی بنشین
و بیگانی در گریه که حضرت
فرمان در داد که چون
پیروان منی از غایت بیخایت
و از روی شکر ساری به زانکه
و از روی شکر ساری به زانکه
و از روی شکر ساری به زانکه

ای بابین ای پاشده عطاء
دری آتیه تان بیج
که توفیق تو ان کتوان
کردی بفرست تو ان کتوان
کردی بفرست تو ان کتوان
کردی بفرست تو ان کتوان
کردی بفرست تو ان کتوان
کردی بفرست تو ان کتوان

ای خدای با عطا می با وفا	رحم کن بر عمر رفت در جفا
باب سی ام در صبر و حلم	
که نیم کو هم ز صبر و حلم و داد مخفف کاه بیله گناه ۱۲	کوه را کی در دایدت بادو
صبر از ایمان بیاید سر کله	چسیت لا صبر فلا ایمان که
گفت پیغمبر خدایش ایمان نداد	هر که را نبود صبور در نهاد
یوسف حسنی و این عالم چو چاه	وین رس صبر ست بر امر اله
یوسف اندر رس در زن دوست	از رس غافل مشو بیگانه ست
مگر شیطان ست تعجیل و شتاب	لطف رحمان ست صبر اجتناب
گفت حق ایوب را در مگر مت	من بجز مومیت صبری داومت
هین بصبر خود مکن چندین نظر	صبر دیدی صبر دادن را نگر
صبر کردن جان تسبیحات ست	صبر کن کانت تسبیح درست
هیچ تسبیح ندارد آن درج	صبر کن الصبر مفتاح الفرج
صبر همچون پل صراط آسود هست	هست با هر خوب یک لالی زشت
تا ز لالا میگری وصل نیست	ز آنکه لالا از شاهد فصل نیست
تو چه دانی ذوق صبر ای شیشه دل	خاصه صبر از بهر آن نقش چکل

از بیخاست که سعدی شیرازی هم گوید که تسبیح کار شایسته بود ۱۲

خیال خوش از ایمان پیدا میشود و در دنیا پیروز
قیام بقای ایمان خیال خوش است زیرا که صبر باشد اولی
را بجایه و ظاهر است که اگر صبر باشد قیام کلاه صبر باشد اولی
موجب نیست خوب است از آنکه ایمان بهر ندارد مع
که لای ایمان که بیخیالی که صبر است از آنکه ایمان بهر ندارد مع
گویش از آنکه بیخیالی که صبر است از آنکه ایمان بهر ندارد مع
فرستادند تقوی نور این نداشت دل خود گفت ای ای زنده این نخواست
از آنکه ایمان که بیخیالی که صبر است از آنکه ایمان بهر ندارد مع
وین رس صبر ست بر امر اله
از رس غافل مشو بیگانه ست
لطف رحمان ست صبر اجتناب
من بجز مومیت صبری داومت
صبر دیدی صبر دادن را نگر
صبر کن کانت تسبیح درست
صبر کن الصبر مفتاح الفرج
هست با هر خوب یک لالی زشت
ز آنکه لالا از شاهد فصل نیست
خاصه صبر از بهر آن نقش چکل

این است که صبر دیدی صبر دادن را نگر
صبر کن کانت تسبیح درست
صبر کن الصبر مفتاح الفرج
هست با هر خوب یک لالی زشت
ز آنکه لالا از شاهد فصل نیست
خاصه صبر از بهر آن نقش چکل

این است که صبر دیدی صبر دادن را نگر
صبر کن کانت تسبیح درست
صبر کن الصبر مفتاح الفرج
هست با هر خوب یک لالی زشت
ز آنکه لالا از شاهد فصل نیست
خاصه صبر از بهر آن نقش چکل

در بلا خوش بود با ضیفتِ خدا	هفت سال یوب با صبر و رضا
بود چون شیر و عسل او با بلا	از وفا و وصلت و علم و حیا
صبر گل با خار از فردا ریش	صبر مه با شب منور داردش
گردد او را نا عیش ابن اللبون	صبر شیر اندر میانِ فرشت و خون
کردشان خاص حق و صاحب قفرا	صبر جمله انبیا با منکران
دان که او آنرا بصبر و کسب حسبت	هر گز اینی یکی جامه درست
هست بر مصیری او آن گوا	هر گز بینی برهنه بے نوا
خوش مدارا کن بعقل من کدن	باسیا استهما جاهل صبر کن
صبر صافی میکند هر جا دلست	صبر بانا اهل بلان بر اجلیست
صفوت آینه آمد در حبلا	آتش فرود بر ابراهیم را
نوح را شد صیقل مرات روح	جود کفر نوحیان و صبر نوح
صبر کن از حرص این حلوا مخور	گر سخن خواهی که گوئی چون شکر
هست حلوا آرزوی کویکان	صبر باشد منتهی استمنا زیرکان
هر که حلوا خورد واپس تر رود	هر که صبر آورد گردون برود
هم بسوزد هم بسازد شرح صد	پروهای دید را داری صبر

کسب حسبت کسی که با جامه درست است که بپیماس از آستانه است او را
صبارت قانع گفتن نادرست است که با جامه درست است او را
صبر و صوم فاضل و علمه است که با جامه درست است او را
صبر و صوم فاضل و علمه است که با جامه درست است او را
صبر و صوم فاضل و علمه است که با جامه درست است او را

فائده در صبر

فائده یعنی نواضع بر این خاص خدا
غالب است اعنی برندگان خاص خدا
شاه ولی الله محفلت صبر که اول دان و اولان
یعنی اکثر دولت که بجزوی ناهلان و اولان
دست داده بدولت که بجزوی ناهلان و اولان
حاصل شده که ناجا پر با نفع سال و اقبال
ناشاسته او شان صبر کردن افتاد و در حقیقت
بقی آن حق آگاهان موجب رونق و صفائی دل
گردیدند بچهره حضرت خلیل الله بانمود
وزودیان چنان که مولا نادر شمس لائق
گردید چنانکه مولا نادر شمس لائق
صبر و صوم فاضل و علمه است که با جامه درست است او را

و در قصه برضوان و در نظر باطل و در نظر باطل
و در نظر باطل و در نظر باطل و در نظر باطل
و در نظر باطل و در نظر باطل و در نظر باطل
و در نظر باطل و در نظر باطل و در نظر باطل
و در نظر باطل و در نظر باطل و در نظر باطل
و در نظر باطل و در نظر باطل و در نظر باطل

سوره العنكبوت کبریا عمده فخر
آیات الدین استحقاق و عفو
الطالحات و لغو الحق و
تواضعا با الصبر یعنی اگر از
ایمان آوردند و عمل نداشتند
کردند و یک دیگر او صیبت
و صیبت کردند تکلیفا بر شاه
ولی الطریق یعنی بی شرط
و صبر برای آن پس اگر بی شرط
فلح بود با براد آمنت که بی شرط
درستکاری که در آن بود صبر باشد

صبر با حق قرین کن ای فلان
صد هزاران کیمیا حق آفرید
چون که ریخ صبر نبود مر ترا
جند آن شرط و شادان آن جزا
چون قلا و وزی صبرت بر شود
مصطفی بین چونکه صبرش شد بر آ
عاقبت جوینده یا بنده بود
دلق آید پیش هر که صبرست
تیغ علم از تیغ آهن تیزتر
این تاقی بر تو از رحمان بود

آتش و العصره اگر که بخوان
کیمیای همچو صبر آدم ندید
شرط نبود پس فرو ناید جزا
آن جزای دلنواز جان منرا
جان با وج عرش کرسی برود
برکشاندیش بیالانه طباق
که فرج از صبر زاینده بود
ریخ کوششها ز بیصبری تست
بل ز صد لشکر ظفر انگیزتر
وان شتاب هرزه شیطان بود

حکایت

گفت عیسی را یکی هشیار سر
گفت ای جان صعب تر خشم خدا
گفت از خشم خدا چه بود امان
تیغ علمم گردن خشمم ز دست
صبر آرد از زورانی شتاب

چسیت درستی ز جمله صعب تر
که ازان دوزخ همی لرزد چو ما
گفت ترک خشم خویش اندر زمان
خشم حق بر من همه حمت شد
صبر کن واللہ علم بالصواب

و در این بیت و ترجمه است
گو یا شادانت بمرحوم از جناب
دصول هزاران هزار نعم از جناب
آن دیدارانی تو آمنت خدایا چه بیشتر
که سه وصل پیدایش شریف که القضا
گو یا شادانت بجهت مقاصد دلی
صبر خانی کلید کنش است چنانکه
و در این متن است چنانکه مولانا
بجای آینه در حقیقت چنان نیست بلکه
این همه آفات گردند و در ذوق بیانی
و علمه اسلم حکم حکم حکم حکم حکم
صلی الله علیه و سلم
میان روی از طرف رحمانت فافهم
و اللہ اعلم بالصواب
نورندگان تقصیر از
کنندگان و خدا دوست
از مال و دین و کار را
بیدار و بس که کار را
شاه ولی الهی است
در همه المثلقات
یعنی حصول آرزو
از غیر است و شتابی

حکایت

گفت عیسی را یکی هشیار سر
گفت ای جان صعب تر خشم خدا
گفت از خشم خدا چه بود امان
تیغ علمم گردن خشمم ز دست
صبر آرد از زورانی شتاب

باینی بخواهی غرای کردی
آنرا شکر کنی و گوید الدیاف بلاشک
فکر از برای والدین یعنی شکر از برای
جناب باریست پس ترک شکر جناب
شکر از برای شکر دارد و پدید
نیاید که این صحبت بیک درشت
بدرست تر شکر خایب بزیست
بدرست تر شکر خایب بزیست
بدرست تر شکر خایب بزیست
بدرست تر شکر خایب بزیست

رحمت مادر اگر چه از خداست	خدمت او هم فریضه است سزااست
ترک شکرش ترک شکر حق بود	حق اولاشک بحق ملحق بود
هر زمان در گلشن شکر خدا	رو بر او همچو بلبل صد لوا
دلبر و مطلوب با ما حاضرست	وز نثار رحمتش جان شاکرست
جز ز اهل شکر و اصحاب وفا	که مرایشانراست دولت در وفا

باب سی و دوم در وفا

عقل را باشد وفای عهدها	تو نداری عقل روای خربها
عقل را یا و آید از پیمان خود	پرده نسیان بداند خرد
چونکه عقلست نیت نسیانست	دشمن و باطل کن تدبیرتست
گر بخوای رشک ابلسی بی	از درد دعوی بدرگاه خدا
چون فایت نیست باری دم مز	که سخن دعویست تا غلب باومن
و عهدها باشد حقیقی و پذیر	و عهدها باشد مجازی تا سه گیر
و عهد اهل کرم گنج روان	و عهد ناهل شد ریج روان
چونکه در عهد خدا کردی وفا	از کرم عهدهت نگهدارد خدا
چون درختست آدمی بیخ عهد	بیخ را تیمار می باید چه عهد

تازه دم و دم در کلمات دارد و
فکر از اربابش تا گل مرادش
بباید شکر از برای جناب باری
شکر از برای شکر دارد و پدید
نیاید که این صحبت بیک درشت
بدرست تر شکر خایب بزیست
بدرست تر شکر خایب بزیست
بدرست تر شکر خایب بزیست
بدرست تر شکر خایب بزیست

عقل را باشد وفای عهدها
عقل را یا و آید از پیمان خود
چونکه عقلست نیت نسیانست
گر بخوای رشک ابلسی بی
چون فایت نیست باری دم مز
و عهدها باشد حقیقی و پذیر
و عهد اهل کرم گنج روان
چونکه در عهد خدا کردی وفا
چون درختست آدمی بیخ عهد

فکر از برای شکر دارد و پدید
نیاید که این صحبت بیک درشت
بدرست تر شکر خایب بزیست
بدرست تر شکر خایب بزیست
بدرست تر شکر خایب بزیست
بدرست تر شکر خایب بزیست

۳۳ در وفا

عقل را باشد وفای عهدها
عقل را یا و آید از پیمان خود
چونکه عقلست نیت نسیانست
گر بخوای رشک ابلسی بی
چون فایت نیست باری دم مز
و عهدها باشد حقیقی و پذیر
و عهد اهل کرم گنج روان
چونکه در عهد خدا کردی وفا
چون درختست آدمی بیخ عهد

بارت اشارة بکبریه صافا مایه
بلبع معاً التمسع قال این یعنی
ماذا اتوا قال یاب آتت افعل ما
بیر الصابیرین فلما استلما اوله
یحببوا وادابا ان تیارا فیدم
فلما صدقت التوحید یاب آتت افعل ما

ظنون کن من آینه من می نیم خود را که بدین
تکلفی بکسر کن من آینه من می نیم خود را که بدین
ما چه خبر و خاطر تو بر رگفت ای پسر من شکاوت شد در دو دیوار آینه فرزند
خداوند منی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
بر جانب منی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
من چنین خبر می گویم که اولی الشرحی است در نظرم جا جانم فناظر از آن
و نه کسی از خبر زد و بزرگ سوخته بجاک بر بساخت در حقیقت از آن
یکه قوی اعتمادی کسب نمی کرد از آن که بهیچان از آن
در ای می محض می تحقیق در ساختن بی اولاد از آن کسب خبر نامی ملال از آن
آری این دولت کسی یافت که امتیاز یکی بی اولاد از آن کسب خبر نامی ملال از آن
عکس حکم آن یکی است که امتیاز یکی بی اولاد از آن کسب خبر نامی ملال از آن

<p>چیت از تسلیم خود مجبوتر تا تبر و زحمت اسماعیل را تا کند شخړه قهر نیل را بجهد جزو همی مدان ای با عیاده آنکه جان پندشت خون آشام بود گفت الخلق عیال لیلاله مرغ و ماهی مرورا حارس شود در غم ما اندیک ساعت تو صبر اندین سستی چه بر چسبیده رزق تو بر تو زد تو عاشق تریست که ز بصیرت دانای فضول خویش را چون عاشقان بر تو زدوی هست عاشق رزق هم بر رزق خواه و ر توشتابی دهد در دست پیش تو آید روان از عشق تو</p>	<p>نیست کسی از تو کل خوبتر آن تو کل کو خلیله تراه آن تو کل کو کلیمه تراه کسب جز نامی مدان ای نامدار حیله کرد انسان حبش دام بود معیال حضرتیم و شیر خواه آنکسی را کش خدا حافظ بود مای هوی باد و شیر افشان ابر فی السماء رزق کم شنیده هین تو کل کن ملرزان پاوست عاشقت میزند او مول مومل گر ترا صبری بدی رزق آمدی آن چنان که عاشقی بر رزق و زدا و ر توشتابی بیاید بر دست گر بخوایی و رنخواهی رزق تو</p>
--	---

عاشق را کوه
۳۳۳

آنکه جان پندشت خون آشام بود
گفت الخلق عیال لیلاله
مرغ و ماهی مرورا حارس شود
در غم ما اندیک ساعت تو صبر
اندین سستی چه بر چسبیده
رزق تو بر تو زد تو عاشق تریست
که ز بصیرت دانای فضول
خویش را چون عاشقان بر تو زدوی
هست عاشق رزق هم بر رزق خواه
و ر توشتابی دهد در دست
پیش تو آید روان از عشق تو

باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد
باز تیر شتابی آواز او داد بر ابراهیم را که ای ابراهیم می آید من می شکاوت شد

اشارت بکبریه صافا مایه و الزاریات و باره بست و ششم واقعت و فی السماء رزق کم شنیده و ما التوعدون یعنی در آسمانست و رزی شامی ایبار، رزق که بارانست یا
دخلك در کارند تا تو تانی بلیف
آری در نظرت خواری
دخلك در کارند تا تو تانی بلیف
آری در نظرت خواری
دخلك در کارند تا تو تانی بلیف
آری در نظرت خواری

کلام خنوب بود که نیکو کرد چو راوده
صدر بیان آمد کات خطاب از
تا افاده حکم در بیان گزیده
اشام علوم عربی و واقع میشود اما
نقدی که در تقدیم با حق است
نقدی که در تقدیم با حق است
نقدی که در تقدیم با حق است

هست این ایک نعبه حصردا
هست ایک نعتین از بحر حصردا
که عبادت مرترا آدیم و بس
گفت پیغمبر که جنت از آله
ور نخواهی صانم پس مرترا
پین از و خواهید و نی از غیر او
ور نخواهی از دیگر هم او دهر

دلغت دان از بی نفی ریا
حصر کرده استعانت را بقصر
طمع یاری هم ز تو و آدیم و بس
گره میخوایی ز کس چیزی خواه
جنت الفردوس و دیدار خدا
آب دریم جو جو در خشک جو
بر کفش میسل سخا هم او تند

است افاده حصردا که در بیان
چون عبادت را می خواند نیست
داستان خلی با پند می آید
بطرز از زبان بنده گال
باعث اغوای منقضیات نفسانی
باین معانی ز سر دروغای آنها
از جنبه شفقست و عین غایت
و کسب روی و ناهنجاری آدی
توف جنت جلد مراتب کلی
و اسباب راعین سبب دانند
نفسین در حقیقت و در حقیقت
شخص خود را با پند احوال
انفسی و قیاس سبب است
طایفه نام و سکون بهم
مقدورین زمین و آسمان

یکم در کمال

حکایت

یک جزیره سبز هست اندر جهان
جمله صحرا را چرد او تا شب
شب اندیشه که فردا چه خورم
چون بر آید صبح گردد سبز شست
اندر افتد گاو با جوع البقره
باز رفت و فریه و ملت شود
باز شب ندرت پند از فرغ

کاندو گاو سیت تنها خوش و آن
تا شود رفت و حیث و منجیب
گرد او چون تار مولا غرز عم
تا میان ستمه تفصیل و سبگشت
تا شب او را چرد او سبب
آن تنش از پیه و قوت پر شود
تا شود لا غرز خوف

نفسین در حقیقت و در حقیقت
شخص خود را با پند احوال
انفسی و قیاس سبب است
طایفه نام و سکون بهم
مقدورین زمین و آسمان
نفسین در حقیقت و در حقیقت
شخص خود را با پند احوال
انفسی و قیاس سبب است
طایفه نام و سکون بهم
مقدورین زمین و آسمان

مقداری که کم روزی روزی
مقداری که کم روزی روزی
مقداری که کم روزی روزی
مقداری که کم روزی روزی
مقداری که کم روزی روزی
مقداری که کم روزی روزی
مقداری که کم روزی روزی
مقداری که کم روزی روزی
مقداری که کم روزی روزی
مقداری که کم روزی روزی

سالمایست کار آن بستر
میخورد زین سبزه زاد و زین چمن
چسبست این تن سس غم و دل سوزیم
که همی لاغر شود از خوف نان
قوت فردا از کجا سازم طلب
ترک استقبال کن و ماضی نگر
روزی تو چون نباشد چون کنند
زانکه عاقل غم خورد و کودک شکر
گر چه تدبیرت هم از تدبیر دوست
آخر آن روید که اول کاشتت
چون اسیر دوستی ای دوستدار
روز و شب روزی اندیشی است
عیش کم نباید تو بردرگاه باش
پس بمسجد رو بگو رزق از اله
از قضا حلوا شود ریخ دهان

که چه خواهم خورد و فردا وقت خود
هیچ ناندیشد که چندین سال من
هیچ روزی کم نیاید روزیم
این نفس گاه و گاه است این جهان
که چه خواهم کرد استقبال عجب
سالمای خوردی و کم تا مد خود
گر جهان را پر در مکتون کنند
غم خورد و نان غم افزایان خورد
در فلک تدبیر خود را پیش دوست
کار آن دارد که حق افراشتت
هر چه کاری از بر اے او بکار
تنگ درویشی ز درویشی است
بر دل خود کم نه اندیشه معاش
ای دویده سوی دکان از پگاه
چون قضا آید شود تنگای جهان

درودش و بیال که طلب روزی
درودش و بیال که طلب روزی
درودش و بیال که طلب روزی
درودش و بیال که طلب روزی
درودش و بیال که طلب روزی
درودش و بیال که طلب روزی
درودش و بیال که طلب روزی
درودش و بیال که طلب روزی
درودش و بیال که طلب روزی
درودش و بیال که طلب روزی

درود و طلب

مهر باندک مملکت با مصلحتی درویشی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
مهر باندک مملکت با مصلحتی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
مهر باندک مملکت با مصلحتی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
مهر باندک مملکت با مصلحتی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
مهر باندک مملکت با مصلحتی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
مهر باندک مملکت با مصلحتی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
مهر باندک مملکت با مصلحتی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
مهر باندک مملکت با مصلحتی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
مهر باندک مملکت با مصلحتی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
مهر باندک مملکت با مصلحتی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است

از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است
از دست دوستی که در دنیا و آخرت شرف و نعم و عظمی است

تاریکی گردیدن و راضوف نامست خفاکده
تاریکی گردیدن آفتاب
۱۲ حکم خدا را احکام عین
۱۳ حکم خدا را احکام عین
۱۴ حکم خدا را احکام عین
۱۵ حکم خدا را احکام عین

باب سی و چهارم در رضا بالقضا

گفتند اذ جاء القضاء لفضا
هرگاه آمد قضا لطف زندگی نماند ۱۲
اگر شود ذرات عالم حیلہ پیچ
چون قضا بیرون کند از چرخ سر
حکم تقدیرش چو آید بی وقوف
غیر آنکه در گریزی در قضا
باقضا هر که شبی خون آورد
اعجبی چون گشته اند قضا
این قضا را هم قضا دانند علیج
باقضا پنجه مزنی تند و تیز
مرده باید بود پیش حکم حق
چون قضا آید شود دانش جواب
چرخ گردان را قضا گره کند
زیر کی بفروش و حیرانی بخر
دانان کونیک بخت و محرمست

تجب الایصار اذا جاء القضاء
یعنی بندی شوند چشمها و کفی که قضای آید ۱۳
باقضای آسمان چیست پیچ
عاقلان گردند جمله کور و کور
عقل چه بود در قمر افتد خسوف
پیچ حیلہ ندهد ت ازوی رها
سرنگون آید ز خون خود خورد
می گریزانی ز داور مال را
عقل خلاقان در قضا چیست و کج
تا نگید در هم قضا با تو ستیز
تا نیاید ز خشم از رب لفلق
مه سیه گرد و بگیرد آفتاب
صد عطار در ا قضا ابله کند
زیر کی ز دست و حیرانی نظر
زیر کی ز ابله بیس و عشق از آدمست

خلقان جمع خلق یعنی کسان
عقل عقول ارجح و باجی
نیت که در ایضا بقضای
در عرصه عرض و توانند و ایضا
تا زمانی فرمانده حقیقی در دین
عقل فی الواقع حکم قضا
در خط و قضا کند جمله شای
در حکم سبیل تاریکی نماید و در زمان
بند از دست بران
کریبان زدم زنگ و داد است
بفروش و بخر
و کیفیت آن بستم در آما
آورد و بخر
زیر کی حیرانی نظر
زیر کی حیرانی نظر
زیر کی حیرانی نظر

۳۳ در رضا بالقضا

عشق از آدمست
عشق از آدمست
عشق از آدمست
عشق از آدمست
عشق از آدمست
عشق از آدمست
عشق از آدمست
عشق از آدمست
عشق از آدمست
عشق از آدمست

این بیت که باقی چون
که در ذمیت که باقی چون
مهری تو پویا پویا پویا پویا
ایست کما حق تعالی عبادت
الی تقصیل

بهر این گفت سلطان البشر
ابلی شوتا بماند دل درست
ابلی کوواله حیران هوست
تا نداند عقل ما پار از سر
جان سیر نامها گشتش پدید
دانشش یک نهی شد بروی خطا
شیر و آرد درها شود و همچو موش
جرم خود را چون نهی برد گیران
پین مباحش اعدو چو ابله پس خلق
جنش از خود بین از سایه مبین
همچو فرزندت بگیر و دامت
فعل دزدی را بدار میزنند
چست تصویر خدای غیب ان
بدر فعل خود شناس از بخت
باجرا و عدل حق کن آشتی

اکثر اهل اجنه بله اندای پدید
زیر کی چون با دیگر انگیزت
ابلی نی کو بسخرگی دو پوست
چون قضا آید فرو پوشد لب
چشم آدم چون بنور پاک دید
این همه دانست چون آمد قضا
این قضا بری بود خورشید پوش
بر قضا کم نه به سانه ای جوان
بل قضا هست و جهد بنده حق
کرد خود بر کرد و جرم خود بین
فعل تو که زاید از جان مرت
فعل با در غیب صورت می کنند
دار کی ماند بد زدی لیک آن
ریخ را باشد سبب بد کردنی
جرم بر خود نه که تو خود کاشتی

چون بی حقیقت کار بری می نظر
ز زمین چنان این آن بر در می یک
بنداری که نیتش در حق معیت
دسانه برگ خان مان باقی از دست
بندار رسیده و جمله قصور از تو بینی
فوتش صاعه گردیده پس تا وقتیکه
جوع ندر ایمان و عرفان بل مباح
روشن کرد این دولت عدل الهی است
که عبارت از غیب بینی تو و طغنه
زنی بر و بیان خواهد بود
این قسم از فضل الله
و تو اندر دور و اندر از آینه سینه
بهمین حال اعمال صواب است
تواند بود که در گوشه خستگی
خواهد بود چنانکه از انانها خوانند
پس اگر اعمال خست
و اگر اعمال خست

مهم رضا بالقضا

تواند بود که در گوشه خستگی
خواهد بود چنانکه از انانها خوانند
پس اگر اعمال خست
و اگر اعمال خست

معنی آنچه از نوازش شود
مخلات بصلحت عالم صوت
نما عین بصلحت دان ازان
روگردان چنانکه تحقیق آگاهی
در دین اگر بصلحت توین
فانعم ح
مدت نزلت آمده که با ری
اصحاب آن حضرت صلوات علیهم
وسلم بخدمت آنست و عالم اوف
کردند که تقییر نظر انقدر کسبیت
ارشاد شد که قضا با قضا تقییر کند
یعنی حکم الهی اگر در اندین کارها
حکم الهیست **معنی**
چون قضا یا فایق انست و جل
توجه بانسان کرد باز در تقییر
طاعت بشری طاعت تو و دلالت
طیب بالای طاعت نشیند و حکم
تقییر او به نهد به تقییر او
باشند چنانکه سعدی نزاری

هر چه از تو یاوه گردد از قضا	تو یقین دان که خریدت از بلا
گر قضا پوشد سیه همچون شب	هم قضا دست بگیرد عاقبت
گر قضا صد بار قصد جان کند	هم قضا جانت دهد در مان کند
این قضا صد بار گمراهت زند	بر فراز چرخ خرگاهت زند
چون قضا خواهد کسی را بفسد	سر وی از صد پوشین هم بگذرد
در وجودش لرزه بنهد که آن	نی بجایه به شودی ز آتش آن
چون قضا آید طبیب ابله شود	وان دوا در نفع هم گمراه شود

حکایت

آمد از آفاق یار محسبان	یوسف صدیق را شد میهمان
کاستنما بودند وقت کودکی	پرو ساده آشنائی مستکی
یاد دادش جور اخوان حسد	گفت کان زنجیر بود و ما اسد
عاری بود شیر را از سلسله	نیست ما را از قضای حق کلمه
در قضا یعقوب چون بنهاد سر	چشم روشن کرد از بوی سپهر
در توکل جز که تسلیم تمام	در غم و راحت همه مگرست دم
شرط تسلیمت نی کار دراز	سود نبود در ضلالت ترک ساز

در قضا با قضا

دست قوت با که در طب ندیدند
ان شاء و قول اند یعنی را نند که تایی
هر شی در اصل خلقت و حقیقت شی
است توما انضیاد نظر و بعضی بدل
فانند که در حقیقت تاثیر ایشا در اصل
حقیقت و خلقت ایشا نیست بل
هر دم و البته علم عالم و حکم کسبیت
مطرا فیه نظر انضیاد فریاد و سفیر
جمله جانست و قول مولانا بدین
ناطق سه در آن سر که
عالم
فانما ان جاء البشیر
القلمه على وجهه فاذن
بصیرا یعنی چون بیا پیش
وی مژده دهنده از جانب
یوسف انانیت تمهیل را بپوستی
نمی خورد و این را بپوستی
و از آن طرف

فصل بصری فی بیان این
ارادت قانظ روح
عبد الجادون بد
داند فاقم و علمه حکم
دقتیم قمر بر لطف
شان قمر و بلایان
ولطف نمانی بحال
فترت با لطف بحسب
هر دو یکستیم
عشق بر دو صد عجب
عشق من بر صد
و در بعضی شرح بعد نوشتن این بیت واقع شده که قمر لطف از جانان
عشق بر دو صد عجب باز در بیت ثانوی این بیت غایب نماید و بیکی که در واقع
عشق من بر صد عجب باز در بیت ثانوی این بیت غایب نماید و بیکی که در واقع
عشق من بر صد عجب باز در بیت ثانوی این بیت غایب نماید و بیکی که در واقع

باب سی و نهم در تسلیم

شاد و خندان پیش تمغش جان بده	بچو اسماعیل پیش سر بینه
بچو جان پاک احمد با احد	تا بماند جانت خندان تا ابد
که بدست خویش خوبان شان شدند	عاشقان جام فرح آنکه شدند
میکشتم پیش تو گردن را بر زن	من زهم پیش تو شمشیر و کفن
و انتقام تو ز جان محسوب تر	ای جفای تو ز دولت خوب تر
با طرب ترا ز سماع و بانگ چنگ	آن بدی که تو کنی از خشم و جنگ
ای عجب من عاشق این هر دو ضد	عاشقم بر قمر و بر لطفش سب
بیمرادی نه مراد دیگر است	گر مرادت را مذاق شکر است
جانفدای یار دل رنجان من	ناخوش او خوش بود بر جان من
بهر خوشنودی شاه فرد خویش	عاشقم بر پنج خویش درد خویش
خون عاشق رنجین او را حلال	هر ستارش خوبهای صد بلال
توبه کردم اعتراض انداختم	چون ز عفو او چراغی ساختم
زیر خالص در دلش خوش است	دوستی چون ز در بلا چون است

باب سی و دهم در صبر

عبد اللطیف
دوستان چنانکه آتش
برای سحر کردن دوستی
آنها را لولای کلاه سبب اندیبه
باید سحر کرد و عیار مخالفت
اشارتت بمقوله گو یا
و علال باشد ام
عاشق از آن که در تمام
خون عالم رنجین آن که در تمام
عاشق از آن که در تمام



یعنی محافظت روح
باین عین بلا بود اما رحمت الهی
مثل جان نوازش فرمود و

از غایت خود محروم نگردانید
مضطرب می را معراج جهانی
و نژده وصل در سید و جناب
صالح شد و از دریا نیت
وصال حلاوت فراموش آمد
آز حلاوت معبر با علی

شده ای با انقباض لب ازین
تقسیم و تاویل مفهوم شد که اهل کمال هر کی
بقدر حال از کمال ملک تقالی فخر یافتن و

نقد معانی کرده و عالما متفق است
درک معانی کرده و عالما متفق است
سفر ما نیت در عبارت خود نشان حالت است
که الانا شرح با نیت ۱۲ اسم ایضا و بلا عبارت
از انوار شرح با نیت در ارسال و بی بسوی صریح بود
از ناز محبوب توقف در ارسال و بی بسوی صریح بود
است مراد با نیت در ارسال و بی بسوی صریح بود
از وصل می تواند که وصل متعارف که مقابل جو
است مراد با نیت در ارسال و بی بسوی صریح بود
از وصل می تواند که وصل متعارف که مقابل جو

و وصل پیدا گشت از عین بلا	زان حلاوت شد عبارت ماثلاً
ریخ گنج آمد که رحمتها دروست	مغر تازه شد چون خورشید پوست
آن بهاران مضمومت اندر خزان	در بهار است آن خزان مگریز از آن
ریخ و غم را حق پی آن نرسید	تا بدین صد خوشدلی آید پدید
آفتابی گر بر آید نارگون	ساعتی دیگر شود او سرنگون
اختراعی تا فت بر چار طاق	لحظه لحظه مستلای احراق
ماه که افزود آخت در جمال	شد ز ریخ و ق او همچون هلال
آب خوش که روح را همیشه شد	در غدیری زرد و تلخ و تیره شد
آتشی که باد دارد در بروت	هم میکی باوی بر و خواند بیوت
حال دریا ز اضطراب و جوش او	فهم کن تب بدیلیهای هوش او
چرخ سرگردان که اندر جستجو است	حال او چون حال فرزندان اوست
که حسیض و گه میانه گاه اوج	اندر و از سعد و نحسی فوج فوج
چونکه کلیات را رنجست و درد	جز و ایشان چون نیا شد روی زرد
گوی آنکه راست بی نقصان شود	کو ز زخم دست شده رقصان شود
جان سپر کن تیغ بگذار ای سپر	هر که بی سر بود ازین شته بر دسر

صبر و صبر
صبر و صبر
صبر و صبر

آن حلاوت شدی یکلام دوستان برساند و دشمنان
بهر حسبیم این چنین است بی عیارت ماقبل خرمی بخش
دوستان دانه ده افزای دشمنان گردید و بیوتند
که وصل دایمی صحبت ذاتی فراد باشد که در صبح
اولین بیت یعنی وصل پیدالی آخره بقیه منتهی
شریف موقوفست بان اشارتی است یعنی چون آن
آفتاب عالم از انوار ازین بگذرد بر مصطفی صلی الله علیه و آله
صلى الله عليه وسلم بعین ذاتی آگاه نمود بر آن حضرت
پیدا و ظاهر گشت که حالت توقف و بی سر بود
است عین وصل بوده و محبوب در آن وقت کسب نیت
تجلی نموده و انکشاف این حلاوتی
بخشید که غمی تمام یام ازین
بسیل بفری از دید و حضرت
جز بیای پس حلاوت را عبارت
ماقلى بیان کرد و آنچه حالت
آن حضرت صلی الله علیه و آله بود
بر حاضران عیان گردید همان حالت
همه آیات قرآن عید بیان حالت
آن هم در اهل عرفانست چنانچه
در بیت آینده بشنوی مولانا
نسخ فرماید ۱۲ ولی محمد

در وقت آمدن راج و اندوه این کلمه را بخواند

۹۸
در وقت آمدن راج و اندوه این کلمه را بخواند

فان الله يبدئ الخلق و يعيدهن اليه و اليه يرجعون
فان الله يبدئ الخلق و يعيدهن اليه و اليه يرجعون

میتطلب در مرگ خود عمر دراز
فی القوادی عند ایتان الشرح
با خبر گشتند از مولای خویش
حضرت الحجه شنوای خوش شربت
دوستان رانج باشد همچو حسان
رنج مغرود دوستی آنرا چو پوست
در بلا و آفت و محنت کشتی
تلخها هم پیشواکے نعمتت
تا ز تلخها نرسد شویم ترا
حضرت النیران من شہواتها
آن جزای لقمهای شهوتت
جز بدرد دل مجود نخواه را
صد هزاران جان عاشق سوختند
بر تن مای نهد ای شیر مرد
جمله بحر نقد جان ظاہر شدن

همه غم باش و با وحشت بساز
ما التصوف قال وجدان الفرح
عاقلان از بمرادیهای خویش
بیرادی شد قلا و زی بهشت
دوستان بین کونشان دستان
کی گران گیر در رنج دوست دوست
فی نشان دوستی شد سر خوشی
چون گراینها اساس رحمتت
زان حدیث تلخ میگویم ترا
حضرت الحجه بکرو ما بهما
هر که در زندان قرین محنتت
جز شب خلوت نباشد شاه را
هر کجا شمع بلا فروختند
حق تعالی گرم و سرد رنج و درد
خوف و جوع و نقص اموال بدین

در وقت آمدن راج و اندوه این کلمه را بخواند
فان الله يبدئ الخلق و يعيدهن اليه و اليه يرجعون
فان الله يبدئ الخلق و يعيدهن اليه و اليه يرجعون

در وقت آمدن راج و اندوه این کلمه را بخواند

فان الله يبدئ الخلق و يعيدهن اليه و اليه يرجعون
فان الله يبدئ الخلق و يعيدهن اليه و اليه يرجعون

اینست طرز فرود آشی و جفاست
ببین که عاشق جانان شد ای چای
غم کمانا چون کین کی می نیت
بهرتی مکی غم ز سر کار طبیعت
شکیبایی در جوم رخ و الم صوی
که بستگاست مکی با بلبلانک حبیب
دنیایدگر کسی زنده اهل عرفان
ارو طلسم این این نجیب است
دنیایدگر کسی زنده اهل عرفان
ارو طلسم این این نجیب است

داد مرزغون را صد ملک مال
تو ز تلخی چونکه دل پر خون شوی
در همه عمرش ندید او در مهر
داد او را جمله ملک این جهان
شاد از غم شو که غم دایم بقاست
غم یکی گنجت ریخ تو چو کان
کان بلا دفع بلاهای بزرگ
تا بدانی که زبان جسم و مال
بنده مینالد ز حق از درد و نیش
حق همی گوید که آخرت نچودد
نی تو صیادی و جویائی متی
حیله اندیشی که در من درسی
چاره میجویدی من در تو
می تو اغم هم که بی این انتظار
تا ازین گرداب دوران اری

تا بگرد او دعوی غم و جلال
پس ز تلخیها هم بیرون شوی
تا نماند با خدا آن بد گهر
تا نتواند مر خدا را در نهان
اندرین ره سوی پستی ارتقا است
لیک کی در گیر و این در کو دکان
وان زیان منیع زیانهای سترگ
سو در جاں باشد رماند از وبال
صد شکایت میکند از ریخ خویش
مر ترا لا به کنان وارست کرد
بنده افکنده رای منی
در فراق و جستن من سبکی
میشنوم دوش آه سرویه
راه و هم بنمایمت راه گذار
بر سر گنج و صالم پانهی

دلیل که موجب دفع بلاهای عظیم و آفتهای قحیم باشد در حقیقت مقدر
و اسباب نجات از آفات ناگهانی است چنانکه بخاریک روزه
مومن اهل گناه عفو کند بنفاد نگاه برین مدار گواه است
فانعم و عله حکم اح
آمدن برنج بعینهای طلب نماندست بر گنج چو بسا در و
که دوا می گردانند در دلدل برگریه وزاری اند و مردم
آدمی ازین گنج نمانی آگاهی ندارد دل برگریه و زاری اند و مردم

حق تعالی بجز آن حق نماندست
مولا سینه پندایت حق همی گوید
چندان بر داری و خواری که در راه حق طلبی دست دهد و دست
خوبی لذت بقدر تحمل مشقت و محنت تصور همین است که چون
فلک بالا رود و گرد او صاف صدوی از آن جان نیت
اینان فروریزد علی انحصار صی انبیا
آنست که بگویند علی الانبیا
بر آن گواه چنانکه مولانا
فریاد است
کامینا بر د
امروز
دریست
دانش
دانش
دانش

حقیقت

در حقیقت هر عدد و دارو است
 دست هدایت مولانا فریاد کس
 و انرا این دولت پدید آید کس
 مانده محض بذات بی غیب پنهان
 دشمنی عین دوستی است از غیب
 ایسان باشد در حقیقت آن
 پنهان دشمنی در حقیقت آن
 ایوانی باشد از لازم
 ایوانی باشد از لازم
 یعنی عین و لازم

هست از اندازه ریخ سفر
 که غریبی ریخ و محنت تباری
 کیمیا و نافع و بجوی تست
 استعانت جوی از لطف خدا
 که ز حضرت در مشغولت کنند
 از رطوبتها شده زشت و گران
 تا شود پاک و لطیف و بامزه
 تا خدا رنجت دهد بی خستیا
 علم او بالای تدبیر شماست
 گر ترا غمگین کنم غمگین مشو
 تاکت از چشمم بدان پنهان کنم
 تا بگرد چشمم بد از روی تو
 یک در شکست مومن خستیت
 تو تیاے دید ه خسته شود
 که شکستن روشنی خواهد شدن

یک شیرینی ولذات مقرر
 آنکه از شه روز خوششان خوری
 در حقیقت هر عدد و داروی تست
 که از و اندر گریزی در ظلا
 در حقیقت دوستان دشمن اند
 آدمی را پوست ماند بوعدان
 تلخ و تیره مالش بسیاره
 که نمیتابی رضاده ای عیار
 که بلای دوست تطهیر شماست
 هر زمان گوید بگو شتم بخت تو
 من ترا غمگین و گریان زان کنم
 تلخ گردم ز غم سخوی تو
 چون نشان مومنان مغلوبیت
 در اگر چه خرد و اشکسته شود
 ای در از اشکست خود بر سر من

در حقیقت هر عدد و دارو است
 دست هدایت مولانا فریاد کس
 و انرا این دولت پدید آید کس
 مانده محض بذات بی غیب پنهان
 دشمنی عین دوستی است از غیب
 ایسان باشد در حقیقت آن
 پنهان دشمنی در حقیقت آن
 ایوانی باشد از لازم
 ایوانی باشد از لازم
 یعنی عین و لازم
 در حقیقت هر عدد و دارو است
 دست هدایت مولانا فریاد کس
 و انرا این دولت پدید آید کس
 مانده محض بذات بی غیب پنهان
 دشمنی عین دوستی است از غیب
 ایسان باشد در حقیقت آن
 پنهان دشمنی در حقیقت آن
 ایوانی باشد از لازم
 ایوانی باشد از لازم
 یعنی عین و لازم
 در حقیقت هر عدد و دارو است
 دست هدایت مولانا فریاد کس
 و انرا این دولت پدید آید کس
 مانده محض بذات بی غیب پنهان
 دشمنی عین دوستی است از غیب
 ایسان باشد در حقیقت آن
 پنهان دشمنی در حقیقت آن
 ایوانی باشد از لازم
 ایوانی باشد از لازم
 یعنی عین و لازم

شرح و توضیح

در حقیقت هر عدد و دارو است
 دست هدایت مولانا فریاد کس
 و انرا این دولت پدید آید کس
 مانده محض بذات بی غیب پنهان
 دشمنی عین دوستی است از غیب
 ایسان باشد در حقیقت آن
 پنهان دشمنی در حقیقت آن
 ایوانی باشد از لازم
 ایوانی باشد از لازم
 یعنی عین و لازم

تو مسین گبر درختی یا بچاه
تا توانی بنده شو سلطان میباش
خدمت اسیر کن رس و ارتو
نیکبختی را چو حق رسب ندید
لیک چون ربی دهد بد بخت را
چون محک آید بلا و بیم جان
هچو آب نیل آید این بلا
هر که پایان بین ترا و سعوت
عمر خوش در قرب جان پرورست

تو مرا بین که ستم منقح آه
ز نکلین چون گوی شو چو گان میباش
جو رمیش ای دل از دلدار تو
رخت را نزدیک تر و امی نهد
او بر اندازد بکفران رخت را
زان پدید آید شجاع از هر جهان
سعد را آبت و خون بر اشقیای
جد ترا و کار کار کافرون دید
عمر زاع از بهر سرگین خو روست

باب سی و هفتم در قرب

قرب بر انواع باشد ای پدر
آن نمی بینی که قرب اولیا
قرب خلق و رزق بر جمله است عام
گفت پیغمبر که معراج مرا
آن من بر چرخ و آن او نشیب

میزند خورشید بر کسار و دور
صد کر است دارد و کار و گویا
قرب وحی عشق دارند این کرام
نیت بر معراج پوش اجتناب
زانکه قرب حق فروست حبیب

این یعنی قرب سیان یعنی بدستی در دو
ز دل بلا بسیار شود یعنی بد بخت را
از رنجی پیشین بدست او یعنی بد بخت را
خای او یعنی بد بخت او را
و نیک بخت از رنج کج مقصود
پیدا و در خبر پیش نفع آورد
بلا و رنج در وقتی است چون
کردن نقد ایمان است پس هر که در معراج
آزادی و بندد مزم از زمانی تا بابت قدم و رانخ دم ماند
گوی سبقت جو از خودی شجاعت بر دو اولاد است در حقیقت لطف زندگی وقتی حال است که
کریان خسران و کفران معراج و در نظر از از کیسری جانگامی همی چون کوتاهی چو نایغ
جان ذوق جانان و اصل و در نظر از از کیسری جانگامی همی چون کوتاهی چو نایغ
که هر قدر که کوشش دراز در گنده خوری بودیش باز نیست که تغییر از اصل بنکار با نایغ
اند بزایغ کرده اند چنانکه جان بازان به خدا را بسیار ندیده اند فافهم
اعلم شرح اشارت بجبهت شریف که آنحضرت صلی الله علیه و سلم
بنوان صبت حضرت خیرت علی کم المکره و جبر فرموده اند اذ القربى القربى القربى
خالفهم یا انواع البر تقرب الی الذی یاق یا انواع العقل السیریا
تستقیه هدی بر حیات والتلفی عند التاسی فی الذنبا و عند الله
تقرب الی الله یعنی چون تقرب جویند مردم بسوی خالق خود با انواع
تقرب الی الله یعنی چون تقرب جویند مردم بسوی خالق خود با انواع
تقرب الی الله یعنی چون تقرب جویند مردم بسوی خالق خود با انواع

گویی سبقت جو از خودی شجاعت بر دو اولاد است در حقیقت لطف زندگی وقتی حال است که
کریان خسران و کفران معراج و در نظر از از کیسری جانگامی همی چون کوتاهی چو نایغ
جان ذوق جانان و اصل و در نظر از از کیسری جانگامی همی چون کوتاهی چو نایغ
که هر قدر که کوشش دراز در گنده خوری بودیش باز نیست که تغییر از اصل بنکار با نایغ
اند بزایغ کرده اند چنانکه جان بازان به خدا را بسیار ندیده اند فافهم
اعلم شرح اشارت بجبهت شریف که آنحضرت صلی الله علیه و سلم
بنوان صبت حضرت خیرت علی کم المکره و جبر فرموده اند اذ القربى القربى القربى
خالفهم یا انواع البر تقرب الی الذی یاق یا انواع العقل السیریا
تستقیه هدی بر حیات والتلفی عند التاسی فی الذنبا و عند الله
تقرب الی الله یعنی چون تقرب جویند مردم بسوی خالق خود با انواع
تقرب الی الله یعنی چون تقرب جویند مردم بسوی خالق خود با انواع
تقرب الی الله یعنی چون تقرب جویند مردم بسوی خالق خود با انواع

عبد اللطیف
این خورد در سوم است
این خورد در سوم است
این خورد در سوم است
این خورد در سوم است
این خورد در سوم است
این خورد در سوم است
این خورد در سوم است
این خورد در سوم است
این خورد در سوم است
این خورد در سوم است

قرب حق از قیدی استی رفتی	قرب فی بالا و پستی رفتی
کی مرا و را حرص سلطانی بود	آنکه چون سگ ز اصل کندی بود
تو فکند ه تیر فکرت را بعید	آنچه حقست ا قرب از جبل الوری
صید نزدیک و تو دور انداخته	ای کسان و تیر ما بر ساخته
وز چنین گنجست او مجو رتر	هر که دور انداز ترا و دور تر

باب سی و هشتم در انس

روزها با سوزها همراه شد	در غم ما روزها بیگانه شد
تو بمان ای آنکه چون تو پاک نیست	روزها گرفت کو رو پاک نیست
هر که بیرون زیت روزش ویر شد	هر که جز ماهی ز آبش سیر شد
هست رب الناس با جان ناس	اتصالی بی تکلیف بقیاس
گفتش تکلیف باشد و السلام	اتصالی که گنج بد در کلام
عاشق از معشوق عاشکی جداست	پیش من آوازت آواز خداست
ذکر آن نیست ذکر اینست آن	چونکه با حق متصل گردید جان
رفع کن دلاله گان بعد ازین	چونکه با معشوق گشتی همنشین
ایمن آید از اول و از عمو	خوی با او کن اما نهتا که تو

اینکه هر که با حق متصل گردد
 از او کس با او کس اما نهتا که تو
 از آنکه هر که با حق متصل گردد
 از او کس با او کس اما نهتا که تو
 از آنکه هر که با حق متصل گردد
 از او کس با او کس اما نهتا که تو

در کتاب من و این بار در
 در کتب من و این بار در
 در کتب من و این بار در
 در کتب من و این بار در



از روزی که بر من فرو فرموده اند که او سر
 از روزی که بر من فرو فرموده اند که او سر
 از روزی که بر من فرو فرموده اند که او سر
 از روزی که بر من فرو فرموده اند که او سر

و با او است و این را
 و با او است و این را
 و با او است و این را
 و با او است و این را

یعنی آخر کار روزی نشد
دوست از آینه ندگی نشستن
و از بیب سازه و برگ بر فاستن
و بیست و یک نشستن پس کاری
باید کرد که روز کار آسانی بجای
آید و غازه سرخونی بر روی
دارد و الله اعلم بالصواب
فی الواقع بقای امراض جسمانی
و هزاران هزار چیز دیگر
مقتضیات شهودانی و نفسانی
است محض بیاغت عدم حصول
دولت بجائی پس اهل عرفان و کامل
الایمان بودن صاحب بجهت
شدن است ۱۲

خوی با او کن که خورا آفرید
رو بخواهی کرد آخر در لح
آنکه شد اشش بشاه فرد خویش
چون از ان اقبال شیرین شد مان
این خبرها از نظر خود نایست
هر که او اندر نظر موصول شد

خویهای انبیا را پرورید
آن به آید که کنی خوبا احد
یافت در مانهای جمله در خویش
سرد شد بر آدمی ملک جهان
بهر حاضر نیست بهر غایبست
این خبرها پیش او مغزول شد

باب سی و نهم در مکاشفه و مشاهده

مطرب جان گولش مستان بود
بطریق تعظیم واقع شده ۱۲
چرخ را در زیر پای آرای شجاع
پنبه و سواس بیرون کن ز گوش
پاک کن دو چشم را از نموی عیب
چشم را در روشانی خوی کن
دیده بینا از لقای حق شود
هر که دید الله را اللهمیت
حاصل اندر وصل چون افتاد مرد

نقل و قوت و قوه ^{ستان} مستان بود
بشنو از فوق فلک بانگ سماع
تا گوشت آید از گردون خروش
تا به بینی باغ و سروستان غیب
گفته خفاشی نظر آن سوی کن
حق کجا هم از هر احمق شود
هر که دید آن بحر را او ماهیت
گشت دلاله به پیش مرد سرد

۱۲

صفت شریف لکین الخیر
کلمه آینه مصحح شریف کی بود
مانند دیده یعنی خبر از نظر نیست
بیک جمله خبر و اخبار نایب
نظر و انظار تو از بند بود که در غیبت و
محض خبر و خبری بودی که کسی را
جهد اخبار پیش آن مغزول غیبت از دیده
مردم حاجت یعنی آفتاب عیال
دخشان است و خرومی انسان که ازین
دولت عظیم البیاد است محض
بهر روز چشم چشم چشم
فانعم والله اعلم
دیده دیده دل مراد است از دیده
پرتو از تجلیات انوار الهی است و این دولت
عظیم البیاد است هر چه در این دولت
حاصل نیست اگر ما ازای میانی مردم قدم در تری دارم و چون وصل بطلب گشت تمامی میانی سیدل بر مردی
۱۲

۳۳۵
مکاشفه و مشاهده

حقیقت حق است در رخ شدن
ای باب طلب از طالب مطلق و حق
الواقع تا وقتیکه بیان طالب
مطلوب دولت وصال هم
حقیقت حق است در رخ شدن
ای باب طلب از طالب مطلق و حق
الواقع تا وقتیکه بیان طالب
مطلوب دولت وصال هم

دین تلخ تو ج است بهی
 در آفتاب ابرو ابر
 که آسمان در عالم غیب نیندی
 هر چه دست زند پایش بسند
 مقصدش کشته آینه
 زهرات با سبب طلب نماند
 آسمان بالار و پس چندان
 گردد و پهای طلبت بالای
 و معاملات یاری بر تو آشکار
 لایحه یعنی قول حالات غیبی

۱۰۲

چون شدی بر با ماهی آسمان
 غیب را ابری و آبی دیگرست
 ناپید آن الا که بر خاصان پدید
 دفع کن از مغز و از بینی ز کام
 گر به بینی کنفس حسن و دود
 چند بینی گردش دولا با
 تو همیگونی که می بینم و یک
 گردش کف را چو دیدی مختصر
 آنکه کف را دید سر کو بان شود
 هر دلی که در تحیر با خداست
 حیرتی باید که رو بدف کرا
 آنکه کف را دید نینتها کند
 آنکه کفها دید باشد در شمار
 آنکه او کف دید و گردش بود
 کی کند آن مست جز عدل و صواب

و مثال سخن که در عالم غیب نیندی
 هر چه دست زند پایش بسند
 مقصدش کشته آینه
 زهرات با سبب طلب نماند
 آسمان بالار و پس چندان
 گردد و پهای طلبت بالای
 و معاملات یاری بر تو آشکار
 لایحه یعنی قول حالات غیبی

درین تلخ تو ج است بهی
 در آفتاب ابرو ابر
 که آسمان در عالم غیب نیندی
 هر چه دست زند پایش بسند
 مقصدش کشته آینه
 زهرات با سبب طلب نماند
 آسمان بالار و پس چندان
 گردد و پهای طلبت بالای
 و معاملات یاری بر تو آشکار
 لایحه یعنی قول حالات غیبی

صفیات جلال و جمال او جبرنی دست و پد
 کنفس تصور تو هم را در راه نباشد که با این حالت
 ترقی از حالتی بجالتی است و هم آنکه در آغاز خلق طلبی و خدای توئی
 جبرنی و انتقاری او بود و اصل از تقه از چاشنی ذوق شوق
 الهی سبحانه دست طلب ازین دولت باز کشد و با پس کرده
 کرد و تا آنکه دست حیرت منقذ ز نزول رحمت بل حصول
 و اینچهار او از دولت که آن حیرت منقذ ز نزول رحمت بل حصول
 رویت مست و انزاع علم الح
 اعمال و طاعات را در بی تو قرار در شمار و اراده ماندم چه
 می پذیرد و آنکه خوار و دیو خود را بی اختیار سر بزمینیا فانی
 می تازد از قبیل ذکر لازم است
 خدای اختیار از غم است
 با یکدیگر آنکه خلق از دین با طاعات
 خود از خود می شمارد و آنکه خوار
 دیدار و انفعال طاعات خود را
 بی اختیار از غم است
 با یکدیگر آنکه خلق از دین با طاعات
 خود از خود می شمارد و آنکه خوار
 دیدار و انفعال طاعات خود را
 بی اختیار از غم است

کسی که در این عالم غیب نیندی
 هر چه دست زند پایش بسند
 مقصدش کشته آینه
 زهرات با سبب طلب نماند
 آسمان بالار و پس چندان
 گردد و پهای طلبت بالای
 و معاملات یاری بر تو آشکار
 لایحه یعنی قول حالات غیبی

و اشارت بکبریه سوره...
وقت در پایه و اقال الذین
وقطعت ایدیه و ارجلهم
و جمعین قالوا ان ضیایا
الذین سیاقون انبغی
فردان سحران که هر چه در
نقاد و پاریا مخالف گردید
است و چایب پر آرزو در کثرت
همه شاعران معتاد و کثرت
سحران با بیان بجز حضرت نبی
با اندام تود و با ارد آنکه کیمیات
مازنی کثیر هم در سبک با بطرف
پروردگار تود و با ارد آنکه کیمیات
مع احق نق بندگی و پستندگی
بمان تو اند بود که مردم بر کثرت
تازه دم و تانت
ساحران با بیان بجز حضرت نبی
با اندام تود و با ارد آنکه کیمیات
مازنی کثیر هم در سبک با بطرف
پروردگار تود و با ارد آنکه کیمیات
مع احق نق بندگی و پستندگی
بمان تو اند بود که مردم بر کثرت
تازه دم و تانت

جادوان فرعون را گفتند یا سست
دست دپای ما شراب حق شدت
خلق نبود گر سزای آن شراب
دیده که بود ز وصلش در قره
اندران دستی که بود آن نقاب
ساحران واقف از دست خدا
آینچنان پای که از رفت اراد
آن چنان پا در حدیدا و لثرت
گوش کو بود سزای راز او
ای همه دریا چه خواهی کردم
بایچ محتاج مے گلگون تہ
ای رخ چون هره است شمس الضحی
باده کاند رخم همی جوشد نمان
ای مہ تابان چه خواهی کرد کرد
تلج گر نمناست برفرق سرت

نصاب
۱۲۰ تا ۱۴۰

مست پروای دست پائی نیست
دست ظاهرسایه است کاس دست
آن بریده به ز شمشیر ضراب
آن چنان دیده سفید و کور به
آن شکسته به بسا طور قصاب
کی نهند این دست پار دست پیا
جان نه پیوند و بزگس ز اراد
آن چنان پا عاقبت در دست
برگنش از سر که بود آن نکو
ای همه هستی چه میجویی عدم
ترک کن گلگونه تو گلگونه
ای گدا ای رنگ تو گلگونه
ز اشتیاق روی تو جوشد چنان
ای که مہ در پیش رویت رومی زد
طوق اعطیناک آویر بیرت

قدم ماند دل داغ این شراب عطبار
پس حلقی که ازین دالقه دایخش کام
مع یعنی دیده که ری که حسرتی نمود
بارگزیده از پوچو بیانی که ری که حسرتی نمود
مع فی الواقع با یکدیگه فوت ز شار از دست
اطلاق پاپران از فتنم مجاز خوا بود که وجود عدش
از آن دست ندید که هر مقصود بست نیا بدل عرفان
مع حقیقت یعنی تو که در صفای دل چون آئینه بزرگ
مع معنی که ازین دالقه دایخش کام
مع یعنی دیده که ری که حسرتی نمود
مع فی الواقع با یکدیگه فوت ز شار از دست
اطلاق پاپران از فتنم مجاز خوا بود که وجود عدش
از آن دست ندید که هر مقصود بست نیا بدل عرفان
مع حقیقت یعنی تو که در صفای دل چون آئینه بزرگ

مع معنی که ازین دالقه دایخش کام
مع یعنی دیده که ری که حسرتی نمود
مع فی الواقع با یکدیگه فوت ز شار از دست
اطلاق پاپران از فتنم مجاز خوا بود که وجود عدش
از آن دست ندید که هر مقصود بست نیا بدل عرفان
مع حقیقت یعنی تو که در صفای دل چون آئینه بزرگ

از فضل دادنی شاه و فی المثل
بسیاری از آنچه آفریده ام
از اینکه نام و فضل دایم ایشان را
درد و درد ما دوری دایم ایشان را
آدم را دوری دایم ایشان را
علمی برای بزرگ ستم زندان
عناطیناک که دیواره عم
اشارت بسوره
۱۲

آنکه او پیش از خود دست و دست
 مرد بر تازان شراب زود گیر
 خاصه این باد که از خم نیست
 آنکه از اصحاب گفت از نقل نقل
 و آن زنان مصر جامی خورده اند
 ساحران هم شکر موسی داشتند
 جعفر طیار زان می بو دست
 آب رحمت بایست رو پست شو
 رحمت اندر رحمت آید تا بسر
 سخت مست و بخود و آشفته
 عشق جوشد باده تحقیق را
 چون بجوی تو بتوفیق حسن
 چون بفرایدی تو فایق را
 پر تو ساقیت کاند شیر ه رفت
 بی تفکر پیش هر دانه هست

چون بود چون او قح گیر بدست
 در میان راه می افتد چو پیر
 فی می که مستی آن یک شیت
 سیصد و نه سال گم کرد عقل
 دستهارا شره شره کرده اند
 دار را دل را می پنداشتند
 زان گرو میگرد و بخود پا و دست
 و انگهان خور خمر رحمت مست شو
 بر یکی رحمت فرو نای پسر
 دوش ای جان بر چه پهلو خفته
 او بود ساقی نمان صدیق را
 باده آب جان بود ابرق تن
 قوت می بشکند ابرق را
 شیر ه بر جوشید رقصان گشت رفت
 اینکه با جنب پید جنبانده هست

از خم می بو شید ه است
 عارت کامل آنرا نوشیده
 حاصل معنی آنکه می معرفت
 می آرند خصوصاً باده شود
 که مستی جید دارد اولی محمد
 سکون دوم از جای مجای
 بدون چیزی و بضم معروف که
 با شراب و اشغال آن خوردند
 در بخا اول بضم س که
 نقل نفخ ببلو به بلو کرد و از نیدن قق نق است
 و ذرات الشیخ که از قق برایشان میرسد و موجب
 بقای ایشان سبب گردید یعنی این باد است
 که خوردن ازین هر دو چیز بودند اولی محمد
 وجود این هر دو چیز بودند که بسوره یوسف
 اشاره داشت بکرمه که با قسطن
 رکوع چهارم باره دوازدهم واقفست
 فلیتأد آینه الیزه و قطع
 آید یعنی پس چون
 فین اولی الشیخ در پیدند و استیاس
 در سوره اعزان رکوع چهاردهم باره نهم
 و العی الشیخ و العالکین رب و الو اکت
 و انداختند ساجران بجه کنان گفتند
 ایمان آوردیم بیو و در کار عالمها خدای موسی
 و یزدین و علی رضی الله
 عنهما که چون هر دو باز وقت بازوی دین
 ممدی ازین جان قیمت آن مقبول جانان
 بداشتند آن جانان
 بقت باز و ساقی
 بوا ساجت فدای
 بسا نیاز چون بازی
 بسا نیاز چون بازی

مور و خنجر

این یعنی شانه می خوشیستن
آرائی درین راه سزا است در دنیا
بپارولی و شورش قلبی در کار
غافل ز در قدر عاقل ترا از خدا
بگازند ز در قدر دیوانه ترا از خدا
مراد است فافهم و عله حکم
یعنی تا جوش محبت الهی
جانبگیر دوست یاری اول در اول
زندار در دیدار اول
دوبوی از غافلش و معشوقی نبرد و الحق قدر در اول در اول
داند چنانکه قدر سافراں غم سربیاں اسرار از غلبه حال و داده
ع ما اللعیرتیب سیوقی الکتیرتیب کشف اسرار از پوده بی پردگی
شهرت با بکه درین داتان کشف نامی از پوده بی پردگی
شهرت با بکه درین داتان کشف نامی از پوده بی پردگی
شهرت با بکه درین داتان کشف نامی از پوده بی پردگی

این بنه بر پایم آن زنجیر را
غیر آن زنجیر زلف لبم
هر چه غیر شورش و دیوانگیست
عشق شورانگی تر باید مرد را
تا چنین کاری نیست مرد را
باز دیوانه شدم من ای طبیب
حلقهای سلسله آن ذوقون
زیر هر حلقه فنون دیگرست
پس فنون باشد جنون این مثل
آسچنان دیوانگی گبست بند
اندرین محضر خرد ما شد دست
هیچکس را تا نگرده او فنا

که دریدم سلسله تدبیر را
گرد و صد زنجیر آری بر دم
اندرین ره دوری بریگانگیست
تا صلائی در و هد این در و را
او چه داند عشق را در و را
باز سودانی شدم من ای صبیب
هر یکی حلقه دهد دیگر جنون
پس مرا هر دم جنون دیگرست
خاصه در زنجیر آن میراجل
که همه دیوانگان پندم دهند
چون قلم اینجا رسیده شکرست
نیت ره در بارگاه کبریا

این چند اشعار از دفتر دوم ۱۲

داند چنانکه قدر سافراں غم سربیاں اسرار از غلبه حال و داده
ع ما اللعیرتیب سیوقی الکتیرتیب کشف اسرار از پوده بی پردگی
شهرت با بکه درین داتان کشف نامی از پوده بی پردگی
شهرت با بکه درین داتان کشف نامی از پوده بی پردگی
شهرت با بکه درین داتان کشف نامی از پوده بی پردگی

ویند دمان من شند پس این کمال دیوانگی است
یعنی تا فانی فی الله نشوئی باقی با بزرگوری تا
طایفه کرام دفع اوصاف عادت و عفت از صفات عادت و عفت
از ظاهر نظام و عفت از صفات عادت و عفت از صفات عادت و عفت
ویند دمان من شند پس این کمال دیوانگی است
یعنی تا فانی فی الله نشوئی باقی با بزرگوری تا
طایفه کرام دفع اوصاف عادت و عفت از صفات عادت و عفت
از ظاهر نظام و عفت از صفات عادت و عفت از صفات عادت و عفت

باب چهل و یکم در فنا و بقا

موج خاکی و هم و فهم فکر است
تا درین سکری از ان سکری تو دو

موج آبی محو سکرست فناست
تا ازین مستی از ان جامی تو کور

این بیات از دفتر اول ۱۲

موج خاکی و هم و فهم فکر است
تا درین سکری از ان سکری تو دو
موج آبی محو سکرست فناست
تا ازین مستی از ان جامی تو کور
این بیات از دفتر اول ۱۲

تضال جمیده باشد ۱۲ محمد رضا
تضال در مقابل بقا باشد فنا زوال
این در مقابل بقا باشد فنا زوال
تضال در مقابل بقا باشد فنا زوال
تضال در مقابل بقا باشد فنا زوال

اینها داستان های آید و درین داستان بعضی اسرار روح فرموده اند که با فضل متعرض شرح آن نمی گردد و اگر خواست حق باشد و از باطن حضرت مولوی رخصت حاصل شود

۱۱۰

در حقیقت بفرموده حصول دولت معرفت و حقیقت
دقیق آن بیدار مغز آن هم تن مغز گردیده اند این است
حکام صورت استغفار آن استند و در علم و علم حکم
است بشیاری آه پیغمانی از یادمانی اگر چه
بسیست و بی حجاب راه خدای مالک را باید که بسبب
آینده نفع حاصل از دست نهد که احادیث را
حاصل یابم کلام استغفار چون است از راه
زنی عین فرمودنی با بی جمع نشود
است که خود بی انت این است اگر بی نه که بی
شود که اول دیندار باشد بعد از این بر گرد
تشریف مقام خود بود

راه فانی گشته راه دیگر است
هست هشیاری زیاد مامضا
آتش اندر زن بهره و تا بکه
چون بطوف خود بطوفی مرتدی
آینه هستی چه باشد نیستی
پیش هست او بیاید نیست بود
دیده ما چون بسی علت در دست
دید ما را دید او نعم العوض
طفل تا گو یا و تا پویا نبود
چون فضولی گشت دست پانمود
جانهای خلق پیش از دست پا
چون با مر ایهطوا بندی شدند
هست خود در هست آن هستی بیاز
در من و ما سخت کردستی تو دست
هستی اندر نیستی بتوان نمود
ز آنکه هشیاری گناه دیگر است
ماضی و مستقبلت پرده خدا
پُر گره باشی ازین هر دو چونی
چون بخانه آمدی هم با خودی
نیستی بگزین گرا بده نیستی
چسیت هستی پیش او کور و کبود
رو فنا کن دید خود در دید دوست
یابی اندر دید او کلی غرض
مرکش جز گردن با با نبود
در غنا افتاد و در کور و کبود
می پریدند از وفا اندر صفا
حبس خشم و حرص و خرنسندی شدند
هچو مس در کیمیا اندر گداز
هست این جمله خرابی از دوهست
مالداران بر فقیر آرند چو د

در حقیقت بفرموده حصول دولت معرفت و حقیقت
دقیق آن بیدار مغز آن هم تن مغز گردیده اند این است
حکام صورت استغفار آن استند و در علم و علم حکم
است بشیاری آه پیغمانی از یادمانی اگر چه
بسیست و بی حجاب راه خدای مالک را باید که بسبب
آینده نفع حاصل از دست نهد که احادیث را
حاصل یابم کلام استغفار چون است از راه
زنی عین فرمودنی با بی جمع نشود
است که خود بی انت این است اگر بی نه که بی
شود که اول دیندار باشد بعد از این بر گرد
تشریف مقام خود بود

امور و احوال

فقط در این دنیا که بخواهد
بیکسری آنکه او میگوید
بودی هیچ رنگ در دهن نمودی همچنان نیستی که زخای بی موم بود آینه هستی
حقیقی است تا شخص ذات خود از رنگ بی موم بی رنگ گرداند شاید هستی حقیقی خود
کردن اولی محمد **ع** یعنی طفل تا تاب گفتن و طاقت بی موم بی رنگ گرداند شاید هستی حقیقی خود
توان در هیچ اجازت صفا بی موم بی رنگ گرداند شاید هستی حقیقی خود
دو شاخه در پیشان همچنان حال بی موم بی رنگ گرداند شاید هستی حقیقی خود
بزارانکه در پیشان بی موم بی رنگ گرداند شاید هستی حقیقی خود
فانعم **ع** اشارت در بابا بخت خود است
بزارانکه در پیشان بی موم بی رنگ گرداند شاید هستی حقیقی خود

در حقیقت بفرموده حصول دولت معرفت و حقیقت
دقیق آن بیدار مغز آن هم تن مغز گردیده اند این است
حکام صورت استغفار آن استند و در علم و علم حکم
است بشیاری آه پیغمانی از یادمانی اگر چه
بسیست و بی حجاب راه خدای مالک را باید که بسبب
آینده نفع حاصل از دست نهد که احادیث را
حاصل یابم کلام استغفار چون است از راه
زنی عین فرمودنی با بی جمع نشود
است که خود بی انت این است اگر بی نه که بی
شود که اول دیندار باشد بعد از این بر گرد
تشریف مقام خود بود

اولاد او دیدم عبد اللطیف **ع**
کلی حقیقی خاصه حضرت آن
در اعتقاد علم
بزارانکه در پیشان بی موم بی رنگ گرداند شاید هستی حقیقی خود
بزارانکه در پیشان بی موم بی رنگ گرداند شاید هستی حقیقی خود
بزارانکه در پیشان بی موم بی رنگ گرداند شاید هستی حقیقی خود

یعنی نقص آینه وصف کمال است
و حقارت آینه عظمت و جلال
محمد رضا علی بن ابی طالب
خود در یافتن عین در کمال زینت
چنانکه اظهار کمال خویش نمودن
و انرا علم است
صاحب بنده را عیالی بدین از نیاید
خود بنده را بلکه نیک بنده را می بود
که بنده از نیکی خود در اصل بنیاد میوه می
که فروع آنست توان شناخت

نستی و نقص هر جای که خاست	آینه خوبی جسمه پیشماست
نقصها آینه وصف کمال	وان حقارت آینه عز و جلال
هر که نقص خویش را دید و شناخت	اندر استکمال خود و واسپه تاخت
هر که او از هستی خود دور شد	منتهای کار او مسرور شد
علتی بدتر زیند از کمال	نیست اندر جانت ای مغرور حال
زان نمی پرد بسوی ذوالجلال	کو گمانی می برد خود را کمال
از دل و از دیده ات بس خون بود	تا ز تو این معجبی بیرون بود
علت ابلیس اناخیر بدست	وین مرض در نفس هر مخلوق هست
بس زیادتها درون نقصهاست	هر شهیدان را حیات اندر فناست
گفت قائل در جهان ویش نیست	و ربود در ویش او با خویش نیست
عاشق حقی و حق آنست کو	چون بیاید از تو نبود تا رمو
و بد چو تو فانیست پیش آن نظر	عاشق بر نفی خود و خواجه مگر
سایه ای و عاشقی بر آفتاب	شمس آید سایه لاگرد و شتاب
سایه ای کو بود جو پای نور	نیست گرد و چون کند نورش ظهور
همچنین جو پای در گاه خدا	چون خدا آید شود جوینده لا

آه معجبی بیان شکست نیستی که از آنرا دور است بسیار ای تو هم چنین گمرازه ای محمد

۴۱ در فنا و بقا

در آیه ای در نقصهای روحانی و حیاتی
و چنانکه می آید نیک بنده را بازوی
آن مرغ بسته شود و مانع پرواز گردد
فانهم اشجع
که میانه که در باره و مالکی در سوره
ص و واقعت قال انما خسر
منتهی خلق غنمی من نایه و خلقه من
کلین یعنی فریب و در کار
نگردن می بسبب
او گفت من بستم از دست
آفرینی مرا از آنست که آفرینی او را
از کل
فانده یعنی آنست که بهتر از کل است
و غالب بود بهتر چنانکه بگویند
نور کند گویند که ابلیس علم آفرین کرد
هر کس را اخلاف نقصهای علم است
یعنی فی الواقع از خود پسندی و
خویشتر آرازی نقص هر اهل نفس
بالا مال و آن محض دیال داریست

علم الکمال گفته است بدو
در نفس هر مخلوق هست
انفاس نقیه انبیاء علی بنیاد
علم السلام که چون ملاک محصوم
ازین حالت یک علم معارف
اندر صفا با کرام اهل بیت عظام
محمودا و دیای با اثر بقره و نورها
علم از نفس بهر اندوه
مخوفان و دیای با اثر بقره و نورها

علامه اشارت بیاید

کلیه اشعار و کلمات
که در سوره قصص و باره
است و یکم و اقصی ۱۲

بسم فلک چیست ازین
هست نماز نشن و باقی
حقیقی و بقای حقیقی دست
گرمی از دیدن ۱۲

علم یعنی چنانکه باندان
علوم ظاهری هر ملت و نخلت بحث و
کلام در مذہب و مشرب خود دارند و مع
درین مباحثه و مکالمه هر کس می مانند بچنان
عاشقان جناب یاری هر دم در ذکر نیستی
که عین هستی است تازه دم اندوخت و روز
در آن بسم بر بندد و نخلت علم یعنی چون شیخ
علم نیستی را که عبارت از خود را بخورد و
در آن بسم بر بندد و نخلت علم یعنی چون شیخ
همیشه در پی حصول این نعمت است و پیش و
بمان تا تا حاصل شود و در اینک چون قصص و حکایات
این دول سر مایه غفلت و اوقات کرد
و کاری بر بنیاد علم

بیشتر حق بودن را مقرر است
که مرتبه بالاتر از آن ممکن نیست لهذا در و نشان
عارف بالاتر از آن صاحب بقا بهر سبقت
بودند از درجه رحمت گذشته بدین مرتبه
دو چار شدند فافهم و الله اعلم شرح علم اشارت
بجنت شریف که موتی و اجکل آن کس که موتی
از آن که مرده شود یعنی پیش از
بمیرد قبل از آن که عبارت از سو و از مزاج
مرگ صورتی و مرفی که عبارت از مرفی و ازلی
است خود را فاضل مراد از نخلت آن چنان صورتی
خود با من دل صینی و زندگی واقعی و ازلی
عاشقان جناب یاری هر دم در ذکر نیستی
که عین هستی است تازه دم اندوخت و روز
در آن بسم بر بندد و نخلت علم یعنی چون شیخ
علم نیستی را که عبارت از خود را بخورد و
در آن بسم بر بندد و نخلت علم یعنی چون شیخ
همیشه در پی حصول این نعمت است و پیش و
بمان تا تا حاصل شود و در اینک چون قصص و حکایات
این دول سر مایه غفلت و اوقات کرد
و کاری بر بنیاد علم

۱۲ در فاضل بقا

گر چه آن وصلت بقا اندر بقا است
مالک آمد پیش و جهش هست نیست
چسیت معراج فلک این نیستی
چون شنیدی شرح بحر نیستی
چونکه اصل کارگاه آن نیستی
نیستی چون هست بالاین طبق
بسر موتی و قبل موت این بود
غیر مردن هیچ فرهنگ دیگر
یک عنایت نه صد گون اجتهاد
وان عنایت هست موت مامت
تا نگشتند اختران ماهان
ذره سایه عنایت بهتر است
خرم آنکه عجز و حیرت قوت است
هم در اول هم در آخر عجز دید
زندگی در مردن و در محنت است

لیک ز اول آن بقا اندر فضا است
هستی اندر نیستی خود طرفه ایست
عاشقان را مذہب و دین نیستی
کوش دایم تا برین بحر ایستی
که خلا و بی نشانست و تمیت
مکان خالی ۱۲
بهر سر بردند در ویشان سبق
کز پس مردن غنیمت هارسد
در نگردد با خدا ای حیلگر
جهد را خوشت در کون فساد
تخریب کردند این ره رانفتات
وانکه پنهانست خورشید جهان
از هزاران کوشش طاعت پست
در دو عالم خفت اندر ظل دست
مرده شد دین العجب از راز گزید
آب حیوان در درون ظلمت است

بمعنی وین خود را چنان که می بیند
چنانکه زنان فرعون می بیند
گرفته خود را از آنرا که فرعون
و در زبان آنها را گزارد
مقصود بیان کمال خیر از این
و استقامت است ۱۲
از نجاست که روشنی در
بسیار مضمون بسبب نظم
سوی آب خیر حیوان
۱۲

تشدید و ادب بیان
دو دو بقیع اول

دو مرد از بانگ دو پایت
که دید بان ده بر بال

ده کت بروقت دیدن
دو کت بر باس تانشت و

تا راج آن ده بیاید
تا پانزده شرمی لاشه ۱۳

کسیست که در علم خود
کیمی از اقسام علوم عربی

بس کنم خود زیر کان این بسیت | بانگ دو و کردم اگر در وجه کسیت

حکایت

رو بکشتیان نهاد آن خود پرست
گفت نیم عمر تو شد در فنا
لیک خامش کرد آن دم از جواب
گفت کشتیان بدان نخوی بلند
گفت فی ای خوش جوان خوب
زانکه کشتی غرق این گردا بهاست
گر تو محوی بخیزد در آب روان
ور بود زنده ز دریا کی رهد
بجز اسرار ت نهد بر فرق سر
تابه بینی ذات پاک صاف تو
حلقه حلقه حلقها و رگو شها
ناز نازان ربنا احمیتنا
طالب ربی و ربنا نیستی

ان کی نخوی بکشتی در نشست
گفت هیچ از نخ خواندی گفت
دلشکسته گشت کشتیان ز تاب
با کشتی را بگردانی فگند
ی هیچ دانی آشنا کردن بگو
گفت کلی عمرت ای نخوی فناست
مخومی باید نه نخو اینجا پیدان
آب دریا مرده را بر سر نهد
چون بمرودی تو ز اوصاف بشر
خویش را صافی کن از اوصاف خود
بیشان را امید هد حق هو شها
پای کوبان دست افشان شنا
باز گرد از هست سوی نیستی

است مهارتی تمام دارد
و محبت عبارت عربی
از روی اعراب و حرکات
بمختصر به علم خود دانست
گفت که خطاب بکشتیان
از روی خود پسندی
فانم طببا ناست
و فنیکی قدری مهارت
در فنی بهم رسد و بکار
فن را هیچ قدر کسی و فنی
نمیدارند شرح
عوض از این حکایت
عوض بی بدایت یعنی
چنانکه در علم عربیت بدن
علم خوب نصارت کما بی لطف
علوم عربی دست به چندان
در فن معرفت بی نوشتن
بجقیقت حق گری از کسب
مقصود اصلی دانشی کرد
طالب سادق محبت حق
صافی خود بدین و از
عالمی بی سوی جهان نیستی
بازگشت کن و کل مراد
ازان کل از همیشه بهار چین
فانم

۴۱ در بقا و فنا

کتابی چنانکه در خندان همه گشتان را شادان خندان میباید
و تا شادگاه اهل تماشای نماید
کسان می شوند و صفات خالی
رودن لال سبیل نورانی میباید
چنانکه در کتب این زلفیان صحبت
اینها نگین میشوند

بهد کن در پی خودی خود را بیاب
زود تر و الله اعلم بالصواب

باب چهل و دوم در صحبت

نار خندان باغ را خندان کند گر آناری میخری خندان بخبر گر تو سنگ خاره و مرمر شوی مهر پاکان در میان جان نشان دل ترا در کوی اهل دل کشد پین غذائی دل بده از همدلی مرد حجی همره حاجی طلب سنگ اندر نقش و اندر رنگ او حق ز هر چیزی چو ز جان آفرید پس صله یاران ره لازم شمار راه سنت با جماعت خوش بود زانکه انبوهی و جمع کاروان یار غالب جو که تا غالب شوی	صحبت مردانت از مردان کند تا دهن خنده زدانه او خبر چون بصاحب دل رسی گوهر شوی دل مده الا بهر دل خوشان تن ترا در حبس آب و گل کشد رو بچو اقبال را از مقبلی خواه همنده و خواه ترک یا عرب بگر اندر عزم و در آهنگ او پس نتایج شد ز جمعیت پدید هر که باشد گر پیاده گر سوار اسب با اسپان یقین خوشتر رود رهزنان را بشکنند تیر و سان یار مغلوبان مشوین ای غوی
---	--

تفرقه میان کابل و ناقص که هر یکی از آنها بر صحبت
و متابعت باید دریافت فایده صحبت پس مردان خدا باغ نوران اهل دنیا
تفرقه نباشد بکلی بیان فایده صحبت پس مردان خدا باغ نوران اهل دنیا
بسیب آن خلاق که در ایشانست هرگز تبلس نگردد چنانچه مولانا
میفرماید + و این تقریر اولی و اقر است از اول قائل
ولیک
داده شد زیرا که چنانکه قوت دل صنوبری از انار است همچنین قوت
دل حقیقی از صحبت کاملست و میفرماید که اگر کامل میجویی چنین
کامل بچو که باوصاف حمیده منصف باشد و این اوصاف از زبان
والا در میان بسیارند و آنها بوی از اوصاف

در بالا روی دارد بمقتضای بگین میل الی گفتاری و بجز آنکه اولی
اعلی عین و تن و تن پروری مردم دم گرفتاری و بجز آنکه اولی
که بر مکان نفس و خواست نفسانی در اسفل است
ببازی آن یار با حقیقت حق دوچار شستن عین غذای روح
دوست زبیر که غذای روح ذکر الله که موجب نزول انوار
باریست بوده همانا همال غذای روحیت و در صحبت اهل دل
دقیق بی تمیز ذکر و فکر است چنانچه مولوی معنوی بقای میفرماید
قوت اصلی را فراموش کرد که موجب نزول انوار
دستی بشتر نور فداست + قوت حیوانی را در انوار
شیرازی لیکه در بوستان است
برده از پس گلستان است
سه ز تو بهترین جوی و
دوست شمار که بچو بجای
کمی روزگار به چو بجای
کیم ناله و هم پیله مغلوبان
بشد که بکس در بر بادی
دوست
شیرازی

صحبت

الحق بنی چنانکه از دین لوح محفوظ که تحقیق بر مخلوقات بود در آمده و بکلمه مد مانده و شناخته تمام عالم آشکارا شود همچنان زلفیضان صحبت اهل عرفان کامل الا بیان معلولات ظاهر و نهان بین آسمان و زمین را از اشکار صدر کالبدیه است

یار را با یار چون بنشسته شد
لوح محفوظت پیشانی یار
اهل دین را بازوان از اهل کین
همنشین اهل معنی باش تا
همنشین مقلان چون کمیاست
سوی این مرغابیان رو و زچند
حاصل این آمد که یار جمع باش
همراهی را جو کزو یابی مدد
لیک هر گمراه را همراهان
هست سنت ره چما چون رفیق
هر خری کز کاروان تنهارود
مر ترا میگوید آن خرخوش شو
راه دین زان رو پر از شور و نهر است
دیو گرگت و تو همچون یوسفی
گفت اطفال مستند این اولیا

صد هزاران سر در دل دانسته شد
راز کونینش نماید آشکارا
همنشین حق سجود با او نشین
هم عطا یابی و هم باشی فت
چون نظرشان کمیای خود کجاست
تا ترا در آب حیوانی کشند
همچو سگ از حجر پاری تراش
همدل و همدرد جو یان احد
غافلان خفته را آگه بدان
بی ره و بی یار افتی در مضیق
بروی آن راه از تعب و هوشود
گر نه خمر همچین تنها مرو
که نه راه هر محنت گوهرست
دامن یعقوب مگذا رای صفی
در غریبی فرد از کار و گیا

در صحبت صحبت تا پایی داری گریز از پیشانی
مصاحبت اهل صوت تا پایی داری گریز از پیشانی
قرین بد قرین بجای پیغمبر و نور طلب اهل دل
بر بجز نرسد که بر آریانی از مره صاحب باطن کین
بسی در سر ادرات تقدیرش می در نمی از نکر و نشانی
و تقدیر در غایت کدان ظلمت آباد بی باد و بی بکده
اهل دین را از اهل کسب که با هم چون صفات
متضاده اند فرق کن و خود را برت مسم اهل
نغمه کن شرح بلکه از کمی نظر اهل
صفا بزاران در جوار کعبه چو نسبت خاک با عالم کین
در مقام افق کعبه در جوار کعبه چو نسبت خاک با عالم کین
کمال را کعبه دیدید بنظر که چگونه جنت افزانه او
نعمه الطیرین و هم در جوار کعبه چو نسبت خاک با عالم کین
دست بدان که معنی نظام که راه شریف است
برای آنکه تا بیان مدد نام و فرقی پیدا کرد یعنی
یک راه شریف است و یک راه شریف است و کلفت دانت
نماید مرد دست و یک راه شریف است و کلفت دانت
چون که هر نایاب است دستیار
و نصیب هر بی نصیب
نام و منت کی شریف است
پس

مصاحبت
۲۴

پس
تو در میان پیچان او خالی
و نفس هم در هر آن و زان
پس اولیا است
پس

در حدیث شریف مروی که خاکساری همسری
پل خدا داده که در خاکساری همسری
خاک دارد و موی پریشان و بخت
آلوده باد و صف صفای دل اگر بخت
امر ساقی ختم بخورد او تقاضا
بمعنی گوشتک بکسر اول بیای مودت
یعنی بزرگ لغت ز گزیند در حالت تنهایی
از صحبت بیدار طلال
دور افتد و فتنه پیش
گرود ۱۲
۱۳ یعنی با مان که وزیر اعظم فرعون
بود بلکه باعث گمراهی و سرگونی فرعون
بجام اسباب همان افتاده بود مردم
اورا اغوا بجرکات شیطان بنمود و چنانچه
بعضی محققین نگاشته اند و قطبی مراد از
قوم فرعونست و سبلی مراد از قوم موسی
علیه السلامست ۱۴ یعنی با مان که گشت
اول از گشتت بلاشک از زمره اول گشت
دار کرد از کار و نی بازگشت و درین حال از تجارت
و بغض گشت چنانچه مولانا باجای گویند
بر که تو با بدستنی با خدای
نوبتند یکین آری کن قانت
و سبج الاثرت لند تثنیان
بجابل فرموده اند که صحبت با جابل
سویختن شیرین با چوب سبب قانت
این هم آخر از نام بنام چنان
از صحبت جابلان چنان باید
۱۵

لیک اندر سر منم یار و ندیم
صد هزار اندر هزار و یک تنند
تا شوی زان سایه بهتر از آفتاب
کز رمه شیشک بخود تنها بود
معجزه بنمود و همراهان بحبت
نوریان مر نوریان را طالبند
جان موسی جاذب سبلی شده
هست با مان پیش سبلی بس رحیم
لاجرم شد پهلوئی فخر چار
هم نشین نیک جویدای همان
که به پهلوئی سعید برود رخت
به که بر فرق سرشان روی
بتر از عام وزر و گلزارشان
کم شنوکان هست چون ستم کمن
جز غم و حسرت از ان نقر ویدت

از برای امتحان خوار و متمیم
مان دمان این دلچ پو شان مند
سایه نشان طلب هر دم شتاب
گرگ اغلب انگلی گسیر بود
هر نبی خود اندرین راه درست
ناریان مر ناریان را جاذبند
جان با مان جاذب قطبی شده
هست موسی پیش قطبی بس ذمیم
آن یکی را صحبت اختیار خار
ای فغان از یارنا جنس ای فغان
زان جلسی است گشت آن نیکبخت
بنده یکم دور و شندل شوی
خاک پاکان لیس و دیوارشان
دوستی جابل شیرین سخن
جان مادر چشم روشن گویدت

ببر با مان و گل و گلزارشان یعنی خاک پاکان لیس و دیوارشان

۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

دربیت لائق ارشاد میشود حاصلش اینکینست ازین است که ما در کتاب غفلت خوانده ایم

روایتی نمودن کتاب از مکر و جید در زمین باشد بر بیان

گرگ با تو نمساید روی
جس اهل ار با تو نماید هملی
حق ذات پاک الله الصمد
مار بد جانی ستاند از سلیم
هر که با دشمن نشیند در زمین
هر کجا باشد شیشه مار ابط
هر کجا بود بر بود خود هم نشین
هر کجا که بوسنی باشد چو ماه
گفت معشوقی بعاثق کای فتا
پس کدای شهرزانه خوشترت
هر که باشد هم نشین دوستان
دل زهر یاری غزای می خورد
از لقای هر کس چیز خوری
چون ستاره با ستاره شد قرین
از قران مرد وزن زاید بشتر

بین مکن باور که ناید ز روی
عاقبت زحمت زند از جاهلی
که بود به مار بد از یار بد
یار بد آرد سوی نار حسیم
هست او در بوستان در گون
هست صحرا که بود سیم انجیاط
فوق گرد و نست فی زیر زمین
جنست آن ارچه باشد فقر چاه
تو بغربت دیده بس شهرها
گفت آن شهری که در روی لبرست
هست در گلخن میان بوستان
دل زهر علی صفای می برد
وز فراق هر قرین چیزی بری
لائق هر دو اثر زاید یقین
از قران سنگ و آهن شد شر

چنانچه سعدی می گوید که جاهل بود و غلبه کرد بود یار غار و از زاید از سهم قاتل
ازین جهت صحبت بدر زاید از حال و ابیه
شمرده اند فاضل و انشا الله تعالی بحقیقه الحال و ابیه
المسرح و المال شرح
تا به هر که در باره این شعر است
نجم واقعت
بیاچ الجبل فی سیم انجیاط یعنی در نیابند
ابن کذبان و بی بیان در بخت تا وقتیکه در یار
نشد در سواد سوزن و این صورت هرگز
و بود که در پس کافر هرگز در بخت زود
و این طرز عبارت را بنویس

مصحف ۱۱۹

دوست دوست و جای خوب
کتابی که در این عالم است
از همراه کتاب آن
ببیند گفت که هیچ دانی که کلام دولت
آن از خود دیده بخوار سیده چون از
چال برداشته گفت که هیچ دانی که کلام دولت
چشم بیست لیز بار بار
بخواند و از قران آن
بخواند و از قران آن
بخواند و از قران آن
بخواند و از قران آن

که گفتند ازین بوستان است
علمه حکم آن
بخواند و از قران آن
بخواند و از قران آن
بخواند و از قران آن
بخواند و از قران آن

۱۲۰
 چنانکه مولانا خود
 فریاد کند سوی نامیدی
 و کما سید است به سوی
 تباری که در تو نشیند است
 گزاف با اول کبریا
 دهنی دارد اول هر زده
 به بود بود دوم چیار
 بیحد گویند ۱۲ طائف
 بیحد لنگ بالام مفتوح
 با نون زده با کاف بی
 از یار فن نواند لوک با اول
 راه و مجهول و کلات عربی
 سستی و غیره چون با اول
 دست بر زمین مثل طفل
 سه السامی در نجات
 عبید الشرا حر القوس
 فرمودند که این فقره در زبانیکه
 بشری صحبت مولانا حسام الدین
 شدم در فقره اضطراری
 ایشان فرمودند که کبریا
 حقیقت نظارت
 حقیقت را قیامت از عبارات
 نمایت سبب عبارت از حصول
 بجز از تحقق باب چنین نظار که
 ست را هر چیز این نظار نیست
 قائده فی الحقیقت را قیامت
 نظره برای انظار انوار دیدار
 بود همین مطلب و طلب
 فلا مغازه چه فاقد و لا تفکر
 و خوشی که بیاعت طلب
 و تئیت که کشته و دفع
 خدا شنا نیست چنانچه
 نظر کمربست یعنی کشته
 طلب خراب باری کشته
 موانع نفسانیت که از راه
 روی قیامت کابری مانع
 و اندر علم شرح
 چنانکه کلید و جیب
 تیره و زیادتی
 و ظفر فوج که
 الی بیکه نهاده اند
 فتح با بی زنگه
 یعنی بیکه
 کشت شیطان
 دست بر

میوهها و سبزه و ریحانها
 و نخوشی و بیغنی و خسر می
 می فراید خوبی و احسان ما
 هیچ ویران را مدان خالی ز گنج
 چون نشان یابی بید میکن طواف
 گنج می پندار اندر هر وجود
 زیر هر شگی یکی سرهنگ بین
 کی گهر جوئی ز درویشی دگر
 کین طلب در راه نیکو میرست

و ز قران خاک با بارانها
 و ز قران سبزه با آدمی
 و ز قران خرمی با جان ما
 چونکه گنجی هست در عالم مرغ
 قصد هر درویش میکن از گزاف
 چون ترا آن چشم باطن بین
 گزرا بازست آن دیده لقین
 تاز درویشی نیابی تو گهر
 در طلب زن دانا تو هر دو دست

باب چهل و سوم در طلب

سوی اومی غیر او را می طلب
 کین طلبگاری مبارک جنبشیت
 این سپاه نصرت رایات تست
 نیست آلت حاجت اند راه رب
 یار او شو پیش او انداز سر

لنگ و لوک و خفته شکل و بی ادب
 این طلب در راه حق مانع گشت
 این طلب مفتاح مطلوبات تست
 گرچه آلت نیست تو می طلب
 هر که را بینی طلبگاری سپر

چنانکه کلید و جیب
 تیره و زیادتی
 و ظفر فوج که
 الی بیکه نهاده اند
 فتح با بی زنگه
 یعنی بیکه
 کشت شیطان
 دست بر

یعنی به حال طلب مجت
حق را نیک باید بین اگر هیچ
کاری را بخود نسبت کنی دور
افتی چنانچه در تفحات مستکه
بزرگی از کسی پسندیدیم

چند دالالت می کرد از تشخص
که بدین تقصیر خود گفت
بیا وقت است پر شاکه عینیت
محض اولی محمد **ع** لفظاً
درین مقام حجت آنکه دو بنشین افتاده است

درین مقام حجت آنکه دو بنشین افتاده است
بیا وقت است پر شاکه عینیت
محض اولی محمد **ع** لفظاً

کز جو ار طالبان طالب شوی
تو بهر حال که باشی می طلب
خشک لب راهت پیغمبری آب
آب کم جوشنگه آور بدست
هر کجا دردی دوا آنجا رود
هر کجا مشکل جواب آنجا رود
آن نیازی مری بوده است درد
حق تعالی گرسهوات آفرید
هر چه روید از پی محتاج هست
تا سقا هم ره هم آید خطاب
گفت پیغمبر که چون کوبی دری
چون نشینی بر سر کوبی کسی
سایه حق بر سر بندده بود
عبرت و بیداری از یزدان طلب
بخشش بسیار دارد شه بدو

وز ظلال غالبان غالب شوی
آب میجو دایم ای خشک لب
که بهات آرد یقین این صطر آب
تا بجوشد آبت از بلا و پست
هر کجا فکرت نو آنجا رود
هر کجا تشنه است آب آنجا رود
که چنان طفل سخن آغاز کرد
از برای دفع حاجات آفرید
تا بیا بد هر کسی چیزی که هست
تشنه باش الله اعلم بالصواب
عاقبت زان در برون آید سری
عاقبت بینی تو هم روی کسی
عاقبت جوینده یا بنده بود
ناز کتاب ناز مقال و حرف لب
ای ناز ^{۱۲}
ای شده در وهم تصویری گرو

بما را بسیار در دیگر آنکه باب زبیب رود
ولی حکمت شاه **ع** فضل الابرار

ایش اشارت باینکه در سوره بقره
واقعت قال ای ای عین الله
عیب گفت من بنده خدا ام اولی محمد

ابر و باد و مه و خورشید و فلک در کارند
تا توانی بگفت آری و بگفت
فرمانبرداری بهم از هر تو سرشته و
تو فرمان نبوی این شرط انصاف بنا شد که
انصاف دیدنی و فهمیدنست که یکدم پایت
بلاغت و لطافت معنویت و انصاف است

باصواب و عنده ام الكتاب
در باره تبارک الذی واقعت
کتابهم فی کتاب کل
پرو در کار ایشان شراب نهایت پاک
ولی الله محله
این آیه در شان اهل ایمان

در طلب
۲۳ و ۲۴

صاحب خان واقعت
دانش عالم و عابد
شکر

اَلصَّادِقُ كَفَّتْ سِمَ يَا اِهْلَ الرِّثَادِ
 بفتح صاد آواز دادن برای چیزهای لطائف
 بین بیای طالب دولت شتاب
 جهد کن تا این طلب افزون شود
 ای که تو طالب نه تو هم بیای
 حاصل آنکه هر که او طالب بود
 آب را در جوی نبود زان قرار
 تشنه می نالد که ای آب گوار
 تشنگان گر آب جویند از جهان
 دمی دم بر آسمان میدار امید
 دمی دم از آسمان می آیدت
 گرترا آنجا برو نبود عجب
 کین طلب در تو گروگان خداست
 سنگر اندر نقش زشت خوبش
 سنگر آنکه تو حقیری یا ضعیف
 چاره آن دل عطای مبدلیست

کین مان رضوان در جنت کشاد
 که فتوحست این زمان در فتح باب
 تا دولت زین چاه تن بیرون شود
 تا طلب یابی ازین یار وفا
 جان مطلوبش برور اغیب بود
 که نباشد جوی تشنه و آب خوا
 آب هم نالد که کو آن آب خوار
 آب هم جوید بعالم تشنگان
 در هوای آسمان رقصان چو سید
 آب و آتش رزق می آفرایدت
 سنگر اندر عجز و بگرد طلب
 زانکه هر طالب بمطلوبی سزا است
 سنگر اندر عشق و در مطلوب خویش
 سنگر اندر همت خود ای شریف
 داد او را قابلیت شرط نیست

مردم از خدا غیر خدا را خواستن + ظن افزونست کفلی کاستن +

طلب
 خدا خواستن که در نادانی گردیدن
 و اظهار کفر نمی تو کرد دست
 چه در طلب آب ذات بخت بود
 حصول تمام امور و تصور که اعلی
 مقاصد اهل عبادت تو اند بود
 قصوری تو در نیست آری تو نش
 گفت هر که گفت که محارز تو
 میخواهم خدا را بخدا با عشق تو
 عشق مصطفی را + و ازینجا است
 که گفته اند که طایر الکوی
 در آسمان و طایر الارض
 در آسمان و در زمین چه
 سوزی و گدازی ست پس اگر
 قدری ذائقه از محبت تو بدیدن
 چنانچه من کن به نعم داینست
 و قابلیت آن شخص که در اینست

طلب و طلب

نسخه صحیح شاد و ناست در شاد
 من در فواید الفوائد حضرت
 نظام الدین ابی القاسم سرکار جهان
 آن ایمن اند علیه الرحمه اطلاق
 شش تا کاغذ بر لب مقدار کاغذ
 واقع شده که بین شش خبر است
 فواید بود هر حال فواید
 کلام یعنی شاد و کاغذ شود در آنست
 کسب در روز شود که نوازش
 در کتب مستعمل نفاذ شده باشد
 و نوازش بود که فواید حضرت
 آنچه در مطرا اول مذکور شد که بر این
 شاد افضل از بادی است

داد مغز و قابلیت هست پوست
 هیچ معدم می هستی نامدی
 شنوی هشتاد من کاغذ شود
 صحبت این خلق را طوفان شناس
 گوشین اندر حضور اولیا

بلکه شرط قابلیت داد اوست
 قابلی که شرط فعل حق بدی
 گر بگویم شرح این سجده شود
 هر ولی را نوح کشتیان شناس
 هر که خواهد هم نشینی با خدا

باب چهارم در صفت اولیا

تو هلاکی ز آنکه جزوی نه کلی
 در حقیقت گشته دور از خدا
 غائبی و حاضری بس با خبر
 ساکنان مقعد صدق خدا
 لیک اندر منم یار و ندیم
 پیش ما محفوظ و مقبول پسند
 صد هزار اندر هزار و یک تنند
 تا شوی زان سایه بهتر از آفتاب
 کی فراق روی شاهان زان کست

از حضور اولیا اگر گسلی
 چون شوی دور از حضور اولیا
 اولیا اطفال حقند ای سپهر
 بر تری از عرش و کرسی و خلا
 از برای امتحان خوار و یتیم
 پیش خلقان خوار زار و لشیخند
 مان و مان این دلق پوشان منند
 سایه شاهان طلب هر دم مشتاق
 چون نسیب بجز همراهان نمست



کلام یعنی شاد و کاغذ شود در آنست
 کسب در روز شود که نوازش
 در کتب مستعمل نفاذ شده باشد
 و نوازش بود که فواید حضرت
 آنچه در مطرا اول مذکور شد که بر این
 شاد افضل از بادی است
 و در این کتاب
 و در این کتاب
 و در این کتاب

صورتی تمام تقدیر می باید رسد و لکن اولیا فانیان سره میرزا سید احمد ای بسا ابلیس دم او می هست + و این بر سر حکم ۱۲ شش

دانش نامه ای
 این رسیده بود در وقت مرگ
 مقصود
 و کفر من و کفر من
 که از افواه
 باقیته فواید در کتابت
 از این رسیده بود در وقت مرگ
 مقصود
 و کفر من و کفر من
 که از افواه
 باقیته فواید در کتابت
 از این رسیده بود در وقت مرگ
 مقصود
 و کفر من و کفر من
 که از افواه
 باقیته فواید در کتابت

این هوا را نشکند زاندر جهان
 که سفر داری بدین نیت برو
 گفت حق اندر سفر هر جا روی
 قصد کنی کن که این سود و زیان
 هر که کار و قصد کند ما بدیش
 که بجاری بر نیاید گسندی
 قصد کعبه کن چو وقت حج بود
 قصد در معراج دید دوست بود
 پاسبان آفتابند اولیا
 اولیا راهت قدرت از آله
 کیف مد الظل نفس اولیاست
 سایه یزدان بود بنده خدا
 طبع نافع آهوست این قوم را
 از حدیث اولیا نرم و درشت
 گرم گوید سرد گوید خوش گبیر

بیخ چیز می همچو سایه همزمان
 و در حضر باشی ازین غافل مشو
 باید اول طالب مردمی شوی
 در تبع آید تو آن را فرع دان
 ای متابعت ۱۲
 گاه خود اندر تبع می آیدش
 مردمی جو مردمی جو مردمی
 چونکه رفتی مکه هم دیده شود
 در تبع عرش و ملائک هم نمود
 در بشر واقف ز اسرار خدا
 تیر بسته باز آرندش ز راه
 کو دلیل نور خورشید خداست
 مرده این عالم و زنده خدا
 از برون خون درون شان مشکما
 تن پوشان زانکه دینت راست
 تا ز گرم و سرد و جبی از سعیر

این فصل از کتابی است که در بیان احوال و اسرار اولیا و اهل بیت است و در بیان صفات و کمالات ایشان است و در بیان اسرار و اسرار آنهاست و در بیان اسرار و اسرار آنهاست و در بیان اسرار و اسرار آنهاست

مقرر شده است و در وقت زوال از دست نماند و در وقت ظهور باقی ماند
 در این باب در دست کار بر من است و در وقت ظهور باقی ماند
 در این باب در دست کار بر من است و در وقت ظهور باقی ماند

صورت است که در وجه خود نمود که حال آن قضا هم شد و امید قضا ماند
 در این باب در دست کار بر من است و در وقت ظهور باقی ماند
 در این باب در دست کار بر من است و در وقت ظهور باقی ماند

صفت اولیا

اولیا را در این عالم باقی ماند و در وقت ظهور باقی ماند
 در این باب در دست کار بر من است و در وقت ظهور باقی ماند
 در این باب در دست کار بر من است و در وقت ظهور باقی ماند

در این باب در دست کار بر من است و در وقت ظهور باقی ماند
 در این باب در دست کار بر من است و در وقت ظهور باقی ماند
 در این باب در دست کار بر من است و در وقت ظهور باقی ماند

گفت کرد دستهای دارم که گشته اند از دستهای بیچاره
تویم درین گم گشته اند از دستهای بیچاره
از دست او دست ۱۲
بنا بر آنچه در لاف و سواد و زیندگی
غیب را بری و آبی دیگر است
آسمان و آفتاب دیگر است بی اتفاق
بپوشد دل که باغین در دست بدمانند طوفانی بانی
بپوشد دل که باغین در دست بدمانند طوفانی بانی
بپوشد دل که باغین در دست بدمانند طوفانی بانی
بپوشد دل که باغین در دست بدمانند طوفانی بانی

مایه صدق و یقین بندگیت
تاری از دامن آخر زمان
لَا أَحَبُّ إِلَيَّ الْفَلِينِ كَوْحُونَ خَلِيلِ
جمله کوران مرده اندی در جهان
کاتر ارق و نقص نبود اندران
غیر این هفت آسمان شتر
نی بهم پیوسته نی از هم جدا
نفس او کفار سوز و در رحم
منقلب رو غالب و مغلوب جو
در میان اصبعین نور حق
مقبلان برداشته دامانها
روی از غیر خدا بر تافت
اولا گوید که ای اجزای لا
این خیال و وهم را یکسو کنید
جان با قیطان بر وید و نژاد

گرم و سردش نو بهار زندگیت
دامن او گیر و رو تو بیگمان
اندین و ادی مروی این دلیل
گر نه بینایان بدندی شهمان
اختر اند از و رای اختران
ساران در آسمانهای دگر
را سخنان در تاب الوار خدا
هر که باشد طالع اوزان نجوم
خشم مریخی نباشد خشم او
نور غالب ایمن از نقص و عشق
حق فتانند آن نور را بر جانها
وان نثار نور را او یافت
نعمها اندر درون اولیا
هین ز لای نفی سر ما بر ز نید
ای همه پوشیده در کون و فساد

نفس که راه صعب گزارد و صاف مقبولان پروردگار بچسبان
صدا بنامشند و الله اعلم و علمه اعلم
یعنی از راه نفس است و موجب تاریکی دل بخلاف کسی که مریای
قلب کمال است که خشم او محض نیست و موجب نورانیت
از درین خلق باشد و پایش بالا و کوهتری
از او که گویان که کسوف و کسوف و کسوف و کسوف
ای بسوره سجده درباره بستی و کیم بر کسوف و کسوف
مریخی که ای غالب باشد و گاهی مغلوب بخلاف تربیت یافته نجوم
که همیشه نفس و اهل نفس غالب است و گاهی ای مغلوب بود اهل
ممانند شود چنانکه میفرمایند نفس نور غالب ایمن از نقص و عشق
و محرز نشد غالب مغلوب بولی او عاطفه نوشته است و گفتم که
ز قاتر تربیت یافته کسوف و کسوف و کسوف و کسوف
بباشند و در رخ و معنا صحت و غنا دارند و در غالب بودن مغلوب
شوند از آنجا که حال این تقریر به تقدیر این شخصیت
دارد و آنچه با تقدیر این شخصیت
این تقدیر را غالب مغلوب بنامشند

توضیح و توضیح

بنا بر آنچه در لاف و سواد و زیندگی
غیب را بری و آبی دیگر است
آسمان و آفتاب دیگر است بی اتفاق
بپوشد دل که باغین در دست بدمانند طوفانی بانی
بپوشد دل که باغین در دست بدمانند طوفانی بانی
بپوشد دل که باغین در دست بدمانند طوفانی بانی
بپوشد دل که باغین در دست بدمانند طوفانی بانی

گر بگویم شمس زان نعمها
گوش را نزدیک کن کن دوریت
هین که اسرافیل وقتند اولیا
صاحب دل راند آن زبان
زانکه صحت یافت وز پر مهر است
ور تو نمرود دست در آتش مرو
اوز آتش ورد احرآورد
اولیا اصحاب کفند ای عمود
میگشده شان بی تکلف در فعال
چسیت آن ذات ایمن فعل حسن
بندگان خاص علام الغیوب
در درون دل در اید چون خیال
آنکه واقف گشت بر اسرار
آنکه بر افلاک رفتارش بود
چشم شان راهم ز نور اسرشته اند

جانها سر بر زنند از و خجا
لیکن آن گفتن بتو دستوریت
مرده را زیشان جیاست و نما
گر خور و اوز هر قاتل را عیان
طالب مسکین میان تپ دست
رفت خواهی اول ابراهیم شو
از زیانها سود بر سر آورد
در قیام و در قلب هم رتود
بیخبر ذات ایمن ذات الشمال
چسیت آن ذات الشمال شمال تن
در جهان جان جو اسیر القلوب
پیش او مکشوف باشد سر حال
سر مخلوقات چه بود پیش او
بر زمین رفتن چه دشواریش بود
تا ز روح و از ملک بگذشته اند

ایشان را چه چشم غلام برین نو
گوش بیوش تو آواز زنده
ساز ایشان را همچو آواز دیگران از
مخلوق می شنود در اولی و همه کس
نغمه اولیا بملاحظه ظاهر بیان
زبان در کشیده بودند با برای
فاطما طایبان معنی با مقتضای
سبقت از جمعی غرضی برای
همه تحقیقت نغمه اولیا را بیان میفرمایند
شاید که این سخن در دل ایشان کارگر بود و پیرده افق
از چشم گوش ایشان بر کشاید اولی محمد صحت
استثنای غیر عارف پروردگار چون جبارست و صحیح
سالم میخورد و فرزند کنجانات بیار اگر در غذای خویش
که تجوز طبیعت اندکی زیاده نماید بستراکت بقدر
چنانچه مقول مولانا از حقیقت تحقیق آگاهان دوست
باب حقیقت ناز دکان بعنوان قل و اولی حق
ناطق ازین سبب تا چند آیات است
اشارت با بکر که بر آورده

صفات اولیا

همه که خود را در وقت و قلب همه ذات الشمال
چشمهای ایشان باز باشد و حال آنکه ایشان حفظند
چسبند و اینهم ایشان را پیوست راست و پیوست
بطن در میان حال جمیع اولیا است که حسب
خانی الله و بقا باشد اند و تقصیر این است که حسب
بطن خورشید می نمایند که تقصیر حق تر ایشان است که حسب
ایمین و ذات الشمال عبارت از صفات اولیا
مرا ایشان را در اشغال تن یعنی
عبادات و اشغال شری
افعال را حسب هر روز اولی
از ایشان سه دریا بند اولی
اشاره بکون نبوی صلوات
علیه و سلم است اعذار و هم
دو دو سوس القلوب یعنی از قرین
جو اسیر القلوب در انظار
بمن کامل ایمان عند کنیز بن
نور کمال ایمان قبول اولیا
واقفتر دارند از اولی خود که
کیا صفاتی آینه دل خود
باعتنا صفت داده خاتم
باعتنا نورانی دست خاتم
و الله اعلم بالصواب

بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است

زاتش امراض بگذر چون خلیل	چونکه موصوفی باوصاف حلیل
ای عناصر مرمر اجبت را غلام	گرد و آتش بر تو هم برد و سلام
پیر را بگزین و عین راه دان	بر نویس احوال پیر راه دان

باب چهل و پنجم در پیر و شیخ

خلق مانند شبند و پیر ماه	پیر تاستان و خلقان تیر ماه
کوز حق پیرست ناز ایام پیر	کرده ام بخت جوان را نام پیر
هست بس پر آفت و خوف و خطر	پیر را بگزین که بی پیر این سفر
هر دور روزه راه صد ساله شود	هر که در ره بی قلا و وزی رود
هم بعون و همت پیران رسید	هر که تنها بادیه این ره برید
بی قلا و وزان اندران آشفته	آن ره که بارها تورفت
هین مرو تنها ز رهبر سر بیج	پس ره را که ندیدی تو بیج
پس ترا برگشته دارد بانگ غول	گر نباشد سایه او بر تو گول
کشش تا ند برد از ره ناقلی	اندر آورش سایه آن عالمی
روح او سمرغ بن عالی طواف	ظل او اندر زمین چون ه قاف
فهم کن و الله اعلم بالصواب	در بشر رو پوش کردست آفتاب

بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است

در پیر و شیخ

بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است
بسیار از این کتاب است که در این کتاب مذکور است

آل عثمان درباره سوم و هفتم
و آیهی که در آن است
و آیهی که در آن است

و بر ص دارا و زنده بیازم
محدث قاصد ه این آیت در
شان حضرت عیسی علیه السلام

علی نبیا علیهم السلام
در او شان منافی مقام نبوت
مع یعنی آنکه جوش آتش نفس ختم آتش

در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است

اکمه و ابرص چه باشد مرده نیز
انچه تو در آئینه بینی عیان
بسیج نکشد نفس را جز ظل پیر
چون گیری سخت آن تو فیق هست
بی سلاجی تو مرو در مسکه
پیر آن شانند کین عالم نبود
لوح محفوظست او را پیشوا
مومن اری نظر بنور اللہ شدی
آنکه از حق یا بد او حی و جواب
نه بخومست نه رملت نه خواب
از پی رو پوش عامه در بیان
وحی دل گیرش که نظر گاه اوست
دست اسپار جز در دست پیر
چونکه دست خود بدست او دهی
دست تو از اهل آن بیعت شود

زنده گردد از فسون آن عزیز
پیر اندر خشت بیند پیش از آن
و امن آن نفس کش را سخت گیر
در تو هر قوت که باشد جذب اوست
همچو بیباکان مرد و نفس لکه
جان ایشان بود در دریای جود
از چه محفوظست محفوظ از خطا
از خطا و سهو ایمن آمدی
هر چه فرماید بود عین صواب
وحی حق و اللہ اعلم بالصواب
وحی دل گویند آن را صفین
چون خطا باشد چو دل گاه اوست
حق شدت آن دست او را سنگیر
پس دست عاقلان بیرون حی
که ید اللہ فوق ایدر یهم بود

تو را ز با رو پوش آد یعنی اگر وحی را مطلق اطلاق کنند تو هم ادعای همسری با پیغمبران علیهم السلام میشود و لهذا اخبارت را از آن جمله تفرقه داده و وحی دل میگویی و اول حاصل این عبارت هم است و اول محل وحی است و همسری در حق تعالی است و در اخبارت در حق تعالی است و در اخبارت در حق تعالی است

از فرودشان دوباده رستی خود پستی بر باد شده
را بدست آورد آب رحمت و ظل عاقلان
چو طریق هدایت سالک و نور ازین کاش
طلب برایش برسان و نور در میان
جانگانی ایمان فرسانی کبیر و ارمان
از شرح گو با اشارت کبیر که در مسوره
تفرقه پاره دوم کوع بست و چهارم هفت
و اولی که با این جمله است که ای انکس
و این معنی است که در مسوره
و این معنی است که در مسوره
و این معنی است که در مسوره

در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است

پیش از آنکه
پیش از آنکه
پیش از آنکه

در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است

در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است

در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است

در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است

در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است
در هر دو معنی است

باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال

پیر حکمت که علمت و خبر
تا از نور نبی آید پدید
رشدی شد شهر و دستا
همچو آن گشتگان ماند دلیل
که بریند پیر اندر خشت خام
چشم بشناسد گمرا از حصا
یک قناعت که صد لوت طبق
پیر گردون نی ولی پیر شاد
پیر پیران از که گردد از کمان
پین هوا بگزار و در بر وفق آن
دست او جز قبضه التماسیت
ست برزنده چو آب و گل مباحش
همچو موسی زیر حکم خضر رو
گرچه طفلی را گشت تو مو مکن
تابست دست دست خدایت

چون بدای دست در دست پیر
کو نبی وقت خویشت ای گریه
هر که گیرد پیشه بی اوستا
هر که تازد سوی کعبه بی دلیل
اندر آئینه چه بیند مرد عام
چشم دنیا بهتر از سیصد عصا
سایه رهبر هست از ذکر حق
غیر پیر استاد و سر شکر مباد
پیر باشد نزد بان آسمان
انچه گوید آن فلاطون زمان
دست پیر از غائبان کوه تاه نیست
چون گزیدی پیر نازک دل مباحش
چون گرفتی پیر این تسلیم شو
گرچه کشتی بشکند تو دم مزین
آنکه جان بخشد اگر بکشد رو دست

باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال

تذکره

باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال

باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال
باید که در هر روز در کار و در هر وقت در هر حال

دست حق پیراندیش زنده کند
آن سپهر را کیش خضر بریده خلق
گر خضر در بحر کشتی را شکست
آن کسی را کس حنین شاهی گشت
نیم جان بستاند و صد جان بید
پس بهر دوری ولی قائمست
من بخویم زین پس راه اسپر
ای مرا تو مصطفی امن چون عمر
ای لقای تو جواب هر سوال
ترجمانی هر چه ما را در دست
ان یکی را روی او شد سوی دوست
رومی هر یک می نگر میدار پاس
چون بسی ابله ای آدم روی هست
دست ناقص دست شیطانت بود
مر ترا عقلیت جزوی نهان

زنده چه بود جان پاینده کند
سر آن را در نیاید عام خلق
صد درستی و شکست خضر هست
سوی تخت و بهترین جا بهی گشت
آنچه در وهمت نیاید آن دهد
تا قیامت آزمایش دلمست
پیر جویم پیر جویم پیر پیر
از برای خدمت بندم سر
مشکل از تو حل شود بی قیل و قال
دستگیری هر که پایش در گلت
وان یکی را روی او خود روی دوست
بو که گروی تو ز خدمت و شناس
پس بهر دستی نشاید داد دست
زانکه اندر دام تکلیفت و ریو
کامل لعقل بجواند جهان

در اشاره آیه شکره بقصد حضرت خضر حضرت موسی علی نبیا و علیهم السلام است تفصیل آن را در کتب معتبره
شیخ ابن عربی نام محمد مدنی شرح آن
آغاز آن قائم را در کتب معتبره
تا وقت ظهور آن حضرت از دوری از
آوردار فکری می بود و میدانند
که بنیات او شان کار میکنند و می
است چنانچه در باب صید و کشتن
و ششم در کتاب فی حیات
سوال الله عن عذرة رسول الله
و سوال الله و عباده الحسنین
و المقام و کتبه رسول الله
و سوال الله و عباده الحسنین
و سوال الله و عباده الحسنین
و سوال الله و عباده الحسنین
و سوال الله و عباده الحسنین

پند و اندرز

از آرد و کره بودی معنوی بود آن تصحیح فرموده اند ثابت و متحقق امام محمد مدنی
بانه و بطور دیگر اگر اهل سنت و جماعت ثابت است و ناقصان مال امتحان
و منافق و غیر حاصل اهل سنت و جماعت ثابت است و ناقصان مال امتحان
فانهم و الله اعلم و علمه کلهم
تا ازین قسم خدمت کردن روشن از اینکه خدمت کسی گمانی تا از خدمت کسی کردن
آن بود که پایش در افرو را از اینکه خدمت کسی گمانی تا از خدمت کسی کردن
باوصاف پیر و پیری بهر حرف حرف بگردد در بیجا طلب پیر است که بیرونش
برای پیران بیانی بیخیزد که بباد که می میدانش مشوق بول فتنه دل
بجستن ناخن آه هم در دل کم بر آورده چون پیر من در حق است
در آه که میباید دست بعضا نبردند و چون پیر من در حق است
کوتاه نمایی ندم پیرانند و خسته و مجرب
آن اهل فضالت میباید در عالم
صورت با اهل صورت میباید در عالم
در آه صورت اهل صورت میباید در عالم
عالم بود و ازینکه بولان عالم
ای بسا ابله ای که با اهل عالم
بلاشک در دنیا ای که با اهل عالم
تا وقت ظهور آن حضرت از دوری از
آوردار فکری می بود و میدانند
که بنیات او شان کار میکنند و می
است چنانچه در باب صید و کشتن
و ششم در کتاب فی حیات
سوال الله عن عذرة رسول الله
و سوال الله و عباده الحسنین
و المقام و کتبه رسول الله
و سوال الله و عباده الحسنین
و سوال الله و عباده الحسنین
و سوال الله و عباده الحسنین
و سوال الله و عباده الحسنین

یعنی بعد از حال آن
دست از مرده دلی
دست از مرده دلی
دسته دلی

پای زنده دلی مرده دلی
باز ز مرده دلی
بلاشک دست بدین زنده
دل زدن که قدرش بر آید
نترست دست و گریبان
نترست دست و گریبان

بزند کی ای بی بود دست و گریبان
بزند کی ای بی بود دست و گریبان
اعلم و علمه حکم عالم
اعلم و علمه حکم عالم

از آن حالت غلامانی
دل صفات منزل
دل صفات منزل

عقل کل بر نفس چون غلبی شود
درو بود زنده پیوسته شد
نان مرده زنده گشت و با خیر
ذات ظلمانی او انوار شد
گشت بینانی شد آنجا دید بان
مرده گشت زندگی از وی بجیت
کار و توان حیل و بی شرمیت
تا بخواند بر سلیمه زان فسون
ببین سلیمان جو چپی باشی غوی
دان سلیمان جوی راه دور بود
از بساط دور بینی در نما
مهر بر گوشه بر چشمت چه سود
لیک غیرت چشم بند و ساحر است
آن عصا از خشم هم پروی ز دید
در نگر کادوم چها دید از عصا

جز تو از کل او گلی شود
ای خنک آن مرد که خود رسته شد
چون تعلق یافت نان با لبش
موم و بهیزم چون فدای نار شد
سنگ سمره چون که شده در دیدگان
و ای آن زنده که با مرده نشست
کار مردان روشنی و گرمیت
حرف درویشان بدزد مردودون
تو چو موری بگردانه سیروی
دانه جو را دانه اش دای شود
هم سلیمان هست اکنون لیک ما
یار با او غار با او در سرود
آن سلیمان پیش جمله حضرت
او عصاتان داد تا پیش آمدید
داین او گیر کوه ادوت عصا

بزند کی ای بی بود دست و گریبان
بزند کی ای بی بود دست و گریبان
اعلم و علمه حکم عالم
اعلم و علمه حکم عالم
بزند کی ای بی بود دست و گریبان
بزند کی ای بی بود دست و گریبان
اعلم و علمه حکم عالم
اعلم و علمه حکم عالم
بزند کی ای بی بود دست و گریبان
بزند کی ای بی بود دست و گریبان
اعلم و علمه حکم عالم
اعلم و علمه حکم عالم

دست و گریبان کرد
بجلاف دون همثال دنیا طلبیان
که تابش آرایش سخاوت چنین و چنان نمایان
دانه جو را دانه اش دای شود
هم سلیمان هست اکنون لیک ما
یار با او غار با او در سرود
آن سلیمان پیش جمله حضرت
او عصاتان داد تا پیش آمدید
داین او گیر کوه ادوت عصا

بزند کی ای بی بود دست و گریبان
بزند کی ای بی بود دست و گریبان
اعلم و علمه حکم عالم
اعلم و علمه حکم عالم
بزند کی ای بی بود دست و گریبان
بزند کی ای بی بود دست و گریبان
اعلم و علمه حکم عالم
اعلم و علمه حکم عالم

عقل کو با کورانی اشارت بچو بان

در از نور افشانند بود که با عین

تجصیل سبب با نور معرفت بربانید

و اولی علم و علمه حکم اشح ۵۲

نمودی بیک بقل در کجای است

چندین تجربه کی بود ز کبر عقل

در آن من بود شیخ الطیف نوشته

<p>حلقه کوران بچه کار اندرید گر نه نامعقول بودی این مزه این بیت از دفتر اول ۱۰ گر نه بنیای بدن بدی و شمان در بد این شیخ می آرد نیاز کنجهای خاک تا هفتم طبق شیخ گفتا خالق من شمس هشت جنت گرد ارم در نظر مومنی باشم سلامت جوی من دلش او به زطاعت نزد حق این بیت از دفتر اول ۱۲ هر دمی او را یکی معراج خاص از حدیث شیخ جمعیت رسد صورتش بر خاک جان لاسکان لا مکانی نی که در وهم آیت بل مکان و لامکان در حکم او ما میان قعر دریای جلال</p>	<p>و دید بان را در میان آورید کی بدی حاجت بچندین معجزه جمله کوران مرده اندی جهان بر فلک صد و در برای شیخ باز عرضه کرده بود پیش شیخ حق در سجیم غیر تو من فاسم در کنم خدمت من از خوف سفر ز آنکه این هر دو بود حفظ بدن پیش کفرش جمله ایما نخلق بر سر تاجش نهد صد تاج خاص تفرقه آردم مسل حد لامکانی فوق و هم سالکان هر دمی در روی خیالی ز ایت همچو در حکم بهشتی چارو بحر نشان امونته سحر حلال</p>
---	---



عقل تو نسبت با بتوسط عقل و اولی علم و علمه حکم اشح ۵۲
چندین تجربه کی بود ز کبر عقل در آن من بود شیخ الطیف نوشته
عقل تو نسبت با بتوسط عقل و اولی علم و علمه حکم اشح ۵۲
چندین تجربه کی بود ز کبر عقل در آن من بود شیخ الطیف نوشته
عقل تو نسبت با بتوسط عقل و اولی علم و علمه حکم اشح ۵۲
چندین تجربه کی بود ز کبر عقل در آن من بود شیخ الطیف نوشته
عقل تو نسبت با بتوسط عقل و اولی علم و علمه حکم اشح ۵۲
چندین تجربه کی بود ز کبر عقل در آن من بود شیخ الطیف نوشته

کفر کو نیز و ایمان نامدار از عقاید
بال تقدیرت که در روز تحقیق و
یقین اند و اولی علم و علمه حکم اشح ۵۲
جان کامل لا مکان و لامکان
در ذات مطلق و الا بر حق

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يعذب من لم يذكر الله في كل وقت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يعذب من لم يذكر الله في كل وقت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يعذب من لم يذكر الله في كل وقت

نخس آن تجارت و نیک فال شد
دم مزین و الله اعلم بالصواب

پس محال ز حال ایشان حال شد
شرح این کوی تکه کن رخ زین بتاب

حکایت

این حکایت از دفتر دوم است ۱۲

کای طلوع ماه دیده تو ز جیب
من حقم رنجور گشتم نامدی
اینچه رمزست این کین یارب بیان
چون پرسی تو از روی کرم
عقل گم شد این سخن را بر گشتا
گشت رنجور او منم نیکو بسین
هست رنجوریش رنجوری من
گوشیند در حضور اولیا
بیکش یا بدش را او خورد

آمد از حق سوی موسی این خطیب
مشرفت کردم نور ایزدی
گفت سبحان تو پاکی از زبان
باز فرمودش که در رنجوریم
گفت یارب نیست نقصانی ترا
گفت آری بنده خاص کنین
هست معذوریش معذوری من
هر که خواهد همنشین با خدا
هر که اویو از کریان و ابرو

باب هپل و ششم در صوفی

نیست فردا گفتن از شرط طریق
جز دل سپید همچون بر نیست

صوفی ابن الوقت باشد ای رفیق
دگر صوفی سواد و حرف نیست

فروانند از یاد از فکر صوفی و حکایت
صوفی را یزید سلطان حجت الله علیه
صوفی را یزید سلطان حجت الله علیه
صوفی را یزید سلطان حجت الله علیه

ابن خوارزمی که در کتب خود در کتب
من نیکو است و از آن حال که تو در کتب
جانانی فریاد بجانم تعالی عزوجل طلب او را در کتب
تو بنده من که فداست پس رنجور بندگی تو او را در کتب
بنجو از بندگی هر آنی می یافتی تو اب او را از بند من
چون این گفتگو در او زنیست که از بند تو او را در کتب
مضامین با تحقیق و وضوح در کتب او را در کتب
و تفریح فی الصلوات و اذکار و عبادت او را در کتب
جای بیخ و بصیق ذاک عندی ارشاد نمود از جهت تشنگان
اطعام و استفا و صیغ و اطعام ۱۲ گو یا مقوله جان از نور
بسوی آنکه در عبادت برضای اطعام ۱۲ گو یا مقوله جان از نور
بسیار تو است و در صراط صوفی که هر چه در زمان حاضر قدم است
کرده است و در وقت کو نیز و آنکه گویند که صوفی ابن الوقت نموده
نقضا پس این الوقت در هر چه در وقت است و ضارده
صوفی خوانده و در وقت کو نیز و آنکه گویند که صوفی ابن الوقت نموده
بر آن باشد از وقت کو نیز و آنکه گویند که صوفی ابن الوقت نموده
مضامین با تحقیق و وضوح در کتب او را در کتب
و تفریح فی الصلوات و اذکار و عبادت او را در کتب
جای بیخ و بصیق ذاک عندی ارشاد نمود از جهت تشنگان
اطعام و استفا و صیغ و اطعام ۱۲ گو یا مقوله جان از نور

ص تا قیامت که بگویند کلام ۴ صد قیامت بگردد آن تا تمام +

را بپلوی چپ برای
از استاده می کنند
کردل که صاحب قدرت
و تصرف در تمام
اعضا بپلوان او است
بپلوی چپ می پاشند
سپس بپلوانان که
نیز در دل هستند
مرا تا با او را می سبند
بطرف چپ چنانچه قلم

زاد و نشتمد آثار قلم
چون بنالد زار بی شکر و گل
هر دمی صد نامه صد پیک از خدا
از هزاران اندکی زین صوفیند
باشند این الوقت صوفی در مثال
هست صوفی صفا چون این وقت
هست صوفی غرق عشق ذواجلال
پادشاهان را چنان عادت بود
درست چپشان بپلوانان استند
مشرف اهل قلم بر دست راست
صوفیان را پیش او موضع دهند
بازل خوش با اجل خوش شاد کام
آنکه جان روی او خندد چو قند
آنکه جان بوسه دهد بر چشم او
در شب مهتاب مه را بر سماک

زاد صوفی چیت آثار قدم
اندر افتد هفت گردون غلغل
یار بی زو شصت لبیک از خدا
باقیان در دولت او میزیند
لیک صافی فارغست از وقت حال
وقت را همچون پدر گرفته سخت
هست صافی فارغ از اوقات حال
این شنیده باشی اریادت بود
زانکه دل بپلوی چپ پاشد بینه
زانکه علم و خط و ثبت آن دست راست
کائینه جانند و زائینه بینه
فارغ از تشنیع و گفت خاص و عام
از ترش روی خلقش چه گزند
کی خورد غم از فلک و زختم او
از سگان و عو عو ایشان چه پاک

که بپلوانان را سبند بطرف
مرا تا با او را می سبند
راست را آنچه محمد رضا نوشته
که استخوان بپلوانان جانب
چپ فوت دل بغینسزاید
انتهی کلامه بمقصود بی بزرده
است ۱۲ و کس محمد
طع مناسب این مقام
رابعی مرزا بیل برگزیده
بود که در دربار اعلی
کریانی دارد که با عی
توقی به تنهای زرد مال نوشته
جمعی به تماشای خط و خطا نوشته
پهل همه را بجال بی پیغم
خوش حال کس نیک به حال نوشته
فی الحقیقت صدق آینه
که بپلوانان چنانچه
راوییم همین گروه دور دراز
اندوه خوش حال در ملاکم
و ناملکم تواند بود

فی الواقع کامل
صاحب بیان کامل
الایقان کی خیال
به گفتار ناکه دار
عبدالدیم و دیگر
مکس طینتال کنند
دوست از دامان
مقاصد دل و جان
بزرگ دارند فخرم
و انتر علم ۱۲

۲۳۱ و ر صوفی

له ازین ابونت گلیک
سعی شیرازی بگشتان درده
که گفته زبان در زبان خرد
چو بستر باشد چه در کسبی
صورتی که در کسبی
و جوی برین نقل از حدیث است
صلی الله علیه و سلم کند کورت
مخفیست بر زبان خود یعنی آدمی
از علم و کیفیت از شرح
زبان کلمه جانست از شرح
سعی شیرازی گوید کسب
ازان پیشین کن گوید کسب
بحقیقت کار رود و کسب
در دریافت نایافت که
جایزه سماعت سمعیست
معلم بقضای خبر فسی
نقد زوق و اندازه شوق
باز از این سخن
نصیب از این سخن
ازان سخن
سعی شیرازی
مضمون تفصیل
علم و علم
در حد که در آن

باب هیل ونم در مریح نطق و گویانی

ادمی مخفیست در زیر زبان	این بان پرده است بر گاه جان
زین قبل فرمود احمد در مقال	در زبان پنهان بود حسن جمال
آن دم نطقت که جز و جزو هاست	فائده شکل و کل خالی چراست
گفت را اگر فائده نبود مگو	در بود صد اعتراض شکر گو
این سخن شیرست پستان جان	بی کشته خوش نمی گردد روان
جذب سمعت از کسی خوش نیست	گرمی وجد معلم از صبیست
مستمع چون تشنه و جوینده شد	واعظ ار مرده بود گوینده شد
مستمع چون تازه آید بی ملال	صد زبان کرد و بگفتن گنگ و لال
چونکه نامحرم در اید از درم	پرده در پنهان شوند اهل حرم
در در اید محرم دور از گزند	بر کشایند آن سیران روی بند
هر چه را خوب و خوش و زیبا کنند	از برای دیده بینا کنند
قابل این گفتا شو گوش وار	تا که از ترس از دست من گوشوار
مان دمان پیش دابر ناری دمی	اولاً بر چه طلب کن محسری
چون ز راز و ناز او گوید زبان	یا جمیل السیر خواند آسمان

۲۷۹ و نطق

باز از این سخن
نصیب از این سخن
ازان سخن
سعی شیرازی
مضمون تفصیل
علم و علم
در حد که در آن
زبان از زبان از ان
پرده از پرده
گوید که بیاورد
جان از در ساز
سوزن فاکتور
بسیار برینانی
بیشتر از
باز در نطق
ازان سخن
سعی شیرازی
مضمون تفصیل
علم و علم
در حد که در آن
زبان از زبان از ان
پرده از پرده
گوید که بیاورد
جان از در ساز
سوزن فاکتور
بسیار برینانی
بیشتر از
باز در نطق

دیده دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ

تا همی پوشش او پیدا ترست
سر بر ارد چون علم کا نیک منم
کای مدمنخ پوش می پوشی پوش
بتگی نطق از بی الفتیست
بلبل گل دیده کی ماند خمش
چون بجنبید پرده سر با وصلست
لیک بو از صدق و کدش مجربست
همچنانکه بوی احمد از زمین
هست پیدا در نفس چون مشک و سیر
هست پیدا چون قرن و باه و شیر
از مشام فاسد خود کن گله
رو دماغی دست آور بو شناس
چشم یعقوبان هم اور روشن کند
بوی آن گلزار و سرو و سنبلست
جوش مل دیدی که آنجا مل نبود

سر چه در چشم و پنبه آفرست
چون بگو شتم تا سرش پنهان کنم
رغم انغم گیر دم او هر دو گوش
جوش نطق از دل نشان دوست
دل که دلبر دید کی ماند ترش
بیگمان که هر زبان پرده دست
گر بیان نطق کاذب نیز هست
آن نسبی که بسیار چمن
بوی صدق و بوی کذب گل گیر
بانگ حیران و شجاعان و سیر
گردانی یار را از زده دلا
گرداری بوز جان و شناس
آن دماغی که بران گلشن تند
این سخنمای که از عقل گلست
بوی گل دیدی که آنجا گل نبود

دیده دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ
دیدار دیدم که در راه علم با شیخ

۲۹
در بوی

حضرت غوث الاعظم
از ابیات بالا و واضح فایده
چنانچه بنام نمنوی شریف
دست و گریبان نابستد چون
نکته ایست مالاخیل
و این بیت در وصف
رحمة اللہ علیہ و اقصی
چنانچه بنام نمنوی شریف
از ابیات بالا و واضح فایده
چنانچه بنام نمنوی شریف
دست و گریبان نابستد چون
نکته ایست مالاخیل
و این بیت در وصف
رحمة اللہ علیہ و اقصی
چنانچه بنام نمنوی شریف
از ابیات بالا و واضح فایده
چنانچه بنام نمنوی شریف
دست و گریبان نابستد چون
نکته ایست مالاخیل
و این بیت در وصف
رحمة اللہ علیہ و اقصی

ببینی بی بی است او برایش بی بی
چینی بی بی است او برایش بی بی
سورت آدمی بی بی اصل است
بچنان عزرا آویست آدمی بدون
چون کس بی بی است گزیده اش
چون بی بی تا چشم دل زنی و اش
اعلم و علمه حکم اش
بجز که در سوره یوسف و قصت از هبوط انجیل
فالقوة علی وجهی است

بو قلاؤزست و بر هر مر ترا
ببینی آن باشد که او بوئی بر و
هر که بویش نیست بی بی بود
بود و ای چشم باشد نور ساز
بوی بد مردیده را تاری کند
گفت یوسف ابن یعقوب نبی
بر این بو گفت احمد در عطا
چنگ حکمت چونکه خوش آواز شد
دل بسیار آمد ز گفتار صواب

می برو تا خلد و کوثر مر ترا
بویی او را جانب کوی بر و
بویی آن بو نیست کان دینی بود
شد ز بویی دیده یعقوب باز
بوی یوسف دیده رایاری کند
بهر بو القوا علی وجه ابی
و اما قره عینی فی الصلوة
تا چه در از روض جنت باز شد
آسختانکه تشنه آرمه باب

ببینی بی بی است او برایش بی بی
چینی بی بی است او برایش بی بی
سورت آدمی بی بی اصل است
بچنان عزرا آویست آدمی بدون
چون کس بی بی است گزیده اش
چون بی بی تا چشم دل زنی و اش
اعلم و علمه حکم اش
بجز که در سوره یوسف و قصت از هبوط انجیل
فالقوة علی وجهی است

باب پنجم در آفت لسان

بعد ازین دستوری گفتار نیست
نکته کان جست ناکه از زبان
وانگردد و از ره آن تیرای سپر
عالمی را یک سخن ویران کند
این زبان هم سنگ و هم آهن و هم شمشیر

بعد ازین با گفتگو هم کار نیست
همچو تیری دان که جست آن کمان
بند باید کرد و سیله راز سر
رو بهان خفته را شیران کند
وا پنجه بجهد از زبان چون آتش است

ببینی بی بی است او برایش بی بی
چینی بی بی است او برایش بی بی
سورت آدمی بی بی اصل است
بچنان عزرا آویست آدمی بدون
چون کس بی بی است گزیده اش
چون بی بی تا چشم دل زنی و اش
اعلم و علمه حکم اش
بجز که در سوره یوسف و قصت از هبوط انجیل
فالقوة علی وجهی است

ببینی بی بی است او برایش بی بی
چینی بی بی است او برایش بی بی
سورت آدمی بی بی اصل است
بچنان عزرا آویست آدمی بدون
چون کس بی بی است گزیده اش
چون بی بی تا چشم دل زنی و اش
اعلم و علمه حکم اش
بجز که در سوره یوسف و قصت از هبوط انجیل
فالقوة علی وجهی است
ببینی بی بی است او برایش بی بی
چینی بی بی است او برایش بی بی
سورت آدمی بی بی اصل است
بچنان عزرا آویست آدمی بدون
چون کس بی بی است گزیده اش
چون بی بی تا چشم دل زنی و اش
اعلم و علمه حکم اش
بجز که در سوره یوسف و قصت از هبوط انجیل
فالقوة علی وجهی است

ببینی بی بی است او برایش بی بی

ببینی بی بی است او برایش بی بی
چینی بی بی است او برایش بی بی
سورت آدمی بی بی اصل است
بچنان عزرا آویست آدمی بدون
چون کس بی بی است گزیده اش
چون بی بی تا چشم دل زنی و اش
اعلم و علمه حکم اش
بجز که در سوره یوسف و قصت از هبوط انجیل
فالقوة علی وجهی است
ببینی بی بی است او برایش بی بی
چینی بی بی است او برایش بی بی
سورت آدمی بی بی اصل است
بچنان عزرا آویست آدمی بدون
چون کس بی بی است گزیده اش
چون بی بی تا چشم دل زنی و اش
اعلم و علمه حکم اش
بجز که در سوره یوسف و قصت از هبوط انجیل
فالقوة علی وجهی است

ببینی بی بی است او برایش بی بی
چینی بی بی است او برایش بی بی
سورت آدمی بی بی اصل است
بچنان عزرا آویست آدمی بدون
چون کس بی بی است گزیده اش
چون بی بی تا چشم دل زنی و اش
اعلم و علمه حکم اش
بجز که در سوره یوسف و قصت از هبوط انجیل
فالقوة علی وجهی است

چون تونی گو یا چه گویم من ترا
 چند این آتش تو در خرمن زنی
 گر چه هر چه گویش آن میکند
 ای زبان هم رنج بیدرمان تونی
 از سقر تا خود چه دروا میشود
 لاجرم گویند عیب هم در
 کی بدی فارغ وی از صلاح خویش
 کم زنده در عیب معیوبان نفس
 میلش اندر طعنه پاکان برد
 وانکه میراث بلبلیست آن نظر
 پس تو میراث آن سگ چون رسید
 با کریمانش گمان بد بود
 که بخراین را بجای نافه مشک
 پیش بینی می بری گویی که آخ
 تاکه کالای بدت یا پدر رواج

ای زبان تو بس زیانی مرا
 ای زبان هم آتش و هم خرمی
 در نهان جان از تو افغان میکند
 ای زبان هم گنج بی پایان تونی
 بانگ گفت تو چو دروا میشود
 غافلند این قوم از خود سرسبر
 هر کسی کو عیب دیدی ز پیش
 و رخدا خواهد که پوشد عیب کس
 چون خدا خواهد که پرده کس درو
 تا تومی بینی عزیزان را بشر
 گرنه فرزند بلبلیسی ای عیب
 هر که افسال دیو و دود بود
 پیش بینا برده سرگین خشک
 بعرا ای گنده مغز گنده مخ
 آخ اخی برداشتی ای کیج کج

و زبان محکم در بیجا می آید
 ای زبان تو بس زیانی مرا
 ای زبان هم آتش و هم خرمی
 در نهان جان از تو افغان میکند
 ای زبان هم گنج بی پایان تونی
 بانگ گفت تو چو دروا میشود
 غافلند این قوم از خود سرسبر
 هر کسی کو عیب دیدی ز پیش
 و رخدا خواهد که پوشد عیب کس
 چون خدا خواهد که پرده کس درو
 تا تومی بینی عزیزان را بشر
 گرنه فرزند بلبلیسی ای عیب
 هر که افسال دیو و دود بود
 پیش بینا برده سرگین خشک
 بعرا ای گنده مغز گنده مخ
 آخ اخی برداشتی ای کیج کج

تو در آتش ای زبان

صورتی که در آتش ای زبان
 که در آتش ای زبان
 که در آتش ای زبان
 که در آتش ای زبان

این سخن را در آتش ای زبان
 که در آتش ای زبان
 که در آتش ای زبان
 که در آتش ای زبان

تا قریبی آن مشام پاک را
 پیش بنیاد جموسی نفع تو
 علم او خود را اگر چه گول خست
 دیگر را اگر باز ماند مشب دهن
 خویشتن گرفتگی کرد آن خوب
 صد هزاران علم دارند این گروه
 گفت تو زان رو که عکس دیگر نیست
 حرف حکمت بر زبان نا حکیم
 گفت گوی ظاهر آمد چون غبار
 تا بکی عکس خیال لامعه
 تا که گفت ارت ز حال تو بود
 صید گیر و تیر هم با غنیمت
 از سخن گویی مجوب ارفیاع
 منصب تعلیم نوع شهوتست
 اگر بفضلش بر روی هر فضول

آن چسبنده گلشن افلاک را
 بر این آمد خطاب انصوا
 خویشتن را اندکی باید شناخت
 گر به راهم شرم باید داشتن
 سخت بیدارست دستار شمبر
 هر یکی علمی از آنها صد چوکوه
 جمله احوالت بجز هم عکس نیست
 حلهای عاریت دان ای سلیم
 مدتی خاموش کن تو هوشدار
 جهد کن تا گردی صاحب واقعه
 سیر تو با پروبال تو بود
 لاجرم بی بهره است از کج طیر
 منتظر را به ز گفتن استماع
 هر خیال شهوتی در ره هست
 کی فرستادی خدا چندین رسول

نعم بود به اعزاز واقع و ادوات
 در سبوت طلاق گنجانم کلامی
 در سبوت طلاق گنجانم کلامی
 در سبوت طلاق گنجانم کلامی

معانی بیت بالا را شرح دادیم
 در این کتاب که در دست
 از این کتاب که در دست
 از این کتاب که در دست

بجای آنکه

بجای آنکه
 بجای آنکه
 بجای آنکه

بجای آنکه
 بجای آنکه
 بجای آنکه

در حقیقت حقیقت کلمات
معنی این سیاحت بیاری
علم در نفس خاصه
گفته اند و گفته اند
هر سکت بر زبان گویایی
هر دایره ناسفته بسک
نصفه اند و گلستان گل
مراد به انان دل چای چیداند
چنانچه نمود که حکم غلطون کردن
و طبعی از نفسی یافته که در خموشی
این دولت بدست نمودن بود
کرده هم نشسته الا چون از این دولت بدست
چنانچه نمود که حکم غلطون کردن
چون هم نشسته الا چون از این دولت بدست
چنانچه نمود که حکم غلطون کردن

این سخن در سینه خل مغزهاست
چون بیامد در زبان شد خرج مغز
مردم گویند راه فکر است زلفت
جوز را در پوستها آوازهاست
چند گاهی بی لب بی گوش شو
چند گفتم نظم و شرور از فاش
ترک معشوقی کن و کن عاشقی
ای که در معنی ز شب خامش تری
سر سنجبانه پیشت بهر تو
هست تعلیم خسان ای چشم شوخ
خویش را تعلیم کن عشق و نظر
تا کنی مرغی را خیسرو سنی
متصل چون شد دولت با آن عدل
امر قل زین آمدش ای رستین
انصتوا یعنی که آیت را بلاغ

در خموشی مغز جان صد نماست
خرج کم کن تا بماند مغز نقش
قشر گفتن چون فرون شد مغز رفت
مغز و روغن را خود آوازی کجاست
وانگهان چون لب یف نوش شو
خواجده یک روز امتحان کن گنگاش
ای گمان برده که خوب و فاضلی
گفت خود را چند جونی مشتری
رفت در سودای ایشان بهر تو
همچو نقش گردو کردن در کلوخ
کان بود چون نقش فی جرم الحجر
خویش را خالی و بد تو می کنی
همین بگو مهر اس را خالی شدن
کم نخواهد شد بگو در ریاست این
همین تلف کم کن که لب خشکست باغ

فقه و اخلاق

بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی بود
که اگر بنیم که نابینا و چاه است
گناه است ۱۲ شرح
با کسان این تکلف فایده ندارد
گویند عزیت نا ابل چون گردگان
عدن نام نیست و هم نام خبیثه که
فشارت با بیکدیگر که در باره
و در وقت خلوت و اوقات
آنچه استو العاکم و فی
پس گویند سبوی آن و فی
شود بر شاه ولی الشرح است
تا بخواهد که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این

بسیار است که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این
بسیار است که در این

ازین جهت در یک سالک
طریق طریقت بسالک نظم درج کرده
که گفته است بطبعیم هیچ مضمول به
زبانت نمی آید چنانچه بعضی دارد
ازین صفت نمیشود گفتن مجال گویا
زبان گویایی در دهان ناظره لال
یعنی افزون آمدن دنیا و افزون
ازان قرون و این شعرا از دفتر
اولست ۱۲۵ اشارت بجبرئیل شریف رسول مقبول صلی الله علیه و آله
که الدنیا بچین المعنی است
است برامون نخست بر کافرا شرح
عقلندی و دور اندیشی بان
در امور آخرت نماید و در آن مقامات و دفع جمله آفات
پیش از آنکه مرگش چون مرگ مقصدی است که اول مرتبتش
نجات خود جوید چنانکه سعدی گوید پس غیر کن
ای فغان و غنیمت شمار عمر زان بیشتر که با بگ
بر آید فغان نمازد بخلاف جاهلان که از کار آخر کار
محض بکار باشند و فرصت را وقت
وقت بگذرانند رای وقت و از سپیدان مرگ
جوامعی دست ساز و برگ زندگی با نیلی خسروانی و
بسر با هزار آزار همسر زندیس در خیال که
حقیقی دست و بال جانش گردید کارگران کوه
میدانند فافخم و علمه حکم شرح
پوشانست گلی که بگشتان صدی شگفته و خوش
گفته کن کنیکه بگشت به جهان اسیر اندازند
بیایید و در دولت به جان اسیر اندازند
دل اندر بهمان آفرین بندوبست
دل اندر بهمان آفرین بندوبست

خاموشی بجزست و گفتن همچو جو
از اشارتهای دریا سر متاب

بحر میجوید ترا جو را جو
ختم کن و الله اعلم بالصواب

باب پنجاه و یکم در مذمت دنیا و اهل آن

ترک دنیا هر که کرد از زهد خویش
هر که از دیدار پر خوردار شد
این جهان خود جبرن نهائی شمایست
تو مکانی اصل تو در لامکان
معدن گریست اندر لامکان
گریه بینی میل خود سوی زمین
گریه بینی میل خود سوی سما
عاقلان خود نوحه ما پیشین کنند
ز ابتدای کار آخر را بسین
هر چه از وی شاد گردی جهان
ز آنچه گشتی شاد بس کس شاد شد
از تو هم بجهد تو دل بروی منه

بیش آمدیش او دنیا و پیش
این جهان در پیش او مردار شد
هین وید آنسو که صحرای شماست
این کان بر بند و بگشتان و کان
هفت و نوح از شرارش یک دغان
نوحه میکنی هیچ منشین از چنین
پر دولت برگشا همچون هما
جا هلان آخر بسر برسزند
تا نباشی تو پیشان یوم دین
از قراق آن بندیش آن زمان
آخر از وی جبت و همچون باوشد
پیش کو بجهد تو خود از وی بجه

بسیار است آتش
چنانچه جای ایشا و شیوه در او جویمین سوار کند ایشا ۱۲۵

۱۲۵ در مذمت دنیا

این عالم و عالم
تو دنیا و آن نوحه و دار
ده و گزیده از تو بسا اهل
نوش سفید که جان بجایان
در یک دریا ولی بسالک نظم
و الله اعلم بالصواب
چنانکه بیات شمس
دل اندر بهمان آفرین بندوبست
بیایید و در دولت به جان اسیر اندازند
دل اندر بهمان آفرین بندوبست

کودکی و راست فرماید خدا
نیست بالغ جز رسیدن از هوا
بی زکات روح کی باشی زکی
چشم عاقل در حساب آخرت
هر که آخر بین ترا و بیود تر
زان بود که مرد پایان بین تر است
اوز اهل عاقبت چون کم است
حسرت جانها و رشک دیده اند
هین مباش عور چو ابلیس لعین
چون بهایم بنخبر از باز و پس
چند گونی خویش را خواجده جهان
نام خود کردی امیر اینجهان
صدر پنداری و بر در مانده
پادشاهی چون کنی بر نیک و بد
شرم دار از ریش خود ای کز امید

گفت دنیا لعب و لهوت و شما
خلق اطفالند جز مست خدا
از لعب بیرون ز رفتی کودکی
چشم کودک همچو خرد در آخرت
هر که آخر بین ترا و مسعود تر
فضل مردان بزرگ جالی پرست
مردگان در عاقبت بینی خم است
بنگر آنها را که آخر دیده اند
باد و دیده اول و آخر بین
اعور آن باشد که حالی دید و بس
ای تو بنده اینجهان محبوب جان
باز گونه ای اسیر اینجهان
تخته بندست آنکه تختش خوانده
پادشاهی نیستت بر ریش خود
بی مراد تو شود ریشت سپید

از باغی موسای سرور اربان
کربانی و متقیان جا باران
نقد توان نمود و متقیان جا باران
را که پستی یاری جانانی شوق و مصروف اند
از ختم باغیان شرم خاچی نمایی بر کبریا
سعدی گوید بی کسی از خدای پدید که معنی بلوغ نیست گفت آنجا حکام فدا نمودند
بی فوایش نفس بود درونی الحقیقت بلوغ نیست گفت آنجا حکام فدا نمودند
مقلوبه پیر نابالغ خازن و درست پیشود در عدم بلوغ با پیروی که با همکار گشتند
اینچون جمع شود بلوغ بلوغ نشی چنانکه کبریا پیروی که با همکار گشتند
ظاهر و عیان و علم و علم همیشه هم درازان در باران کم و اندک علم و علم گشتند
بسیار است بلا شاک نیست همیشه هم درازان در باران کم و اندک علم و علم گشتند
سماقت فیهیسه اند در دروغندلی و نفاست قدی بلا شاک شک جان حیرت دید
دیگان که ضرب المثل در صفای کلی اندر دیده گو با جمیع حکم شاک
و جان پیکره فافهم و علمه حکم

در بندگی

ای که بینه و پانزجا آوری او کم اینجهان
جانانان محزون اندستی بخالات چند و چند و تو باطله ناسوسند
چند گونی خویش را خواجده جهان
بگردن افتادن دوم انگشت نما چون بد نما در کس ناکس در دین پندار تویم
و خیال از دال پیش و نکال زینش الواقع تمام خیالی که عبارت از مغزوری کجا و
مال نبویست هر ایتهای عالم صوری خود نیست معاذ الله من بد النوی فایم
و علمه حکم انش
از آنکس انصرام بر یک بد دیگران دن چون تصور یعنی از کسی که آبا و اجداد
خویش را در دلی خود دشوار از از منافی و قلا و زنی گریه بایت کم کرده بگو
رواقی بودی خود و دشوار از از منافی و قلا و زنی گریه بایت کم کرده بگو
ضلالت فرود رفتی چه کار چنانکه بر سر شو شیار و بخت بسیار از کار فایم
حکم از آنکس انصرام بر یک بد دیگران دن چون تصور یعنی از کسی که آبا و اجداد
خویش را در دلی خود دشوار از از منافی و قلا و زنی گریه بایت کم کرده بگو
بازارد همان عزیز و جان
بجانان بیشتر از زاده ازین سبب
خاکه بل ازین گوید پیوست
کافی نشان توان کرد و چون شادی
کار جوان کرد و در قوی و در جهان
کردی کردی و در قوی و در جهان
توان کرد و در قوی و در جهان
از احوال این جهان غفلت آید غفلت
مرا آنکه که دولت مطلق سعادت
شود امتیاز کن حق

از باغی موسای سرور اربان
کربانی و متقیان جا باران
نقد توان نمود و متقیان جا باران
را که پستی یاری جانانی شوق و مصروف اند
از ختم باغیان شرم خاچی نمایی بر کبریا
سعدی گوید بی کسی از خدای پدید که معنی بلوغ نیست گفت آنجا حکام فدا نمودند
بی فوایش نفس بود درونی الحقیقت بلوغ نیست گفت آنجا حکام فدا نمودند
مقلوبه پیر نابالغ خازن و درست پیشود در عدم بلوغ با پیروی که با همکار گشتند
اینچون جمع شود بلوغ بلوغ نشی چنانکه کبریا پیروی که با همکار گشتند
ظاهر و عیان و علم و علم همیشه هم درازان در باران کم و اندک علم و علم گشتند
بسیار است بلا شاک نیست همیشه هم درازان در باران کم و اندک علم و علم گشتند
سماقت فیهیسه اند در دروغندلی و نفاست قدی بلا شاک شک جان حیرت دید
دیگان که ضرب المثل در صفای کلی اندر دیده گو با جمیع حکم شاک
و جان پیکره فافهم و علمه حکم
ای که بینه و پانزجا آوری او کم اینجهان
جانانان محزون اندستی بخالات چند و چند و تو باطله ناسوسند
چند گونی خویش را خواجده جهان
بگردن افتادن دوم انگشت نما چون بد نما در کس ناکس در دین پندار تویم
و خیال از دال پیش و نکال زینش الواقع تمام خیالی که عبارت از مغزوری کجا و
مال نبویست هر ایتهای عالم صوری خود نیست معاذ الله من بد النوی فایم
و علمه حکم انش
از آنکس انصرام بر یک بد دیگران دن چون تصور یعنی از کسی که آبا و اجداد
خویش را در دلی خود دشوار از از منافی و قلا و زنی گریه بایت کم کرده بگو
رواقی بودی خود و دشوار از از منافی و قلا و زنی گریه بایت کم کرده بگو
ضلالت فرود رفتی چه کار چنانکه بر سر شو شیار و بخت بسیار از کار فایم
حکم از آنکس انصرام بر یک بد دیگران دن چون تصور یعنی از کسی که آبا و اجداد
خویش را در دلی خود دشوار از از منافی و قلا و زنی گریه بایت کم کرده بگو
بازارد همان عزیز و جان
بجانان بیشتر از زاده ازین سبب
خاکه بل ازین گوید پیوست
کافی نشان توان کرد و چون شادی
کار جوان کرد و در قوی و در جهان
کردی کردی و در قوی و در جهان
توان کرد و در قوی و در جهان
از احوال این جهان غفلت آید غفلت
مرا آنکه که دولت مطلق سعادت
شود امتیاز کن حق

از باغی موسای سرور اربان
کربانی و متقیان جا باران
نقد توان نمود و متقیان جا باران
را که پستی یاری جانانی شوق و مصروف اند
از ختم باغیان شرم خاچی نمایی بر کبریا
سعدی گوید بی کسی از خدای پدید که معنی بلوغ نیست گفت آنجا حکام فدا نمودند
بی فوایش نفس بود درونی الحقیقت بلوغ نیست گفت آنجا حکام فدا نمودند
مقلوبه پیر نابالغ خازن و درست پیشود در عدم بلوغ با پیروی که با همکار گشتند
اینچون جمع شود بلوغ بلوغ نشی چنانکه کبریا پیروی که با همکار گشتند
ظاهر و عیان و علم و علم همیشه هم درازان در باران کم و اندک علم و علم گشتند
بسیار است بلا شاک نیست همیشه هم درازان در باران کم و اندک علم و علم گشتند
سماقت فیهیسه اند در دروغندلی و نفاست قدی بلا شاک شک جان حیرت دید
دیگان که ضرب المثل در صفای کلی اندر دیده گو با جمیع حکم شاک
و جان پیکره فافهم و علمه حکم
ای که بینه و پانزجا آوری او کم اینجهان
جانانان محزون اندستی بخالات چند و چند و تو باطله ناسوسند
چند گونی خویش را خواجده جهان
بگردن افتادن دوم انگشت نما چون بد نما در کس ناکس در دین پندار تویم
و خیال از دال پیش و نکال زینش الواقع تمام خیالی که عبارت از مغزوری کجا و
مال نبویست هر ایتهای عالم صوری خود نیست معاذ الله من بد النوی فایم
و علمه حکم انش
از آنکس انصرام بر یک بد دیگران دن چون تصور یعنی از کسی که آبا و اجداد
خویش را در دلی خود دشوار از از منافی و قلا و زنی گریه بایت کم کرده بگو
رواقی بودی خود و دشوار از از منافی و قلا و زنی گریه بایت کم کرده بگو
ضلالت فرود رفتی چه کار چنانکه بر سر شو شیار و بخت بسیار از کار فایم
حکم از آنکس انصرام بر یک بد دیگران دن چون تصور یعنی از کسی که آبا و اجداد
خویش را در دلی خود دشوار از از منافی و قلا و زنی گریه بایت کم کرده بگو
بازارد همان عزیز و جان
بجانان بیشتر از زاده ازین سبب
خاکه بل ازین گوید پیوست
کافی نشان توان کرد و چون شادی
کار جوان کرد و در قوی و در جهان
کردی کردی و در قوی و در جهان
توان کرد و در قوی و در جهان
از احوال این جهان غفلت آید غفلت
مرا آنکه که دولت مطلق سعادت
شود امتیاز کن حق

بزرگ نمودن دولت

و سلطنت باز دال

و گرفتن و خستیدار

بزرگ عالم آخرت

از بهیم اولم مرادند

گو یا اشارت کبریا

ملک برهم زن تو اود هم و ازود
 خیر بلقیسیا بیا و ملک بین
 خواهرانت ساکن ملک سی ^{ارواح اولیای کرام ۱۲}
 خواهرانت یافته ملک خلود
 ملک را بگزار بلقیس از سخت
 ملک را تو ملک غرب شرق گیر
 ای خنک آنرا کزین ملکت بحبت ^{مفوله مولانا بلا ترود ۱۲}
 مملکت گرمی نما ند جاودان
 بیج دیگر بر چنین کیچه ^{۱۲}
 مرد باش و سخره مردان مشو
 ساحران مهتاب بنمایند زود
 سیم بر بایند زین گون بیج بیج
 اینجهان جادوست آن تاجریم
 گر کند کرباس پانصد گز شتاب ^{۱۲}
 چون سداو سیم عمرت ای رہی

ملک را از غروب تا مشرق گیر

تا بیایی همچو او ملک خلود ^{یعنی جنت ۱۲}
 بر لب دریای یزدان در چنین
 تو بگرداری چه سلطانی کنی
 تو گرفت مملکت کور و کبود
 چون مرایابی همه ملک آن تست
 چون نمی ماند تو آن را برق گیر
 که اجل این ملک را ویران گریست
 ای دلت خفته تو آنرا خوابان
 نام دولت بر چنین بیچی منه
 ر و سر خود گیر و سرگردان مشو
 پیش بازرگان و زرگیرند سود
 سیم از کف افت آن کرباس بیج
 که از مهتاب پیوده خریم
 ساحران او ز نور ما مهتاب
 سیم شد کرباس فی کیسه تهی

موتی ای کتب که بگویند
 من سلیمان و آن که بیچ
 شرح السحر و آداب
 اهل و آتو و مسلمانان
 بیچ گفت بلقیس ای حاجت
 بسیار از ایند اخته شدی
 من نامه گرامی بر این نامه از
 جانب بلقیس از این نامه
 مهرانست با بیضمون که نام
 بن و بیاید پیش من سلمان
 زده اولی از حضرت
 فایده این شعر
 در حالت محویت قائل قول
 و از سلیمان خالق انس و جان
 از گرفتاری در امور گرامی
 طلبیده نزد خود خلاصی داند
 همچنان او تعالی هم مانی بیج
 از تباری گرفتاری هم صحبتی تن
 و مقارنت نفس پرفتن میخواهد
 روح بر بندای بیچ

۱۵۱ حضرت نیا

از سحر خاکی بیچ
 اینجهان که بیاید
 ملکه انشا در
 و مراد از فو اهران
 ارواح اولیای کرام
 که عالم ارواح
 همه ما همسر و
 همسر بوده اند
 توان بود عالم
 ۱۲

و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید
و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید
و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید

و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید
و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید
و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید

نیت و ش باشد خیال اندران
بر خیال صلح شان و جنگ شان
ان خیالاتی که دام اولیا است
انبیاء را کار عقبی خستیا
زانکه هر مرغی بسوی جنس خویش
کافران چون جنس سنجین آمدند
انبیاء چون جنس علیسین آمدند
بد محالی جست که دنیا بجست
فکرها در کسب دنیا بار دست
چسیت دنیا از خدا غافل بن
مال و زر سر را بود همچون کلاه
آنکه زلف و جعد رعنا بایش
ز ربه از جا ناست پیش اهلان
مال را اگر بر دین باشی جمول
هین بملک نوبتی شادی مکن

و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید

تو جهانی بر خیال بین وان
وز خیال فخر شان و تنگ شان
عکس مهر و بیان بتان خداست
چاهلان را کار دنیا خستیا
می پردازد در پین جان پیش پیش
سجین دنیا را خوش آیین آمدند
سوی علیسین بجان و دل شدند
نیک حالی جست که عقبی بجست
مکرها در ترک دنیا وارد دست
نی قماش و نقره و فرزند و زن
کل بود او که کله ساز و پناه
چون کلامش رفت تو شتر آیدش
ز رنثار جان بود پیش شنهان
نعم مال صلح خواندش رسول
ای تو بسته نوبت آزادی مکن

۱۲۸

و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید

و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید

و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید

و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید

و در خیال میکنم + یک یک اسرار حسنت را تا مل میکنم + چون باین خوبی که هستی نقشی بندم ترا می شوم حیران که بی چون را تحمل می کنم + محمد فضل اله آبادی ۱۲۸۰ سنجین با کسر و تشدید

لغت بنی

در باب کمال

و فرات مشهور

در کتاب واقعات

خیابان واقع شده

پان واقع شده

بنام

بنام

بنام

بنام

این جهان زندان و مازندانان
 مرغ کاب شور باشد مسکنش
 مرغ کواندر نفس زندانی نست
 ایکه اندر چشمه شورش حیات
 ای تونارسته ازین فانی رباط
 ای که صبرت نیست از دنیا میون
 ای که صبرت نیست از ناز و نعیم
 ای که صبرت نیست از پاک و پلید
 چونکه صبرت نیست از آب سیاه
 اطلس عمرت بمقراض مشهور
 مال و تن برفند و ریزان فنا
 بر فهاران از ثمن اولیستت
 مال دنیا دام مرغان ضعیف
 سوی دریا غزم کن زین آبگیر

حضره کن زندان خود را و ارمان
 او چه داند جای آب روشنش
 می بخوید رستن از نادانی نست
 تو چه دانی شرط همچون فرات
 تو چه دانی صحو و سکر انبساط
 چونت صبرست ای دو چون
 صبر چون داری ز الله که هم
 صبر چون داری از ان کت آفرید
 چون صبوری داری از چشمه آک
 پاره پاره کرد خیاط غرور
 حق خریدارش که الله شتر می
 که همی در شک یقینی نیستت
 ملک عقبی دام مرغان شریف
 بحر جوی و ترک این گرد آبگیر

حکایت

مغز کن پسر
 شکر لای دو واقف
 والله اعلم
 شکر لای
 بزرگواران
 استغفر الله
 بالاد باب
 فضل قوم
 ان الذنوب
 شکر

عمر بن قیس
 از آن جهانی نیر و خیاط
 غرور بمقراض مشهور پاره
 کرده قابل و وقت و رفو
 تکمیل شده پس بنام از بنام
 غفلت بنام و تاپای داری
 گزین و زیاد از آب
 ایماں بر خاک عصبان
 و هزار جاں افتان و خیران
 بگریه و زاری دلی در او بسته
 و سوزن سوز و گراز
 دوشه قاست جان و ایمان
 رایبار که خود ازانی در پوده
 دعوی خدای را مدعی بل
 شک علی پس خلاصی ازین
 چنانکه حکم قضی با بران
 گوئی ای ان الله که بعضی ان
 بنام و تاپای داری
 بنام و تاپای داری
 بنام و تاپای داری
 بنام و تاپای داری

الله در مذمت دنیا

بای بزرگی و شرف و شرفی
بای شکاری و گریه و زاری که از
دامدم گرم خنجرای چو پشم قوی
خجانت باقی چنانکه شخصی را بری
طعام از پی بلایم نماید و بر اصل
صلوات جانی گردد و چون اصل
ناباشد پس اگر در سفر واری کند نوبت
در حفظ شود از آن که ام باید و در گذارست که شرفی
فاندری رسد از وقت که ام باید و در گذارست که شرفی
بای بزرگی و شرف و شرفی
بای شکاری و گریه و زاری که از
دامدم گرم خنجرای چو پشم قوی
خجانت باقی چنانکه شخصی را بری
طعام از پی بلایم نماید و بر اصل
صلوات جانی گردد و چون اصل
ناباشد پس اگر در سفر واری کند نوبت
در حفظ شود از آن که ام باید و در گذارست که شرفی
فاندری رسد از وقت که ام باید و در گذارست که شرفی

بلکه شکر حق کن نان بخش کن
از جوش زود بیرون آمدی
رستی از قلاب و سالوس غل
این جفای خلق با تو در جهان
در شب بدرنگ بس نیکی بود
خلق را با تو چنین بد خو کنند
این یقین میدان در آخر جمله شان
تو بمانی با فغان اندر لحد
نازنین یاری که بعد از مرگ تو
مهر ابله مهر خرس آید یقین
عهد او ستست ویران ضعیف
گر خورد سوگند هم باور کن
چونکه بی سوگند گفتش بد و روع
نفس او میرست و عقل او اسیر
می بلرزد عرش از مدح شقی

از بیخاست گفته اند که آب چشم حیوان در و تن تا کیست
و بعد اطلبی باشد عین غایت جناب بار است

که نگشته در جوال او کن
تا بجوئی یار صدق سرمدی
غیر او دیدی عیان پیش از جل
گر بدانی گنج زر آمد نهان
آب حیوان جفت تار یکی بود
تا ترا ناچار رو آسوخ کنند
خصم گردند و عدو سرکشان
لا تدرنی را فروخوان از احد
رشته یاری او گرد و سه تو
کین او مهرست مهر دست کین
گفت از رفت وفای او نجف
بشکند سوگند مرد که سخن
تو میفت از مکر و سوگندش بدوغ
صد هزاران مصحفش خود خورده
بدگمان گردد ز مدح شقی

دو خطی رسد از وقت که ام باید و در گذارست که شرفی
بای بزرگی و شرف و شرفی
بای شکاری و گریه و زاری که از
دامدم گرم خنجرای چو پشم قوی
خجانت باقی چنانکه شخصی را بری
طعام از پی بلایم نماید و بر اصل
صلوات جانی گردد و چون اصل
ناباشد پس اگر در سفر واری کند نوبت
در حفظ شود از آن که ام باید و در گذارست که شرفی
فاندری رسد از وقت که ام باید و در گذارست که شرفی
بای بزرگی و شرف و شرفی
بای شکاری و گریه و زاری که از
دامدم گرم خنجرای چو پشم قوی
خجانت باقی چنانکه شخصی را بری
طعام از پی بلایم نماید و بر اصل
صلوات جانی گردد و چون اصل
ناباشد پس اگر در سفر واری کند نوبت
در حفظ شود از آن که ام باید و در گذارست که شرفی
فاندری رسد از وقت که ام باید و در گذارست که شرفی

بای بزرگی و شرف و شرفی

بای بزرگی و شرف و شرفی
بای شکاری و گریه و زاری که از
دامدم گرم خنجرای چو پشم قوی
خجانت باقی چنانکه شخصی را بری
طعام از پی بلایم نماید و بر اصل
صلوات جانی گردد و چون اصل
ناباشد پس اگر در سفر واری کند نوبت
در حفظ شود از آن که ام باید و در گذارست که شرفی
فاندری رسد از وقت که ام باید و در گذارست که شرفی

بای بزرگی و شرف و شرفی
بای شکاری و گریه و زاری که از
دامدم گرم خنجرای چو پشم قوی
خجانت باقی چنانکه شخصی را بری
طعام از پی بلایم نماید و بر اصل
صلوات جانی گردد و چون اصل
ناباشد پس اگر در سفر واری کند نوبت
در حفظ شود از آن که ام باید و در گذارست که شرفی
فاندری رسد از وقت که ام باید و در گذارست که شرفی

در بسیاره عمده سوره مستطین
واقعه کلون بل در آن علی الهدی
ما کما نطقوا بکلیه کون یعنی
چنانست که میگویی که غشاده
غور و غفلت پوشانیده است
بدرهای ایشان و نگار انکار
از آنچه بود و کردی کردند آن نام و
معاصی یعنی نشانت نشانت
دلهای ایشان زنگ خورد و
باین معنی حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم
نیز وارد است ۱۲ عیبه الما طیبیت
منقولست که از کثرت عصبیان
منقوله است که از کثرت عصبیان
منقوله است که از کثرت عصبیان

آن یکی میگفت در وقت شعیب
این حکایت از دفتر دوست ۱۲
چند دید از من گناه و جرهما
حق تعالی گفت در گوش شعیب
که بگفتی چیت کردم من گناه
عکس میگوئی و مقلوب ای سفيه
چند چندت گیسوم و تو بچهر
زنگ تو بر توت ای دیگ سیاه
این شعر از دوست ۱۲
بر دولت زنگار بر زنگار ما
چون شعیب آن نکته با او بگفت
جان او بشنید وحی آسمان
گفت یارب دفع من میگوید و
گفت شام نگویم راز ما ش
یک نشان آنکه بگرفتتم و را
از زکات و از نماز و غیر آن
میکند طاعات و افعال حسنی

که خدا از من بسی بدست عیب
وز گرم یزدان نمی گیرد مرا
در جواب او فصح از راه غیب
وز گرم نگرفت در جرمم آنکه
ای را کرده ره و برگرفت تیم
در سلاسل مانده پاتا بسر
کردیمای درونت راتباه
جمع شد تا کور شد ز اسرار ما
زان دم جان در دل او گل شکفت
گفت گرفت ما را کونشان
وان گرفتن را نشان میجوید او
جز یکی رمز از برای ابتلاش
آنکه طاعت دارد و ضوم و دعا
لیک یک ذره ندارد و ذوق جان
لیک یک ذره ندارد و چاشنی

باین معنی حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم
نیز وارد است ۱۲ عیبه الما طیبیت
منقولست که از کثرت عصبیان
منقوله است که از کثرت عصبیان
منقوله است که از کثرت عصبیان

از این علی حدیث صورت نمیشود
همچنان آینه دل هم از جانب ادراک
و انفکاس صدر معانی و هودف
عرفانی کوار در چنانکه خباب فریاد
فانضم و علیه حکم ۱۲
صفتی از آن فرمودند نیست و نکته نکته نوازی
شان بی نیازی از نیجه فهمیدی که باوصف
طلب کشف نشان گرفت بر معاصی آنخاصی
خیرت صفت سار العیبی آن
قال این در جوابی سوالی

۵۲
۵۲
۵۲

علی غضبی از حضرت رسول
بخوانی که اینها در جرم نواز
نی نهد بعد طلبی بسیار تقاضا
که آنم در پرده عین بود و پوی
بفرمایند این صفت سار العیبی
زبان قیاس بجهت چنانکه در
کبرانی و نورانی هم فاضله
فدایست ۱۲
بلندی در چنانچه عبادت بسیار
و بهتر است

زیاده نماید و لطفی در آن نیاید
مغز مغز هم بسیار در مغز ظاهر و با هم
اصلاً زودید و هم در مغز ظاهر و با هم
اصلاً زودید و هم در مغز ظاهر و با هم
اصلاً زودید و هم در مغز ظاهر و با هم

طاعتش لغزست و معنی لغزنی	جوزها بسیار در وی مغزنی
ذوق باید تا در طاعات بر	مغز باید تا در دانه شجر
دانه بی مغز کی گردد نهال	صورت بجان نباشد جز خیال
چون شعیب این نکته بروی بخواند	از تفکر همچو سرور گل بماند

باب پنجاه و سوم در مذمت اهل تفاق

آن منافق با موافق در نماز	از پی استیزه آمدنی نیاز
در نماز و روزه و حج و زکات	با منافق مومنان در برد و مات
مومنان را بره باشد عاقبت	بر منافق مات اندر آخرت
چند صورت آخرای صورت پرست	ز آنکه معنی در بر صورت پرست
گر بصورت آدمی انسان بدی	احمد و بوجهل پس یکسان بدی
بت پرستی چون بمانی در صورت	صورتش بگزار و در معنی نگر
گر صورت بگزید ای دوستان	جنتت و گلستان در گلستان
چونکه آتش هست جو تو دآن بود	آدمی آنست که را جان بود
این نه مردانند اینها صورتند	مرده نان اند و کشته شهوتند
زین قدجمای صورت کم باش مست	تا نگردی بت تراش و بت پرست

بعضی صداد و چهار و عبادت
با محض صداد و چهار و عبادت
با محض صداد و چهار و عبادت
با محض صداد و چهار و عبادت
با محض صداد و چهار و عبادت

۱۵۳ در مذمت منافقین

مغز مغز هم بسیار در مغز ظاهر و با هم
اصلاً زودید و هم در مغز ظاهر و با هم
اصلاً زودید و هم در مغز ظاهر و با هم
اصلاً زودید و هم در مغز ظاهر و با هم
اصلاً زودید و هم در مغز ظاهر و با هم

لذات عالم صورت کن از کثرت
و کم خوری آماده بجای گرسنگی
درد و متوج گزندگی و بدگی
که اوصاف سنگ و سنگیست
می شود و زیاده سبزی موجب
مخض بیماری و سرداریست
سختی می مردم آه مگر آنکه
سختی می مردم آه مگر آنکه
سختی می مردم آه مگر آنکه

نان گلت و گوشت کمتر خور این
چون گرسنه میشوی سگ میشوی
چون شدی تو سیرداری شدی
پس می مروار و دیگر دم سگی
گوشت خریفروش و دیگر گوشت خر
لائی شخی در جهان انداخته
هم ز خود سالک شده وصل شده
از خدا بوی نه اورانی اثر
دیو ننموده و راهم نقش خویش
حرف درویشان بزودیده بسی
این جهان پر آفتاب و نور ماه
جمله عالم شرق و غرب آن نیافت
خرده گیر و در سخن بر با نرید
بی نوا از نان خوان آسمان
در گوی و در چهی ای قلمتبان

از اینجا تا هیئت اشعار از نزد استاد است
که از نزد استاد است

تا نمائی همچو گل اندر زمین
تند و بد پیوند و بدرگ میشوی
ببخیر افتاده دیواری شدی
چون کنی در راه شیران خوش تکی
کین سخن را در نیا بد گوشت خر
خویشتن را با نریدی ساخته
مخفی و اگر ده درد دعوی کده
دعویش افزون شیت یوا بیشتر
او همی گوید ز آبد الیم بیش
تا گمان آید که هست او خود کسی
او بهشته سرفرو برده بچاه
تا تو در چاهی نخواهد بر توفات
سنگ دارد از وجود او نرید
پیش او نداشت حتی یک استخوان
دست و او از آریال دیگران

کرم خوری باشد بجای کرم خور
کرم خوری باشد بجای کرم خور
کرم خوری باشد بجای کرم خور
کرم خوری باشد بجای کرم خور
کرم خوری باشد بجای کرم خور
کرم خوری باشد بجای کرم خور
کرم خوری باشد بجای کرم خور
کرم خوری باشد بجای کرم خور
کرم خوری باشد بجای کرم خور
کرم خوری باشد بجای کرم خور

خبر از آن است و اگر علم و عله
مخفی و اگر ده درد دعوی کده
دعویش افزون شیت یوا بیشتر
او همی گوید ز آبد الیم بیش
تا گمان آید که هست او خود کسی
او بهشته سرفرو برده بچاه
تا تو در چاهی نخواهد بر توفات
سنگ دارد از وجود او نرید
پیش او نداشت حتی یک استخوان
دست و او از آریال دیگران

نور چشمش

نور چشمش
نور چشمش
نور چشمش
نور چشمش
نور چشمش
نور چشمش
نور چشمش
نور چشمش
نور چشمش
نور چشمش

دنیوی باقی ندارد که حاصل
نماید و پادشاهی کند چنانچه
از جمال و اهل عدل درین
دست مرگ وی خاصسی بنام
دست مرگ وی خاصسی بنام
دست مرگ وی خاصسی بنام

ز آنکه کوه و سنگ در کار آمدند
 آنچنان دلهما که بدشان باومن
 گر تو پیغام زنی آری و زر
 کای فلان جا شاهدی میخوانند
 ورتو پیغام خدا آری چوشند
 از جهان مرگ سوی برگ رو
 قصد خون تو کنند و قصد سر
 بلکه از چسبیدگی برخان مان
 خرقة بر ریش خرچسبیده سخت
 جفته اند از ویقین آن خرزورد
 خاصه بچه ریش و هر جا خرقة
 خان مان چون خرقة و هر ص ریش
 خان و مان چغد ویرانت بس

می نشد بد بخت را بکشاده بند
 نعت شان شد بل اشده قسوة
 پیش تو بنهند جمله سیم و سر
 عاشق آمد بر تو او میداندت
 کای بیاسوی خدا ای نیکمده
 چون بقا ممکن بود فانی مشو
 نه از برای حمیت و دین و مهر
 تلخ شان آید شنیدن این بیان
 چون که خواهی بر کنی زوخت بخت
 جدا آنکس که زو پر سپر کرد
 بر سرش چسبیده دریم خرقة
 حرص هر که پیش باشد ریش پیش
 نشو و اوصاف بغداد و حبش

باب پنجاه و چهارم در حرص

بگمانی کردن و حرص آوری
 کفر باشد پیش خوان هستری

باید که در سینه
 قلوب پاک و صمیم
 دلها را با عجز از بس آنها
 مانند سنگ نذر او اندر علم و عکس
 احکم اشجع
 ابیات سابقه و لاحق در پرده
 اشارت است بجهت آنکه
 شریف و جلیل
 یعنی بر چیزی که زلفیه شوی از جانب درایت
 عیوب آن چیز بود که در سینه بودی در کار ادراک
 عیب نمی باید بدست که چون لذت
 حاصل گردد همین است که جان جا کند که در قیاس
 معصیت بل و جان معصیت بران گوش نشوند
 بیان سازد اهل معصیت بران گوش نشوند
 بیان سازد اهل معصیت بران گوش نشوند
 بیان سازد اهل معصیت بران گوش نشوند

۵۴ در حرص

و در بی اندیشی گردد و هر که بی غایم زنی آرد
 و سلام حسینه رساند در تقطیرش بس و قد
 و در بی اندیشی گردد و هر که بی غایم زنی آرد
 و سلام حسینه رساند در تقطیرش بس و قد
 و در بی اندیشی گردد و هر که بی غایم زنی آرد
 و سلام حسینه رساند در تقطیرش بس و قد
 و در بی اندیشی گردد و هر که بی غایم زنی آرد
 و سلام حسینه رساند در تقطیرش بس و قد

حرص و هوا عدم حصول
 دولت ضایع القضا و اندو
 که بجز ساری از جانب زنی
 معزیه بدست آن دست
 کبر لاره و جلد و ان سوسه
 در حقیقت بود
 در حقیقت بود

عین صفتی که در این است و
عین صفتی که در این است و
عین صفتی که در این است و
عین صفتی که در این است و
عین صفتی که در این است و
عین صفتی که در این است و
عین صفتی که در این است و
عین صفتی که در این است و
عین صفتی که در این است و
عین صفتی که در این است و

او که چشمست اگر سلطان بود
عیب خلقان و بگوید کو بگو
می نه بیند گر چه هست او عیب جو
خلق خود را در بزیدن داده
باز کرده بهر خوردن صد دمان
یاد کن فی جید ما جبل مسد
دیو همچو خویش مر جومت کند
مرگ را بر احمقان آسان کند
که ندارند آب جان جاودان
جرات او بر اجل از احمقیت
ای شقی نتوان خدایش آن حرص داد
ترک مردم کرد و سرگین گریخت
هر دمی دندان سگ شان تیز تر
این سگان پیرا طلس پوتش بین
دسبدم چون نسل سگ بین بیشتر

هر که دور از رحمت رحمان بود
حرص نابیناست بیند موبو
عیب یگذره دو چشم کوراو
بارها در دام حرص افتاده
حرص تو چون آتش است این جهان
بگسل آن جلی که حرست و حسد
حرص کورت کرد و محرومت کند
حرص کو روح حق و نادان کند
نیست آسان مرگ جهان خندان
چون آرد جان جاوید آن شقیست
حرص در پیری جهودان آباد
ریخت دندانهای سگ چون پیر شد
این سگان شصت ساله را نگر
پیر سگ ریخت پشم از پوستین
عشق شان و حرص شان در فرج و زور

اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است

اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است

اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است
اصلاً بیند که این عیب است و در این عیب است

در دامن خاکی که دانه نام قدم است
دانه نام در دامن خاکی که خاکی است
در دامن خاکی که دانه نام قدم است
دانه نام در دامن خاکی که خاکی است

اینچنین عمری که مایه دوزخست
از دمای هفت سردوزخ بود
دام را بدران بسوزان دانه را
آن حریمی عاقبت نادیدنت
هر که اجامه ز عشقت چاک شد
حرص و شهوت مرد را حول کند
هوشیاری آفتاب و حرص تیغ
مرغ کونا خورده است آب لال
در میان چوب گوید گرم چوب
گرم سرگین در میان آن جدت
جز بصد ضد راهی نتوان شناخت
لاجرم دنیا مقدم آمد دست
چون از نیجا وارهی آنجا روی
گویی آنجا خاک را می بختم
صد حکایت بشنود مد هوش حرص

مرقصایان غضب را مسلخت
حرص لقم دانه است دوزخ فرخ بود
باز کن درهای نو این خانه را
بر دل و بر عقل خود خندیدنت
اوز حرص جمله عیش پاک شد
ز استقامت روح را تبدیل کند
هوشیاری آب این عالم و سخ
اندر آب شور دارد پود بال
مر کر ا باشد چو من حلوا ای خوب
در جهان نقلی نداند جز خبث
چون بپند زخم بشناسد نواخت
تا بدانی دست در ایلم است
در شکر خانه ابد شاکر شوی
زین جهان پاک می بگرختم
در نیاید نکته در گوش حرص

عنه علمه شرح
عنه علمه شرح
عنه علمه شرح
عنه علمه شرح

در دامن خاکی که دانه نام قدم است

عنه علمه شرح
عنه علمه شرح
عنه علمه شرح
عنه علمه شرح

چند باشی بند سیم و بند زر	بند بگسل باش آزاد ای پسر
چند گنج قسمت یک روزه	گر بریزی بجز را در کوزه
تا صد قانع نشد پرورشند	کوزه چشم حرصیان پر نشد

باب پنجاه و نهم در قناعت

از قناعت تو نام آموختی	از قناعت کی تو جان افروختی
گنج را تو و انبیدی از رخ	گفت پیغمبر قناعت چیست گنج
هر کسی را کی رسد گنج نعمت	چون قناعت را پیمر گنج گفت
تو مزین لاف از غم و ریخ روان	این قناعت نیستن رخ روان
از قناعت عرق بحسرت نکبین	سر که مفروش و هزاران جان مبین
وز حرصی همگی سلطان نشد	از قناعت همگیس بیجان نشد
دانه از صحرای بی تریو خورد	زانکه مرغی کو بترک دانه کرد
یرز قون فرحین شد خود خوشگوار	چون بریده گشت حلق ارق خوا
بیتج دای پرو بالش رانه بست	هم بدان قانع شد و از او هم حسبت
قانع آن باشد که جسم خویش باخت	سائل آن باشد که جان او گداخت
تو چرا سوی شنااعت می روی	می روم سوی قناعت دل قوی

مینی که چندان قیدی بود چنانچه
بهری که چندان قیدی بود چنانچه
از او ای شمس بر سر درون غافل
پیدا است که یک چشم از درون غافل
بهاری که چندان قیدی بود چنانچه
بهری که چندان قیدی بود چنانچه
مینی که چندان قیدی بود چنانچه
بهری که چندان قیدی بود چنانچه

عزت
عزت
عزت

بصیرت و قناعت
بصیرت و قناعت
بصیرت و قناعت

عزت
عزت
عزت

بعضی دوم مرقوم داشتند و در مرقوم اول
که در طبع شرافت با باری است شرح
عزت
عزت
عزت

اینکه اینها دلالت حقیر حقیقت
نشان اندیشند و هر دم هم در عوض
رضای الهی دارند که این برود
بروزی تفریحی صاحبان خوشی
فانند و شادی و با بی اسبابی باوصف
نیز اندیشند و با بی اسبابی باوصف
صبح دم هم در عوض رضای الهی دارند که این برود

عاقل اندر پیش و نقصان نگرود
خواه صاف و خواه پیل تیره رو
اندرین عالم هزاران جانور
شکر میگوید خدا را فاخته
حمد میگوید خدا را عندلیب
بچنین از پشته گیری تا پیل
بس کن ای دون مهبت کوه زبان
زان نداری میوه مانند بید
زردی رو بهترین رنگهاست
لیک سرخی برخی کان لامعت
گرندارد صبر زین جان حسن
جامه شونی کرد خواهی ای فلان
قلتی کان از قناعت ز تقاست
حبه این گریب با بد سر نهد
این همه غمها که اندر سینهاست

زانکه این هر دو چو سیله بگذرد
چون نمی پاییدی از وی مگو
میزید خوش عیش بی زیر و زبر
پر درخت و برگ شب ناساخته
کا عماد رزق برست ای مجیب
شد عیال الله و حق نعم المعیل
تاکیت باشد حیات جاودان
کا برو بروی پی نان سفید
زانکه اندر انتظار آن تقاست
به آن آمد که جانش قانعت
کمپیارا گیرد زر گردان تو مس
رو مگردان از محله گا ذران
آن ز فقر و قلت دونان جداست
وان ز گنج و زر بهمت می جهد
از بخار و گرد باد و بود ماست

خیال از در اندیشه او وقت ضرورت بجای شب
باش و هنگام حاجت بجای صبح
زمان شکست خواندند از کسی شکایت نکرده
و از نیازان بی نیاز در وقت بوسه صفت
پرواز شرح
بر روی زمین آسمانست
همیشه بهاریست گلستان
شکفته که گفته است
زبان است
بازی است
شده ز خونی
صورتش
مهرش
پایت مس
همین
بغض
گریانند
اصحاب

درد و قناعت
علم بالصواب و عنده ام الكتاب
در آیهات سابقه هدایت بصبر و قناعت که موجب
مهرش که کفایت کبیر دارد و در صبر و قناعت زنده من بعد من
همین یکجا بکنند و آنرا علم بحقیقت الحال و الیه المرجع و المال و الشیخ
بغض و تنیدی دونان بی صبران هر دم با صبر تری و شاکری است
گریانند که مسواست چنانکه او بر کسی که با علم و علم حکم
اصحاب و احوال حضرت مولانا قدس سره

در این کتاب از کتب معتبره است
مجموعه افضل المآل باب اول از دفتر اول است

از قالی طبع از خلق نیست بم
چون قناعت از او بهمن تمام
چون عالم قناعت در عالم
علم اعظم که با او است
بجاست که با او است
و از کس جمیع کمالهاست
از قناعت بگفته بسان
که چندی گذشت کاذب بود چو
ز کسب آورد برفت صادق گفته
شهرای زمان مافدی نیز خوب گفته
ع نمودن عیب اغیار از است
که در از این شایر بود بگفته
محمد رضا

آن غمان یخ کن چون اس است
حاش بش طمع من از خلق نیست
از طمع هرگز نخواهم من فسون

اینچنین شد و اینچنان سو اس است
از قناعت در دل من عالمیست
این طمع را کرده ام من سرنگون

باب پنجاه و هشتم در طمع

صاف خواهی چشم عقل و سمع را
گر ترا زور اطمع بودی بمال
هر که ابا شد طمع الکن بود
پیش چشم او خیال جاه و زر
خواجه در عیبست غرقه تابگوش
کز طمع عیبش نه میتد طامعی
ور که اگوید سخن چون زیرکان
کور از خلقان طمع دارد ز جمل

بر دران تو پرد های طمع را
راست کی گفستی ترا ز وصف حال
با طمع کی چشم دل روشن بود
همچنان باشد که مو اندر بصر
خواجه را مالست مالش عیب پوش
گشت دلها را طمعها جامعی
ره نیابد کاله او در دکان
من ز تو که زنت هر دشوار سهل

باب پنجاه و نهم در حسد

وز حسد گیر دتر ادر ره گلو
کو ز آدم ننگ دارد از حسد

و از حسد ابلیس را باشد غلو
با سعادت جنگ دارد از حسد

از قناعت بگفته بسان
که چندی گذشت کاذب بود چو
ز کسب آورد برفت صادق گفته
شهرای زمان مافدی نیز خوب گفته
ع نمودن عیب اغیار از است
که در از این شایر بود بگفته
محمد رضا
این سخن را در ای حاصل نغمه بزرگ
در از طمع مع ذمهای بینه
طامع را در ای حاصل نغمه بزرگ
وزم تو به یک خیال بر حق گوئی
و عیب بینی آنس که از طمع دارد
نیت بلکه عیبش هم مکمل دارد
باین سخن
و نا آنگن کس که قوتش است شاد
آمد خوشام طرز جلی است شاد
و فرحانی می شود و جمله عیوب او
باین لباس شنا خوانی پوشیده میشود
و تالیب که در این ظلمت مملکت
میرود اشخ
مالدار کاله در و دینش که اراد از سخنیک
باشد ره نیاید و کاله بمعنی متاع پس
حاصل آنکه در نظر جز مال پرده نیست
که عیوب مالدار می شود و فقر نیز
برده است که نغمه های فقیر پیش
و این معنی نیز برای فقر نعمت
فطری است که عارف را استعمال
مطلوب باشد ۱۲ محرفا
دشوار بندی نکته بچی در
بیک نظم سفته و قوش گفته
آسان بتقابل تو شغل
بگفته

۱۰۵۱
۱۰۵۲
۱۰۵۳
۱۰۵۴
۱۰۵۵
۱۰۵۶
۱۰۵۷
۱۰۵۸
۱۰۵۹
۱۰۶۰
۱۰۶۱
۱۰۶۲
۱۰۶۳
۱۰۶۴
۱۰۶۵
۱۰۶۶
۱۰۶۷
۱۰۶۸
۱۰۶۹
۱۰۷۰

عقبه زین صعبتر در راه نیست
 این حسد خانه حسد آمد بدان
 گر حسد خانه حسد آمد و لیک کن
 طهر بیتی بیان پاکست
 چون کنی بر بی حسد مکر و حسد
 خاک شو مردان حق را زیر پا
 خود حسد نقصان عیب دیگرست
 هر کسی که او را حسد بینی گند
 آن ابو جهل از محمد رنگ داشت
 بو حکم نامش بد و بو جهل شد
 آن بلبیس از رنگ و عار کمتری
 از حسد میخواست تا بالا بود
 آن شیاطین خود حسو دگمنه اند
 یوسفان از بکر اخوان در چنبد
 از حسد بر یوسف مصری چه رفت

ای خنک آنکس حسد همراه نیست
 که حسد آلوده باشد خاندان
 آن حسد را پاک کرد و الله نیک
 گنج نوریست از طلسم خاکست
 زان حسد دل را سیاه بسیار شد
 خاک بر سر کن حسد را همچو ما
 بلکه از جمله کیسها بدترست
 خویشتن بی گوش و بی بینی کند
 وز حسد خود را بسا لا میفراشت
 ای بسا اهل از حسد نا اهل شد
 خویش را افگند در صد بتری
 خود چه بالا بلکه خون بالا بود
 یک زمان از رهنی خالی نیند
 که حسد یوسف بگرگان میدهند
 این حسد اندر کمین گرگیت رفت

و ایشان نشانند و آمدند پیش پر خود شیاطین گریبان گریبان گفته ای به راه آینه ما شروع کردیم در سابققت و گزاشتم یوسف را نزدیک نخت خویش پس بخورد او را ارگ و
 عجب باضمح بل دعوت چیزی از
 خردنی که در دلی علی بنی بخاوند دیگر
 فرستند و از روی بیت خوبی و جمال
 ز آن بختین جای مردن دشوار
 از کوه که در بشاری از آن بالا توان
 رفت و اینجا را در منی از غیبی طلق
 با بر کیکه در باره الم واقعت
 و عهدهن تا ایلی نظر اتقین و
 ان الکفین و الشرح التشیخی یعنی و بعد کردیم
 بنی فرزند تا در بزم و طوطا و خنب حاض بر ای طوطا کنندگان و مراد
 و اجناس خبانت و معای و طوطا و خنب حاض بر ای طوطا کنندگان و مراد
 حضرت از انقاس آن بر در بیت آنست که یک از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست

از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست
 از اجناس تعلقات کوبین که در کنگر طوطا از بیخانه دل را که در م دست

ساده
 این حسد را پاک کرد و الله نیک
 گنج نوریست از طلسم خاکست
 زان حسد دل را سیاه بسیار شد
 خاک بر سر کن حسد را همچو ما
 بلکه از جمله کیسها بدترست
 خویشتن بی گوش و بی بینی کند
 وز حسد خود را بسا لا میفراشت
 ای بسا اهل از حسد نا اهل شد
 خویش را افگند در صد بتری
 خود چه بالا بلکه خون بالا بود
 یک زمان از رهنی خالی نیند
 که حسد یوسف بگرگان میدهند
 این حسد اندر کمین گرگیت رفت

و این حسد را پاک کرد و الله نیک
 گنج نوریست از طلسم خاکست
 زان حسد دل را سیاه بسیار شد
 خاک بر سر کن حسد را همچو ما
 بلکه از جمله کیسها بدترست
 خویشتن بی گوش و بی بینی کند
 وز حسد خود را بسا لا میفراشت
 ای بسا اهل از حسد نا اهل شد
 خویش را افگند در صد بتری
 خود چه بالا بلکه خون بالا بود
 یک زمان از رهنی خالی نیند
 که حسد یوسف بگرگان میدهند
 این حسد اندر کمین گرگیت رفت

کمالی که در کمال درستی
کمالی که در کمال درستی
کمالی که در کمال درستی

از اوست و اگر خواست نفسانی
در مقصیبات نادانی دست
بجز بیانی دل در جانش رسانند

در حصول آن نیز و کمال برود
گوارا باید کرد تا بعد حصول
از دست غم بر خیزی و پایداری

دانشت بر یوسف همیشه خوف بیم
این حسد در فعل از زگران گزشت
او نخواهد هیچکس را تندرست
می نخواهد شمع کس افروخته
از کمال دیگران نافتی بغم
از حسد تو بخش آمد در دست
چون همی سوزند عامه از حسد
از حسد خویشان خود را می کشند
ورنه ابلهسی شوی اندر جهان
تا خدایت و ارماند از حسد
سیر و گردش را بگرداند فلک
تا که سوره العین بکشاید کمین
در میان راه بی کل بی مطر
من نه پندارم که این عالم تهیست

لا جرم زین گرگ یعقوب سلیم
گرگ ظاهر کرد و یوسف خود بکشت
هر که را باشد مزاج و طبع مست
زان که هر بد بخت خرمن سوخته
همین کمالی دست آورد تا تو هم
هر که را دید او کمال از چپ دست
در نسیم فانی مال و جسد
پادشاهان بین که لشکری کشند
مان و مان ترک حسد کن باشمان
از خدا میخواه دفع این حسد
کز حسد و ز چشم بدی هیچ شک
پر طاوست مسین پای بین
که بلغزد کوه از چشم بدان
احمد چون کوه غم زید از نظر
در عجب در ماند کین لغزش ز چسیت

این علاج این مرض لا علاج را علاجی نیاید درای
اینکه بیای حسد در دوزخ نشانی و تادم مرگ
بوی غم و غم که گزانی بخاذا با الله
گویی بهیم با بری ای صراط السواء
شفقت او جز بزرگ نتوان است
قل عوذ برب الفلق واقف و من
چون حسد کنی بیاه پیغمبر از حسد
دقیقاً حسد جسد
کرون استاده میشود اصلانظر
بنافع دنیا آفرت ندارد و هم میخواهد
لذا از حسد سداقناب و دوری بر پناه جناب
باری ضروری شد شرح
فریاد طافوس را بقتل و نگاری که هست
خسب کنند او خجل از زشت پای توین
خلق و شجیب
و اشرار علم و علم احکم
که یک در سیاره تبارک انذی سوره نون
واقف و ان یکاد الذین کفروا
و ان یلقون آله لیجنتن و ما هو الا
نزدیک است که آنک را بنی بدینیک
کافر شده اند بغیر از آنکه بکنند
و پاک کنند از چشمهای خویش
آن هنگام که شنیدند قرآن را که
تو میخوانی و می گویند که او را دیو
گرفته است یعنی با وحی است که
او را تعلیم میدهد و حال آنکه نیست
قرآن که شنیدی از عالمات
شاه ولی الله صحت رحمت الله

حسد و حسد

لا یعنی دستور مثل شهورت
کفل شهورت نیز نیکو و خوش فصلت
عادت آن از آن که زنا باشد طفل از
شهر و آن که کفر باشد طفل از
عادت آن از آن که زنا باشد طفل از
شهر و آن که کفر باشد طفل از

بنا بر این دل تو تو با بی در راه دور دنیا و می خود را بگول
یعنی میلان خاطر جانب بدی و کج روی دانی بد با کینه شیطان از آن دست
در گریبان می گزیند همه عادات از اثرات این قریب به تر است پس بیرون کن
دل درستی از دست درازی این تا از این خلاصت بی که با او هم راه آن کرده و خوشی
و دروغ سوخته شوی از شرح **ع** یعنی در حقیقت هر چه از شیطان می آید و خجالت
خجالتی اثر که از شیطان می آید از ایمان از با بر کنده تقدیر امری که بگفته است تلخ از دست شیطان
شیطان اگر خراب بوده هیچ ایمان از با بر کنده تقدیر امری که بگفته است تلخ از دست شیطان
عالم صدوی و مغوی بر باد شده گفتار آن لعین همین قریب به تر است تلخ از دست شیطان
شیخ عبدالرحمن بن ابی نصر موسی نقل کرده که گفت شنیدم از والد خود شیخ عبدالقادر
و خیزد روزی آنجا بودم آب بجم نشسته گنگ غلبه

تا بیاید آیت و آگاه کرد گر بُدی غیر تو در دم لاشدی کافران همجنس شیطان آمده <small>این چند اشعار از دفتر چهارم است ۱۲</small> صد هزار آن خوبی بد آموخته کمترین خوشان بزشتی آن حسد زان سگان آموخته صید و حسد وان بنی آدم که عصیان گشته اند	کان ز چشم بد رسیدت در نبرد صید چشم و سحره افشادی جان شان شاگرد شیطانان شده دید های عقل و دل برد و خسته آن حسد که گردن ابلیس زد که نخواهد خلق را ملک ابد وز حسودی نیز شیطان گشته اند
---	---

باب پنجاه و هشتم در عداوت شیطان

طفل جان از شیر شیطان باز کن تا تو تاریک و ملول و سیره جان با با گویت ابلیس مین این چنین تلبیس با بابات کرد در گلو ماند خس او سالها مال را آمد که در روی زهر هاست مال خس باشد چو هست ای بی ثبات	بعد از انش با ملک انباز کن دان که با دیو لعین همشیره تا بدم بفرسیدت دیو لعین آدمی را این سه رخ مات کرد چسیت آنخس مهر و جاهد و لها وان قبول و سجده خلق از دست در گلویت مانع آب حیات
--	--

و این که هر که از راه راست است شریک نیست در عداوت شیطان

ع در عداوت شیطان

تمام این را در حق تعالی برب بگفت بر من سایه بود
عبد القادر زخم پیروز و در کار تو حلال کردم بر تو آنچه حرام است بفرمایند
نویسای گفت که از آن فریاد می شنیدم و ندا داد که با
گشت و انصورت و در رفتن گفت یا عبد القادر خجالت یافتی از من بواسطه علم
با حکم الهی و فقه در یافتی مقام زنده الا قدم و نه بنشین و واقع بنفاد من
را از این طریق از راه بدم که یکی از آنها بجای تو در نیت گفتیم که نمی توانی
و بال است چو جای آنکه در میان بی طلب برای تعظیم طلب تو باشد بر کوع و وجود در این
پس این نوشته تالی در چاپلوسی عوام در حق آن که نمی توانی تعظیم طلب تو باشد بر کوع و وجود در این
یعنی چون گام نهاده حکام از وی نامی نامی است که نمی توانی تعظیم طلب تو باشد بر کوع و وجود در این

یعنی فراد از افسوسیان فرزند
گویند بدخواه تو اندوید و کیش
میرند و پست عیب گیرند چنانچه

سعدی رحمة الله علیه در حدیث
چو گویند سیدم در تقاضای
مردم در راه از ایشان
ببیند است کسان فشانند

که مردم را درین دام گرفتار کرده
نقهای چرب و شیرین فشانند و نقد
عین زان نقد است از دست داده
اند و زنده چنانکه قبل ازین پیش

برای کس فشانند پس
دینادانی چون آن
فرموده اند فافهموا الله اعلم شریح
عوضه داشتن باقی اشکار

کردن نمون و انکار کردن مقصود
فود پیش داشتن نامه
یعنی فرشته تزیین کارها

نیک بکنند و بد بکنند در حقیقت
ام جباری بد بکنند در تعجب
برود اختیار است بر حق تعالی
آری چون کاینکه تو تعجب متابع
فرشته شدی و اگر بدی فشانند تابع
بیشتر می و این مرد و زور و جبار
از تو نمی کنند بلکه جبارانی
مکنند و در از کتاب این اختیار است
شج

در عهد و بیطمان

گر برد مال عس و پرفنی
هر که دید آن مال و جایش سجده کرد
چون برگردد از او آن ساجدش
جان فدا کردن برای صید غیر
چند هنگامه نهی بر راه عام
بیشتر رفتت و بیگانه است روز
کارت این بودست از وقت لاد
زان شکار و انهی باد و بود
چون شکار خوک آمد صید عام
پس فرشته وارگشته عضه دار
وان فرشته خیرها بر رخم دیو
میشود ز اسماها و سوسه
وقت تمیل و نماز ای بانگ
که ز الهام و دعای خوبتان
باز از بعد گت لعنت کنی

بخورد

چند

رهزنی را برده باشد رهزنی
سجده افسوسیان را او بخورد
داند او کان زهر بود و موبدش
کفر مطلق دان نویسی زخیر
کام جستی برسیا دید هیچ کام
تو سجد در صید خلقانی هنوز
صید مردم کردن از دام و داد
دست در کن هیچ یابی تار و پود
رنج بی لقمه زد خوردن حرام
بهر تحریک عروق خست یار
عضه دارد میکنند در دل غریو
اختیار خیر و شر ت ده کسه
زان سلام آورده باید بر ملک
اختیار این نمازم شد روان
بر بلیس آنرا کردنی محبتی

در این بیت آیت شانه و دیگر از دفتر حکیم است از قصه جواب گفتن مومن می کار خیری را

خود و حال آنکه نیکی باشد شمار چون غرزه که گروهی شمرد و نکستی شماران است هم بحسب دنیا از ظرف و اعزاز دین و هم بحسب آخرت از طبع شهادت و نعم محمد و شاید آنکه دوست دارد چیزی را از دست ببرد و حال آنکه نیکی باشد شمار چون غرزه که گروهی شمرد و نکستی شماران است هم بحسب دنیا از ظرف و اعزاز دین و هم بحسب آخرت از طبع شهادت و نعم محمد و شاید آنکه دوست دارد چیزی را از دست ببرد

این دو صد عرض کنده در شرار
چونکه پرده غیب بر خیزد ز پیش
در سخن شان و اشناسی بی گزند
دیو گوید ای اسیر طبع و تن
وان فرشته گوید من گفتمت
آن فلان روزت نگفتم من چنان
ما محب جان روح افزای تو
این زمان خدمت هم می کنم
آن گره با بابت را بوده عدا
آن گرفتی و آن مانند اختی
این زمان را و ایشان اعیان
بس عدا و تها که آن یاری بود
هر که در دنیا خورد تلبیس دیو
چونکه ویران کرد چنین عالم او
هر که حبت از دام شیطان در نماز
در حجاب غیب آمد عرضه دار
تو به بینی روی دلان خویش
کان سخن گویند بنان اینها بند
عرضه میکردم نکردم زور من
که ازین شادی فزون گد غمت
که ازان سوی ست ره سوی جهان
ساجدان مخلص با بای تو
سوی مخدومی صلایت میرنم
در خطاب اسجد و کرده ابا
حق خدمت های مان شناختی
در نگرشناس از محسرو نیان
بس خرابیها که معماری بود
وزعد و دوست و تعظیم دیو
پس بگفت ای بری من شکم
رست از قید دو عالم وقت راز

و این دو صد عرض کنده در شرار چونکه پرده غیب بر خیزد ز پیش در سخن شان و اشناسی بی گزند دیو گوید ای اسیر طبع و تن وان فرشته گوید من گفتمت آن فلان روزت نگفتم من چنان ما محب جان روح افزای تو این زمان خدمت هم می کنم آن گره با بابت را بوده عدا آن گرفتی و آن مانند اختی این زمان را و ایشان اعیان بس عدا و تها که آن یاری بود هر که در دنیا خورد تلبیس دیو چونکه ویران کرد چنین عالم او هر که حبت از دام شیطان در نماز در حجاب غیب آمد عرضه دار تو به بینی روی دلان خویش کان سخن گویند بنان اینها بند عرضه میکردم نکردم زور من که ازین شادی فزون گد غمت که ازان سوی ست ره سوی جهان ساجدان مخلص با بای تو سوی مخدومی صلایت میرنم در خطاب اسجد و کرده ابا حق خدمت های مان شناختی در نگرشناس از محسرو نیان بس خرابیها که معماری بود وزعد و دوست و تعظیم دیو پس بگفت ای بری من شکم رست از قید دو عالم وقت راز



کتاب طبع آن تکلف است از جهاد و اول بی باشد شمار اندرین دنیا به تحمل ظلم و غلبه اعلا و همدان سرا بر جرم از تواب غر و بعد از درجه شهادت و خدا سیدانند مصلحت شما و شما از امید انید ۱۱ عبد اللطیف رحمة اللعالمین

خود و حال آنکه نیکی باشد شمار چون غرزه که گروهی شمرد و نکستی شماران است هم بحسب دنیا از ظرف و اعزاز دین و هم بحسب آخرت از طبع شهادت و نعم محمد و شاید آنکه دوست دارد چیزی را از دست ببرد

سوره و الذاریات دارد چنانچه
کامل بخواند حکم خدا خواهد بود
و تیل راه مستقیم است
باعت با بوسی نذر آن محض
زندان گرفتار چنانکه مرغ بپوش
دوام در گم گشتاری صیاد بطبع آنه
بسته از دست بوس پران
دانش عالم شمع فامده این دو
بیت منی از دفتر ششم در تائیکه
در حضرت پو علی سلام در ماده
پاری خواندن از غیر حق که در مجرای
سوره یوسف یعنی کس فی السجن
دانش عالم شمع فامده این دو
در تائیکه در دفتر ششم در ماده
جناب خدیجه سبیل
فیه یعنی شومال بودای
خطمانند قضیش که
است از عرش
و بیخه کازین بلکنانی و عظمت
بیت بی از این بیخه چون زن و کزانه
و خانه که از این گشت لیا که
خراب است
م از نشین در نیات و لغویان
و از دیده نادیده زنی که بر این زمین
در دین تویی که است اینست چنانچه

بهر این آورد مایزدان برون
چون تو می بینی که نسکی می کنی
چون که تقصیر و فساد می رود
دست کوران به جبل الشربزن
چیت جبل الله را کرون هوا
خلق در زندان نشسته از هواست
خشم شعله نار از هواست
لا تطرق فی هواک سن سبیل
لا تکلن طوع العوی مثل الحشیش
گوش سر بر بند از هرل دروغ
بیچ دازد و ز غیر بر بنداشت
سال بیگشت و وقت کشتی
روز مکه لاشه لنگ ره و راز
بجهای خوی بد محکم شده
کرم در زیر درخت تن فتاد

ما خلقت الانسان الا ليعبدون
بر حیات و راحتی بر می زنی
آن حیات و ذوق پنهان می شود
جز با مرونی یزدانی متن
کین هوا شد صصری مرعاد را
مرغ را پر پایه بسته از هواست
رفته از مستوریان عازم هواست
من جناب الله نحو سلسبیل
ان ظل العرش اولی من عرش
تا به بینی شهر جان با فروغ
هیچکس ندرد و تا چیزی نکاشت
جز نسیم رومی و فعل زشتی
کار که ویران عمل رفته ز ساز
قوت بر کنان آن گم شده
بایدش کبند و بر آتش نهاد

بنده لب بر بند که از منی است
اشاد است سوره فاطمه از حق است
کن ازت سوره فاطمه از حق است
و از زود و از زود زود زود
بعضی در نازدهج
کنند بارگاه نشسته
مولانا عبیداللطیف رحمه الله تعالی

دوست
۵۵۹
در هیچ طایفه

مین وین ای راه رو بیگانه شد
این دور روزی که روز هست زود
اینقدر تخمی که مانند دست باز
تا مگردست این چراغ با گهر
هین مگو فردا که فردا ها گذشته
عمر تو مانند همیان ز رست
در زمانه مرترا سه هم هرند
آن یکی یاران دیگر خست مال
مال ناید با تو بیدن از قصور
چون ترار و ز اجل آید به پیش
تا بدینجا پیش هسه نستم
فعل تو و افیست زو کن ملتحید
پس پیمیر گفتم بهر این طریق
گر بود نسکو ابد یارت شود
عاشقانت در پس پرده کرم

آفتاب عمر سوی چاه شد
پرفشانی بکن از راه چود
تا بروید زین دو دم عمر دراز
هین فتیش ساز و روغن زودتر
تا بجلی نگذرد ایام کشت
روز و شب مانند دینار شمرست
آن یکی وانی و آن دو غدر بند
وان سوم و افیست آن حسن الفحال
یار آید لیک آید تا بگور
یار گوید از زبان حال خویش
بر سر گورت زمانی بایستم
که در اید با تو در قعر لحد
با وفات از عمل نبود رفیق
ور بود بد در لحد مارت شود
بهر تو لغره زنان هین دسبم

سرک
عینت
کرد و در میان
بالین
همیشه
دیکر
قدوم
از دل
از راه راست
تند و روغن
رود و غیره
باز
باز
باز
باز
باز

مهر و در راه
مهر و در راه
مهر و در راه
مهر و در راه
مهر و در راه
مهر و در راه
مهر و در راه
مهر و در راه
مهر و در راه
مهر و در راه

از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست

مهر و در راه

از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست

از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست

از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست
از راه راست

عاشق آن عاشقان غیب باش
که بخوردندت بخدمه جذبه
وقت صحت با تو یارند و حرف
وقت در چشم و دندان هیچکس
پس همان در و مرض یارند
در تمام کار ما چندین مکوش
عاقبت تو رفت خواهی ناتمام
وان عمارت کردن گور و کعبه
بلکه خود را در صفت کوری کنی
خاک او گردی و مدفون غمش
گورخانه قبهها و کنگره
از برون بر ظاهرش نقش و نگار
همچو گور کافران بیرون جمل
حق همی گوید چه آوردی مرا
عمر خود را در چه پایان برده

عاشقانِ پخروزه کم تراش
سالها زیشان ندیدی جبه
وقت در دو غم سحر حق کو لبت
دست تو گیرد بجز فریاد رس
چون ایاز آن پوشین کن اعتبار
جز بجاری که بود در دین مکوش
کار هایت ابر و نان تو خام
نی بسنگست و جوب و نی لب
در منی او کنی دقین منی
تا دست یابد مدد ما از دمش
نبود از اصحاب معنی آن بهره
وز درون اندیشههای زار زار
اندرون قهر خدا عز و جل
اندرین مهلت که من ادم ترا
قوت و قوت در چه فانی کرده

در حالت صحت و فراغت با عارض بودن غلالت فرنگها گزین
و وقت مصیبت رسیدن که آمدت با عارض بودن غلالت فرنگها گزین
شوند و گزینان بگردند بجز غایت و دشمنان را دوست گرفتن و مشهور گشتن
مردگاری اندیش حق را که بپوشی حال
پسین از که بپوشی با کوشش بود ز یاد از غم و غمناکی
عوض در این پوشین تو در یاد از غم و غمناکی
نمود پس یک ایام مصیبت تو در یاد از غم و غمناکی
بقابل نامرادی که گذشت از غم و غمناکی
و جانگاہی کن بجای آن تو در یاد از غم و غمناکی
خرالها و حشر بری نیست مان در امور دینی که ایس کار
پیش از آنکه در نام حق میفرمایند غم زین نوزاد
منقول و معقول نیست چنانچه در احادیث صحیحی از آن است
پسین از که بپوشی با کوشش بود ز یاد از غم و غمناکی
عوض در این پوشین تو در یاد از غم و غمناکی
نمود پس یک ایام مصیبت تو در یاد از غم و غمناکی
بقابل نامرادی که گذشت از غم و غمناکی
و جانگاہی کن بجای آن تو در یاد از غم و غمناکی
خرالها و حشر بری نیست مان در امور دینی که ایس کار

عاشق آن عاشقان غیب باش
که بخوردندت بخدمه جذبه
وقت صحت با تو یارند و حرف
وقت در چشم و دندان هیچکس
پس همان در و مرض یارند
در تمام کار ما چندین مکوش
عاقبت تو رفت خواهی ناتمام
وان عمارت کردن گور و کعبه
بلکه خود را در صفت کوری کنی
خاک او گردی و مدفون غمش
گورخانه قبهها و کنگره
از برون بر ظاهرش نقش و نگار
همچو گور کافران بیرون جمل
حق همی گوید چه آوردی مرا
عمر خود را در چه پایان برده

در این حالت صحت و فراغت با عارض بودن غلالت فرنگها گزین

مجلس در مجال نیامود دست ۱۰۱ و ۱۰۲

گرچه دیوار سنگند سایه دراز
 این جهان کو هست فعل ماند
 جمله بر خود میکنی ای ساده مرد
 ای زده بر بخودان تو ذوالفقار
 تیر که او بنهاد ناخوش سنتی
 نیکو ان رفتند و سنتها بماند
 تا قیامت هر که جنس آن بدان
 برکنار بامی ای مست مدام
 هر زمانی که شدی تو کارمان
 سیرتی کان وجودت غالبست
 روز محشر هر نهان پیدا شود
 دست و پا بد گواهی با بیان
 دست گوید من چنین زودیدام
 پای گوید من شدستم تا سنی
 چشم گوید کرده ام غمزه حرام

باز گرد سوی او آن سایه باز
 سوی ما آید ندامت اصداد
 همچو آن شیرینی که بر خود جمله کرد
 برتن خود میزنی تو هوشدار
 سوی او نفرین و دهر ساختی
 و از لیمان ظلم لعنتها بماند
 در وجود آید بود در ویش بدان
 پست بنشین یا فرود آ و اسلام
 آن دم خوش را کنار بام دان
 هم بدان تصویر شترت و ایت
 هم ز خود هر مجسمی رسوا شود
 برفساد او به پیش ستان
 لب گوید من چنین بوسیده ام
 فرج گوید من بگردستم زنی
 گوش گوید چیده ام سور الکلام

باز ای نایب است

اعمال تصور زودان نمود و فعل آن چون خفا که در آن
 از ضم تصدیق با بیدار تصور
 در این عالم از آن عالم
 در این عالم از آن عالم
 در این عالم از آن عالم

باز گرد سوی او آن سایه باز
 سوی ما آید ندامت اصداد
 همچو آن شیرینی که بر خود جمله کرد
 برتن خود میزنی تو هوشدار
 سوی او نفرین و دهر ساختی
 و از لیمان ظلم لعنتها بماند
 در وجود آید بود در ویش بدان
 پست بنشین یا فرود آ و اسلام
 آن دم خوش را کنار بام دان
 هم بدان تصویر شترت و ایت
 هم ز خود هر مجسمی رسوا شود
 برفساد او به پیش ستان
 لب گوید من چنین بوسیده ام
 فرج گوید من بگردستم زنی
 گوش گوید چیده ام سور الکلام

باز ای نایب است
 در این عالم از آن عالم
 در این عالم از آن عالم
 در این عالم از آن عالم
 در این عالم از آن عالم

باز ای نایب است
 در این عالم از آن عالم
 در این عالم از آن عالم
 در این عالم از آن عالم
 در این عالم از آن عالم

بازدارد و در این کار... از غیبی فسادت و در میان... از غیبی فسادت و در میان... از غیبی فسادت و در میان...

چشم ز اول بند و پایان را نگر
چونکه بی عقلم این زنجیر پاست
لیک چون از حد بشد رسوا کند
چونکه ما زدیم نخلش در پاست
چون که فرعونیم جوی خون شود
که نگه دارندن را از فساد
کو حسود دولت نیرکان شود
سوی تو ناید که از دیوی بتر
مید وید و میچشانید او میت
سیگرید از تو دیو نایکار
یا چنین صد تخم غفلت کاشتن
خواجده خفت دزد شب کار شد
مان و مان اورا مجور گلستان
ورسوی یاری رود ماری شود
بر خلاف کیمیا سستی

گره می خواهی سلامت از ضرر
اینچنین مشکین که زلف یار است
حکم حق گر چه مو اسما کند
اینچنین نخلی که لطف یار است
اینچنین لطفی چون نیلی میسود
جدا د و چشم پایان بین را و
هر که او عصیان کند شیطان شود
دیو سوی آدمی شد بر شتر
تا تو بودی آدمی دیو از پیت
چون شدی در خوی دیوی استوا
سر ز خفتن کی توان برداشتن
خواب مرده لقمه مرده یار شد
آنکه تخم خار کار و در جهان
گر گلی گیرد بگفت خاری شود
کیمیای زهر مار است آن شقی

بعضی از آنکه شیطان... از غیبی فسادت و در میان... از غیبی فسادت و در میان... از غیبی فسادت و در میان...

چون که فرعونیم جوی خون شود... از غیبی فسادت و در میان...

بازدارد و در این کار...

را درین کیم... از غیبی فسادت و در میان...

بازدارد و در این کار...

بعضی از آنکه شیطان... از غیبی فسادت و در میان... از غیبی فسادت و در میان...

عنه النبي ان شانت عليك
سعد بن مسعود بن شيرازي
سعد بن مسعود بن شيرازي
سعد بن مسعود بن شيرازي

باب شصت و يك در عدل و ظلم

عدل چه بود آب ده اشجار را	ظلم چه بود آب وادن خار را
عدل و وضع نعمتی بر مومنان	نی بر بنی که باشد آب کش
ظلم چه بود وضع در ناموضعی	که نباشد جز بلا را منبعی
ظلم آری مدبری جفت القلم	عدل آری بر توری جفت القلم
پس جفا را هم جفا جفت القلم	وان و فارا هم و فاجفت القلم
فعل تست این غصه های مبدم	این بود معنی تست جفت القلم
ای دریده پوستین یوسفان	گر بدر در گران از خویش دان
ای که تراز جاه ظلمی میکند	از برای خویش چاهی می کنی
این ندانی کز پی چه چه کنی	همدران چه عاقبت خود افگنی
گر خود چون کرم پلید بر تن	بر خود چه میکنی اندازه کن
چاه مظلم گشت ظلم ظالمان	اینچنین گفتند جمله عالمان
هر که ظالم تر چشم باهول تر	عدل فرمود دست بدتر را بتر
ای زنده بی گنا مان راقفا	در قفای خود نمی بینی چرا
مرضعیان را تو بی خصمی بدان	از نبی اذ جاز نصر الله بخوان

قال فسكتت عني فقلت مثل ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم
قال فسكتت عني فقلت مثل ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم
قال فسكتت عني فقلت مثل ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم
قال فسكتت عني فقلت مثل ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
والآله الطيبين الطاهرين
أجمعين
أما بعد
فإن من أعلام النبوة
والهدى ما لا يحصى
من آياتها العظيمة
والعجائب العجيبة
التي لا يستطيع
القلوب الخسنة
أن تتصورها
ولا تتخيلها
ولا تتوهمها
ولا تتوعددها
ولا تتوعددها
ولا تتوعددها
ولا تتوعددها

را بر دم طالب چه متاع ایمانی بیاعت نادانی بحال ناقدرانی چون متاع دست فروشان بدست نفس و شیطان فروخته با تمهیدی و مفلسی در ساخته هزار نشتر غم و الم از دست
 ظاهر ظاهر خورد و در سنگ گزند پیوسته جمله بر مسکین کند و تا او اندر غم زخمین زند که ما که با بر خصم ضعیف برده شیخ

فوق فی می انداخت بسوی ایشان
 در بیخوابی گفتند در ایشان
 خیل یا ساخت بداندن ایشان
 چو نه نماند کرد و کار تو با مال
 بسو به بل که در کف
 در اشارت یا بر کینه و در
 در اشارت یا بر کینه و در

<p>نیک جز اطیرا ابابلیت رسید اینک بهیچو حسن جاروب مگش پاک رفت قهر بین چون قهر کردی اختیار تو گمان بردی ندارم پاسبان که نباشد حارس از دنیا لام داند او بادی که بر من می وزد نیست غافل نیست غایب ای سقیم غلغل افتد در سپاه آسمان در برگردید چرخ یارب خوان شود بیج قومی را خدا رسوا نکند سرنگون کرد دست ای بدگمرهان خشمم دلها کرد عالمها خراب فضل و عقل تو ز ما کوتاه باد که هماره خلق را خواهد بلا تا تو اندر خشم بر غمگین نند</p>	<p>گر تو پیش خصم تو از تو رسید آنکه از پنجه بسی سرها بگرفت هست دنیا قهر خانه کردگار تو مرا چون بره دیدی بی شبان کی کم از بره کم از برغ لام حارسی دارم که ملکش می سرود سرود بو و آن بادیا گرم آن حکیم گر ضعیف در زمین خواجه امان گر بنالد آسمان گریان شود تا اول مرد و خدا تا بدرد صد هزاران شهر آخشم شمان خشمم مردان خشک گرداند سحاب خشمم مکر و ظلم تو الله باد گرچه خوی آن جوان بست ای خدا ساک هماره جمله بر مسکین کند</p>
---	---

در سیاره اول و اندر سوره اعراف
 واقع شده و که من تکیه
 آهنگشها فجاهاها آهنگشها
 در سیاره اول و اندر سوره اعراف
 واقع شده و که من تکیه
 آهنگشها فجاهاها آهنگشها

فوق فی می انداخت بسوی ایشان
 در بیخوابی گفتند در ایشان
 خیل یا ساخت بداندن ایشان
 چو نه نماند کرد و کار تو با مال
 بسو به بل که در کف
 در اشارت یا بر کینه و در
 در اشارت یا بر کینه و در



وصف راست روی که ضرب
مثال و از شرفی افضل صدی
از وقوع و اوقات عالم صوری
و باعث خلاصی از نشئه آفات
تمام عالم از آغاز تا انتها همان
جهان خرومی که مقصد در
این شیشه دل و تنک ظرفی را که تکریم
بیتوبیت تصور توان نمود یعنی هر که در اطاعت
بیتوبیت صورت نماند و در حقیقت سبب مردودیت بود
تواند بود همین اقتاده و بکس
تا آنجا که در حقیقت سبب مردودیت بود
بیتوبیت صورت نماند و در حقیقت سبب مردودیت بود

گر خیر آید که شته جرمی نه ساد
در خیر آمد که شته رحمت نمود
مانمی در جان ادا افتد از ان
این عوان در حق غیر می سود شد
رحم ایمانی از و بریده شد
هر که از خوی نکو باشد برست

بر مسلمانان شود او زفت شاد
از مسلمانان فکند آزا بچود
صد چنین او پرده داد و عوان
لیک اندر حق خود مردود شد
کین شیطانی برو چیده شد
هر کسی کوشیشه دل باشد شکست

باب نهم در حسن خلق

من ندیدم در جهان جستجو
در عهد و باشد همی احسان نکوست
و رنگرد دوست کینش کم شود
تو هم از دشمن چو کینه می کشی
آن عداوت اندر و عکس حقت
و ان گنه در تو ز عکس جرم مست
خلق زشتت اندر و رویت نمود
چونکه قبح خویش دیدی ای حسن

بیچ اهل بیت به از خوی نکو
که با احسان بس عد و گشتت دوست
زانکه احسان کینه را مرهم شود
ای یون شش غلط در هر ششی
کز صفات قرآنجا مشتقت
باید آن خواری ز طبع خویش
که ترا او صفحه آینه بود
اندر آینه بر آینه مزین

حسن انجام خداوند حقیقی نبوده نازک مزاج بسیار با کجا بر بند خواجه اول
و افضل که ایمان شیطانی علیها لعن و گوشواره او بود و الله اعلم
حاکم حقیقی نماند و بطریق علیها لعن و مردودیت آن مردود خلق احادیث نبوی صلی الله
و علیها السلام بسیار واقع شده یکی از آن جمله که مناسب این مقام
بود نوشته می شود و اتفاق کرده می آید حق این اسما کتبت
از اعاب عیناب رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم که در جمع
حاضر بودم عرض کردند ای رسول خدا بهترین چه نیکویی است که در جمع
آن حضرت داده شود چیست رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
فرمودند که حسن خلق است یعنی در میان احسان که در این بیت از ذوق دوم است
طرفه آلتی است برای بر هم نماندن دشمنی دشمنان و دوست
تا هم از اسلاف نماند و خوش اخلاقی موجب کینه نماندن
و الله اعلم و علم بر جرات کینه نماندن

حسن خلق
از اعاب عیناب رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم

شهرت نزد شاه روح را بشار معاصی گزوده سازد و با حکم ربی تن در دهد ۱۲ شرح کس
شهرت نزد شاه روح را بشار معاصی گزوده سازد و با حکم ربی تن در دهد ۱۲ شرح کس
شهرت نزد شاه روح را بشار معاصی گزوده سازد و با حکم ربی تن در دهد ۱۲ شرح کس

شهرت نزد شاه روح را بشار معاصی گزوده سازد و با حکم ربی تن در دهد ۱۲ شرح کس
شهرت نزد شاه روح را بشار معاصی گزوده سازد و با حکم ربی تن در دهد ۱۲ شرح کس
شهرت نزد شاه روح را بشار معاصی گزوده سازد و با حکم ربی تن در دهد ۱۲ شرح کس

خو پذیرگی گل و روغن به بین
کار خدمت دارد و خلق حسن
با خصال بد نیز زد یک شو
چون بود خلقت نکو در پاش میر
عالم معنی بماند جا و دان
بگذر از نقش سب و آب جو
از صدف در راگزین گرافلی
حسن نداری سخت بحس آمدی
بارها در پای خار آرزوت
وصل کن بانار نور یار را
وصل او گلشن کند خار ترا

در پی خوش باش و با خوش خوش نشین
در گزر از فضل و زجلدی فن
پس بدانکه صورت خوب و نکو
ور بود صورت حقیر و ناپذیر
صورت ظاهر فنا گردد بدان
چند بازی عشق با نقش سب و
صورتش پیدی ز معنی غافل
بارها از خوی بد خسته شدی
خار بن دان هر کی خوی بدت
توبه گلبن وصل کن این خار را
تا که نور او کشد نار ترا

باب شصت و سوم در سخا

بخل تن بگذار و پیش آور سخا
هر که در شهوت فروشد بر نخاست
وای او که ز کف چنین شاخی بهشت

لبه به بند کف پر از زر بر کشا
ترک شهوتها و لذتها سخاست
این سخا شایسته است از سر و بهشت

بخل تن بگذار و پیش آور سخا
هر که در شهوت فروشد بر نخاست
وای او که ز کف چنین شاخی بهشت
لبه به بند کف پر از زر بر کشا
ترک شهوتها و لذتها سخاست
این سخا شایسته است از سر و بهشت

می بردن سخای خوب کیش
آن فتوت بخشش بی علتست
گفت پیغمبر که دلم بر پرند
کای خدایا منفقان را سیر دار
کای خدایا مسکان در جهان
گر نماند از جود در دست مال
هر که کار کرد در دنیا بش توی
وانکه در انبار ماند و صرفه کرد
غل نخل از دست گردن در کن

این بیت را در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است

مر ترا بالا کشان تا اصل خویش
پاکبازی خارج هر ملت است
دو رشته خوش منادی میکنند
هر درم شان را عوض ده صد هزار
تو مده الا زریان اندر زریان
کی کند فضل آمت پایمال
لیکش اندر مزرعه باشد بی
مته و موش تو اوت پاک خورد
بخت نو در یاب از چرخ کهن

باب شصت و چهارم در ادب

از ادب نور گشت این فلک
از خدا جویم توفیق ادب
بی ادب تنبانه خود را داشت بد
مانده از آسمان در میر سید
در میان قوم موسی چند کس

از ادب معصوم و پاک آمد ملک
بی ادب محروم گشت از لطف اب
بلکه آتش در همه آفاق زد
بی صداع و بی فروخت بی خرید
بی ادب گفتند کوسیر و عدس

از بقولات آن زمین و چهار و باد رنگ آن زمین و فوم آن زمین و عدس آن زمین و پیاز آن زمین و فوم بچند معنی آمده یکی سیر و دیگر گندم سوم نان چهارم نخود اگر چه
اصول انشا علی مرتبه اول است و در بیان آن در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
فوق قول احدی انما کان نیر ان
منه خلقا و انما کان نیر ان
منه خلقا و انما کان نیر ان
منه خلقا و انما کان نیر ان

بیت اول از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت دوم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت سوم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت چهارم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است

بیت پنجم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت ششم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت هفتم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت هشتم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است

بیت نهم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت دهم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت یازدهم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت بیستم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است

بیت بیست و یکم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت بیست و دوم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت بیست و سوم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است
بیت بیست و چهارم از این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است

مفسرین بر آنند که در این شعر است که در کتاب تفسیر سوره بقره آمده است



زشت باشد روی نازیبا و ناز
 پیش یوسف نازش خوبی مکن
 معنی مردن ز طوطی بد نیاز
 تا دم عیسی ترا زنده کند
 از بهاران کی شود سرسبز سنگ
 سالها تو سنگ بودی و خراش
 دل ننگه آرد ای بی اصلان
 پیش اهل دل ادب بر طہنت
 همچنان گفته آن یار رسول
 آن رسول مجتبی وقت نشاء
 آنچه آن که بر سرست مرغی بود
 توتیاری هیچ جنبیدن جا پیش
 دم نیاری زو به بندی سرقه را
 و رکت شیرین بگوید یاتر ش
 حیرت آن مرغ خاموشت کند

از بیتی تا بیتی از تذکره حضرت از فضل جواب و سوال کردن از نوری جیری

سخت باشد چشم نابینا و باز
 جز نیاز و آہ یعقوبی مکن
 در نیاز و فقر خود را مرده ساز
 همچو خویشت خوب و فرخنده کند
 خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
 آزمون را یکز مانی خاک باش
 در حضور و حضرت صاحبان
 زانکه دل شان بر سر افراطنت
 چون نبی بر خواندی کما این فضول
 خواستی از ما حضور و صدوقار
 کز فراقش جان تو لرزان شود
 تا نگیرد مرغ خوب تو هوا
 تا نیاید که بیگرد آن ہما
 برب انگشتی نہی یعنی خمش
 بر ہند سزدگ و در جوشت کند

یعنی ناخاست بقصد رطوبتی
 تا جبلاً آنکه تا جبلاً خست
 بیست طوطی ہم چون دگر ایلی
 پیغامی سلامی طوطیان صحرائی
 بگفت تا جبلاً وقت خودش چون
 ادا ساخت یکی از آن طوطیان
 خود را بزیر نیازنداخت تا جیرا
 کرد تا بقیغام اجل سانیم وقت
 حاجت این حالت با طوطی خود را گرفت آنهم
 بچنان بود زانندہ و قفس افتاد بود ایچال سرا بود اب
 چون طوطی بود طپید کہ تکلم طوطی بیوار دست را گرفت آنهم
 قناعت از قفس آورد از دست طوطی بیوار دست را گرفت آنهم
 فسخ گرفت کہ طوطی صحرایی است برگردانید کہ نامردہ نشوی بخت نیانی
 الامور دیکت کہ دم و خلاص شدیم و مفصلاً بقر اول مرقوم است آن از دست
 خانیچہ بچنان کہ دم و خلاص شدیم و مفصلاً بقر اول مرقوم است آن از دست
 فانظر والله اعلم و علمہ اکمل شرح
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء کسئم اهل الصلوة فاحسبوا
 انظر و الله اعلم و علمہ اکمل شرح
 افشردل خود از خیالات باطلہ و توهنات ناضی

ادب

کما تقدماً یاد کردیم و در سواری بی گردید کجا
 بخاری بل صفائیل اہل دل راہ یاد و موجب بربادی
 حضوریت عاید نمیشود کہ در خدمت اہل معرفت آداب صدوری
 کہ در دویمک یعنی انداخت از روی لغت دست نیت والثر اعلم
 و علمہ اکمل شرح
 از فتن کہ بر سر حرکت و بیفتن و بیفتن یعنی ازینک
 این صیبت شریفست کہ در صحیح بخاری واقع شدہ قال النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کا لھم علی کہو سبھم الطیر یعنی بیغمیر علیہ السلام در تعریف
 وقار اصحاب و عدم التفات بسوا صدی مراقبہ و مراقبہ یعنی اہل علم
 سفیر ماینی اصحاب و بیچارگان و بیچارگان
 بیچارگان و بیچارگان و بیچارگان
 بیچارگان و بیچارگان و بیچارگان
 بیچارگان و بیچارگان و بیچارگان

نہنند از ہند سزدگ و در جوشت کند
 بگونہ فراتر از ہند سزدگ و در جوشت کند
 از رفتہ اند و ہمچو جانی و بہیمکس ملتفت
 نمیشوند از رفتہ اند و ہمچو جانی و بہیمکس ملتفت
 عادت طوطیان حاجت کاناعلی
 ساکن کی نشیندین حاجت کاناعلی
 او کسم الطیران است از طرفان او
 نشان اشارہ بر اہل و شہودینان
 بچند لطیف این شعر از تذکرہ حضرت ۱۲

فصل در حقیقت درگاه بیاری
از شیخ طریقی بیاری بیاری

باین ازان بیاری در معنی سبک
فصل در حقیقت درگاه بیاری
از شیخ طریقی بیاری بیاری

اینکه با کسری نشان میفرمایند که
حقیقت را بجا بردن نمودار می شود
در بار اول و بار دوم که در بار اول
مجلسی است که در بار اول و بار دوم
باین ازان بیاری در معنی سبک
فصل در حقیقت درگاه بیاری
از شیخ طریقی بیاری بیاری

اندر آنحضرت ندارد است با
نار و دوزخ را ازان گشتی حطب
چشم عارف سوی سیمامانده است
که بود غماز باران سبزه زار

بر خضوع و بندگی و اضطراب
پیش بینا بیان کنی ترک ادب
حق چو سیمار معرف خوانده است
گفت سیماهم و جو هم کردگار

باب شصت و پنجم در کبر و عجب

کار و بار خود بین شرم دار
روز سرد و برف انگه جامه تر
ای ترا خانه چو بیت العنکبوت
امر راطاق و طرم ماهیست
بر امید غرور خواری خوشند
گردن خود کرده انداز غم چودو
راسخی شهوت از عادتست
خشمش آید بر کسی کت و کشت
مالعان راه بت را دشمنند
کینها خیزد ترا با اوبسی

چند حرف طمراق و کار و بار
کبر زشت و از گدایان زشت تر
چند دعوی و دم باد بروت
خلق راطاق و طرم عاریتست
از پی طاق و طرم خواری کشند
بر امید غرور روز خدوک
ابتدای کبر و کین از شهوتست
چون ز عادت گشت محکم خوی بد
بت پرستان چونکه خوبانت کنند
چون خلاف خوی تو گوید کسی

کبر و عجب

مذکور شده تصنع را در آن است
و این از ذوق است و او را
چیزی کرده و طراق آوازی
تو دانی نبرد و خطبات
ابل خون و گمان و پست
بیداری خود پرستی در آمده
و بود بی سودت و بود با
بنیاد این قدر دعوی بود
حقیقت را بجای آوردن
عجب باری و استقامت در
بهر حال با باری و استقامت در

در حدیث آمده است که هر که در دنیا
محاسبان است و در دنیا محاسبان
نیست خود را در طلبت کسی آن
در حدیث آمده است که هر که در دنیا
محاسبان است و در دنیا محاسبان
نیست خود را در طلبت کسی آن
در حدیث آمده است که هر که در دنیا
محاسبان است و در دنیا محاسبان
نیست خود را در طلبت کسی آن

که مرا از خوی من برمی کند
 تو بد آن فخر آوری کز ترس بند
 هر که مردم سجدی می کنند
 آن تکبر زهر قاتل دان که هست
 چون می پر زهر نوشد مدبری
 بعد یکدم زهر بر جانش فتنه
 ای خنک آنرا که ذلت نفسه
 ز رویان خلق این ما و من است
 هر که بالا تر رود ابله تر است
 این فروغت اصولش آن بود
 حد خود بشناس و در بالا مپر
 مومنان آئینه همی گیرند
 اسی بدیده عکس در روی عم
 خانه روزن ساختی شیشه کبود
 گرنه کوری این کبودی از خویش

خویش برین میر و سرور میکند
 چا پلوست کرد مردم روز چند
 زهر اندر جان اومی آگسند
 از می پر زهر شد آن گنج مست
 از طرب یکدم بجنب باند سری
 زهر در جانش کند او دستد
 و ای آن کز سرکشی شد خوی او
 عاقبت زین نردبان افتادست
 کا سخوان او بتر خواهد شکست
 کز ترغ شرکت نیردان بود
 تا نیفتی در نشیب شور و شر
 این خبر را هم همی بر آورند
 بدنه عمست آن تونی از خود مردم
 نور خورشیدی کبودت می نمود
 خویش را گوید گو کس را تو پیش

و از می خوی من بر می کند
 تو بد آن فخر آوری کز ترس بند
 هر که مردم سجدی می کنند
 آن تکبر زهر قاتل دان که هست
 چون می پر زهر نوشد مدبری
 بعد یکدم زهر بر جانش فتنه
 ای خنک آنرا که ذلت نفسه
 ز رویان خلق این ما و من است
 هر که بالا تر رود ابله تر است
 این فروغت اصولش آن بود
 حد خود بشناس و در بالا مپر
 مومنان آئینه همی گیرند
 اسی بدیده عکس در روی عم
 خانه روزن ساختی شیشه کبود
 گرنه کوری این کبودی از خویش

و الاخره شوند و کلاه و ذرات
 فرغت لقمه چرب و شیرین
 در میان لبا می که در حالت
 درین حال اومی اصلک
 در ای تباهی و خوار می برکت
 هم مرتی و خوار می برکت
 کجوتی و فلسی تبهیتی در شون
 و الاخره شوند و کلاه و ذرات
 فرغت لقمه چرب و شیرین
 در میان لبا می که در حالت
 درین حال اومی اصلک
 در ای تباهی و خوار می برکت
 هم مرتی و خوار می برکت
 کجوتی و فلسی تبهیتی در شون

و هر که آب و آتش بر وی
 آتش آید بر او
 و هر که آب و آتش بر وی
 آتش آید بر او

و هر که آب و آتش بر وی
 آتش آید بر او
 و هر که آب و آتش بر وی
 آتش آید بر او

و هر که آب و آتش بر وی
 آتش آید بر او
 و هر که آب و آتش بر وی
 آتش آید بر او

حضرت بود که بعینه حکم خدا بود مخوف شدند قهرالی بصورت یاد آمده قوم عادر از بیخ و بن برکنده از ایشان نگزاشت و الله اعلم شرح

۱۸۴

و منظر کشنده آن سطره جبهه خلفه که درین سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است و در این سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است و در این سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است

هر که عیبی گفت آن بر خود خرید
 همچو برف از درد و غم بگداختی
 و آن ابلیس از تکبر بود و جاه
 و آن لعین از توبه استکبار کرد
 کرد و سر افتخار یو لبشر
 پیه پاره منظر بنیای او
 مدرکش و قطره خون یعنی چنان
 ای ایاز آن پوشتین را یاد دار
 طمطراقی در جهان فگنده
 پیش از آن کت بشکن او همچو عاود
 یار خود پنداشتند اغیار بود
 که ز سر گینست گلخن را کمال
 سایه مردان ز مرد این دورا
 کور گردد مار و رهرو وارید
 سروری جو کم طلب کن سروری

ای خنک جانی که عیب خویش دید
 نزع گزشتی خود بشناختی
 زلت آدم ز اشکم بود و باه
 لاجرم او زود استغفار کرد
 خود چه باشد پیش نور مستتر
 گوشت پاره آلت گویای او
 مسمع او آن دو پاره استخوان
 از منی بودی منی را و گزار
 کرملی و از قدر آگنده
 با در ایشکن کس فتنه ست باو
 عادر آن باد ز استکبار بود
 کبر زان جوید همیشه جاه و مال
 مال چون راست و آن جاه ازوها
 زان ز مرد مارا دید همه
 خواجه باز از منی و از سری

و این سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است و در این سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است و در این سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است

و این سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است

و این سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است و در این سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است و در این سطره در این حضرت آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل و یونس و داود و سلیمان و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله و سلم است

و نبرازان خواری می خوردند
راز سر و بار از دست جبار
صورت همچو این عالم
تبا نه بودی و فی الواقع آخرت
افزودی نبرازان و مبارز خواری
این عالم صوری زیاده تر از آنست
نمانی نیست که یازین بوست
کلید کلیدان سعدی شگفتیست که کجا من شکر
مردم آزاری اسباب خواریست و اکثر اعلم و علمه اکلم
عنه از بیجاست دادن تنبیت دست مبارک دولت دنیا نصیب
را علم و فن آموختن + دادن تنبیت دست مبارک دولت دنیا نصیب
گفت هر کس را در بیگ نظم نیست که سه مبارک دولت دنیا نصیب
یکم گردد و در تیغ از آبداری تشنه خون جگر گردد و در فی الواقع کس
را صاحب مال و منصب شدن طالب خواری و رسوایی خویش
بودنست خویش گفت هر که گفت که نبودن گنگ و لال حق بدین
و بالست چنانکه حق بدین گنگ و لال حق بدین
نخال پس نجات بدین در صورت بند نبودن و بانست
و خلاص بدین نجات در حالت عدم رسمی
عنه از بیجاست دادن تنبیت دست مبارک دولت دنیا نصیب
مردی و مردی در گرد آوردی مال و ذرات عالم صوری بود
از خوف قیامت بی خوف شدند و برای این دولت دوسه ساعت
که نیامی ندارد و در نزد تو در گشتند و بی حال و حال آفرینست
و کس نیکی بین دولت پازند و بی حجت خراب رسب العربت
دست زدند و سرور و حکیم کشیده کلیم با خدا شدند فی الحقیقت
عاقلان همانند چنانچه بد قول کلیم با خدا شدند فی الحقیقت
او زنده نامند اندر خانه شدند و اول کلیم با خدا شدند فی الحقیقت
و الله اعلم و علمه اکلم
دینار داده اند این را برای خدای خود از کس
که او تقالی بوضوح سرداری بود
عطا خواهد کرد و در دنیا بدهنده
خواهد گرفت چون قرض و دام
بگردد و الله اعلم که از خود خواهد
ماند پس بر چه چیز با حق دل
بمنده بنده زد و مال که بوی
دبالت مشو و طالب صادق
خدای تقالی شوق آورده من آن
هم باید سردی پایی و الله
اکلم و علمه اکلم

باب شصت و هشتم در آفت پاست

از قضیحت کی کند صد ارسلان	انچه منصب میکند با جا هلان
حرص و شهوت یار و منصب از دست	حرص بدیگاست این پنجاه تاست
در ریاست نیست چند امیش درج	حرص از شهوت حلقست و فرج
لیک منصب آن شکستگیست	حرص حلق و فرج هم از بد رگیست
باز گویم دستری باید درگ	نیخ و شلیخ این ریاست را اگر
طالب سوانی خویش او شدت	مال و منصب تا کسی آرد بدست
یا سخا آرد بنا موضع نهد	یا کند بخل و عطا ما کم دهد
جاه پندارید و در چاه او فتاد	حکم چون در دست گمراهی فتاد
عاقلان سرما کشیده در گلیم	احمقان سرور شدند و ز بیم
مرد رانی دست دان نیستین	آنخداوندی که نبود راستین
بیدل و بیجان و بی دیده بود	آنخداوندیکه در دیده بود
باز بستانند از تو همچو وام	آنخداوندی که دادندت عوام
تا خداوندیت بخشد متفق	ده خداوندی تو بعاریت بحق
ای برادر چون بر آزر میروی	مهری نطفست آتش ای غوی

نقطه نومی از آتش بازی و با کسر و غنیمت صورت و کسر وضع زینت و بختین آبدارک دست ۱۱۸

تفاوت پاست

عنه از بیجاست دادن تنبیت دست مبارک دولت دنیا نصیب
مردی و مردی در گرد آوردی مال و ذرات عالم صوری بود
از خوف قیامت بی خوف شدند و برای این دولت دوسه ساعت
که نیامی ندارد و در نزد تو در گشتند و بی حال و حال آفرینست
و کس نیکی بین دولت پازند و بی حجت خراب رسب العربت
دست زدند و سرور و حکیم کشیده کلیم با خدا شدند فی الحقیقت
عاقلان همانند چنانچه بد قول کلیم با خدا شدند فی الحقیقت
او زنده نامند اندر خانه شدند و اول کلیم با خدا شدند فی الحقیقت
و الله اعلم و علمه اکلم
دینار داده اند این را برای خدای خود از کس
که او تقالی بوضوح سرداری بود
عطا خواهد کرد و در دنیا بدهنده
خواهد گرفت چون قرض و دام
بگردد و الله اعلم که از خود خواهد
ماند پس بر چه چیز با حق دل
بمنده بنده زد و مال که بوی
دبالت مشو و طالب صادق
خدای تقالی شوق آورده من آن
هم باید سردی پایی و الله
اکلم و علمه اکلم

چنانچه مولانا فریاد کند
حاکم است و فضل اثر ایشان
که زین در دایره دود و دایره نور
بشنود صد جان بهر پاره و دانه
نیاید آن بهر دانه اعلم و علم
باید آن بهر دایره ای برقی
اعلم شرح لاریب ضایع
وقادر مطلق پیچیدگی قدرت دارد
که حضرت زین نفعت گرداند
نفعت اخص حضرت سیدنا
مولانا بقای ارشاد فریاد کند
بیم جان بشنود صد جان بهر پاره
بشنود صد جان بهر پاره و دانه
نیاید آن بهر دانه اعلم و علم
باید آن بهر دایره ای برقی
اعلم شرح لاریب ضایع
وقادر مطلق پیچیدگی قدرت دارد
که حضرت زین نفعت گرداند
نفعت اخص حضرت سیدنا
مولانا بقای ارشاد فریاد کند

تیر مارا کی بدف گرد و بین
اوج را بر مرغ وام و فح کند
تا بگونی دوزخست و از دها
که بگونی این بهشتت و حلل
تا بدانی قدرت حکم و تد
فکر کن از ضربت نامحت ز
مستی لعنت آمد این صفت
دور یاست می نگنجد در جهان
قطع خویشی کرد ملک جو ز بهر
همچو آتش بکش پیوند نیست
چون نیاید هیچ خود را میخورد
رحم کم جو از دل سندان او
هر صبح از فقر مطلق گیر در سر
هر که در پشت پرورد و وبال
عین مغرولیت نامش منصب است

هر چه او هموار باشد باز زمین
هر کس خواهد خدا دوزخ کند
هم ز دندان بر او در دها
یا کند آب دهانت را عسل
از این دندان برویاند شکر
پس بدندان بیگنا مان را نگز
شیطنت گردن کشتی بد در لغت
صد خورنده گنجد اندر گرد خوان
آن شنیدی که الملک عقیم
که عقیم است و را فرزند نیست
هر چه یابد او بسوزد پرورد
یا هیچ شود واره تو از دندان او
چونکه گشتی هیچ از سندان ترس
هست الوهیت و ای ذوالجلال
منصبی کا نم ز رویت محبت

از اینجا چند شعر از دفتر چهارم از قصه آنکه شناسای قدرتی پرسید
باز بگونی این بهشتت و حلل
تا بدانی قدرت حکم و تد
فکر کن از ضربت نامحت ز
مستی لعنت آمد این صفت
دور یاست می نگنجد در جهان
قطع خویشی کرد ملک جو ز بهر
همچو آتش بکش پیوند نیست
چون نیاید هیچ خود را میخورد
رحم کم جو از دل سندان او
هر صبح از فقر مطلق گیر در سر
هر که در پشت پرورد و وبال
عین مغرولیت نامش منصب است
هر چه یابد او بسوزد پرورد
یا هیچ شود واره تو از دندان او
چونکه گشتی هیچ از سندان ترس
هست الوهیت و ای ذوالجلال
منصبی کا نم ز رویت محبت
درد دفتر ششم

در آفت است

ملکی بگلستان سعدی شگفته گفته که در میان
آنکه بکنج ماضیت زشتند و دندان سنگ و در
مردم بستند کاغذ بریدند و قلم نگنجدند و در
وزبان حرف گیران رشتند و الله اعلم و علم
در شرح گو یا از همین جا است که سعدی فریاد کرد
فرموده که کس نیاید بخانه درویش که خارج زمین
باف بدهد یا بتوش و غصه اضی شود با جگر بند
پیش از آنکه بیدار شود الله اعلم شرح که ایاد
و توشن آرائی لاریب خاصه خدا نیست اغنی کسی که یاد
الوهیت بود و بی دود و مصداق کرب
جان بازی و آبرو زبی دود و مصداق کرب
تسیر الکتب و آله خیر و در لایق
هو الخسران المبین کرده
عباد با بند اجلیل و جوی و جوی
لاریب شرح ۲۱
که موجب حصول محبت جناب
لذا این علی منصب است
منصبی با جلال بوده اند و الله اعلم

تلج از ان اوست و زان ماکم
 فتنه است این پرتاوست
 خویش را عریان کن از فضل و فضول
 زیر کی ضد شکست و نیاز
 بیشتر از اصحاب جنت ابلهند
 بار خود بر کس مننه بر خویش نه
 چونکه کرد ابلیس خود با سروری
 سروری چون شد دماغت را ندیم
 شاه را باید که باشد خوی رب

و ای او که خود دارد گذر
 کاشترکت باید و قدوسیت
 تا کند هر دم ترا حمت زول
 زیر کی بگزار و با گولی بساز
 تا ز شتر فیلسوفی وارهند
 سروری را کم طلب درویش به
 دید آدم را بختی از خزی
 هر که شکست شود خصم قدیم
 رحمت او سبق دارد بر غضب

باب شصت و هفتم در رحم و شفقت

سبق رحمت بر غضب است ای فتا
 بندگان دارند لا بد خوی او
 آن رسول حق قلاؤز سلوک
 نی غضب غالب بود مانند دیو
 بی حلیتی منحنث و انیسر

لطف غالب بود در وصف خدا
 مشکهاشان پر ز آب جوی او
 گفت الناس علی دین الملوک
 بی ضرورت چون کند از بهر یو
 که شود زن رو پی زان کنیز

بسم الله الرحمن الرحیم... (Marginal notes at the top)

و چوین با وید که کشتن بلا شدی... (Marginal notes on the left)

و چوین با وید که کشتن بلا شدی... (Marginal notes on the left, including a large 'شصت' marker)

عن النکرو امر بالمعروف و ناهی عن المنکر... (Footnote at the bottom)

تا یابی راحت جان خودت
 رحم حق و خلق تا پد سوئی او
 بر منی و خویش من لعنت کنی
 سرنگون آنتند در قعر زمین
 گر چه جان جمله کافر نعمت است
 که چرا از سنگهاشان بالشت است
 که ازین خووار هانش ای خدا
 که نباشد از خلاق سنگسار
 تا کنان دستان رحمتی للعالمین
 حال من کان غنیاً فافقر
 او ضعیفاً عالمائین المضر
 رحم آرید از ز شهرند از زکوه
 وان تو نگر هم که بی وینار شد
 مبتلا گرد و میان جاهلان
 همچو قطع عضو باشد از بدن

خیر کن با خلق بهر ایزوت
 آنکه سر باشکند ادا ز غلوه
 بر بدیهای بدان رحمت کنی
 این سباده غیرت آید از کمین
 بر همه کفار ما رحمت است
 بر سنگم رحمت و بخشایش است
 آن سگی که می گزد گویم دعا
 این سگان راهم دران اندیشه وار
 زان بیاورد اولیا را بر زمین
 گفت پنهیب که رحم آرید بر
 والذی کان عزیزاً فاحتقر
 گفت پنهیب که با این سه گروه
 آنکه او بعد از عزیزی خوار شد
 وان سوم آن عالمی اندرجهان
 زانکه از عزت بخواری آمدن

نظف منبت یعنی محله نعت
 لفظ منبت یعنی محله نعت
 کفران منبت یعنی محله نعت
 کفران منبت یعنی محله نعت
 کفران منبت یعنی محله نعت
 کفران منبت یعنی محله نعت
 کفران منبت یعنی محله نعت
 کفران منبت یعنی محله نعت
 کفران منبت یعنی محله نعت
 کفران منبت یعنی محله نعت

عنه
 اینه
 اینه
 اینه
 اینه
 اینه
 اینه
 اینه
 اینه
 اینه

این کلام از کتب معتبره است
 در این کتاب آمده است
 در این کتاب آمده است
 در این کتاب آمده است
 در این کتاب آمده است
 در این کتاب آمده است
 در این کتاب آمده است
 در این کتاب آمده است
 در این کتاب آمده است
 در این کتاب آمده است

و بد بر ازل و بود خالی نیست قطع
و بد یعنی هر چند از بد بود هر وقت
و شہوت از اوصاف غلبه خشم
و کسی که بود بدی خودش محض
و از رالی در نشان چوین هوش
و از علم و علمه و علمه علمه
و بد یعنی از چنانست که
و بد یعنی از چنانست که

گفت پیغمبر که زن بر عاقلان
باز بر زن جاہلان چہرہ شوند
کم شود نشان رقت لطف و داد
مہر و رقت و صف انسانی بود
ستر کن تا بر تو ستاری کنند
اچہ بر تو خواه آن باشد پسند
گر چہ صرصر بس درختان میکتد
دست و ادست خدا کاری بکن
ز آنکہ جملہ کسب ناید از نیکی
ہین بانہ از نیست عالم بر قرار
ہر کسی در مکسی پامی نہد
ہر روز و نی کہ خیال اندیش شد
چون سخن در وی رود علت شود
پس جوابا و سکوتت و سکون
ان خیال و وہم بد چون شد پدید

غالب آید سخت بر صاحب دلان
ز آنکہ ایشان تند و بس خیرہ شوند
ز آنکہ حیوانیت غالب بر نہاد
خشم و شہوت صف حیوانی بود
تا بہ بینی امینی بر کس محض
بر دگر کس آن کن از رنج و گزند
با گیاه تروی احسان میکند
مکسی کن یاری یاری بکن
ہم در دگر ہم سقا ہم حایکی
ہر کسی کاری گزیند را فقار
یاری یاران دیگرے دہد
چون دلیل آری خیالش میشد
تیغ غازی دزد را آلت شود
ہست با ابلہ سخن گفتن جنون
صد ہزاران یار را از ہم برید

بندیدگان خدا کفرت اند و بدی
بسک خوش بایں شفقہ کہ آید
بروز ز بسندی بر بگیران پسند
و از علم و علمه و علمه علمه
و تا بچست بلنظ سمر با بر کرد
اینا از سلکنا عکبہم کہ انجا
صفتی از آنہ فرستادیم ایشان
بادندہ انشاہ ولی اللہ محض
بجستان سعدی شفقہ کہ گفتد
کاری کن ای منلان
ز آن کہ پیغمبر شاعر عمر
و از علم و علمه و علمه علمه
از بیست کس سعدی شیرازی
گفتند کہ آنکس کہ شیرازی
زود تہی بہ آنست جوابش
کہ جوابش نہی پس در حقیقت
اجتی کسی است کہ بفرمودہ خدا
در سول عمل کنند دوران درازی
نمایند و در پردہ انکارش سازد
پس جواب همچو کس تا کس در میان
امری دیگر نیست کہ در علم
باشند خونی و والہ علمه علمه
کہ در یاری یاران جاری ساری
سن محض بہرست درازی
بجوم بدستالی و تراکم و خیالی
سن خفا و سولانیمہ زینکہ
سہ آن خیال و وہم بہ چون
شد پیغمبر و اللہ اعلم
د علمہ اسلم

شہوت
در آرزوی شہوت

کدام آنگی وارد تالابست بدی
بر ممالک درونی غیر عالم الغیب
میرید که شرح ظاهر است
و اندیشه بدیجات است
موقف فهمیدگان نیک ازین
که از نظام مومن پدید و بصورت
ظنی المومنین جزایینی
له اشارت بجای ای

دانش عالم و علمه اعلم
خوار و در حقیقت ازین پدید که شرح
صدای آن بلوغ دل بناید نکات
عقلک آن همان سجرات نگر
دانش اعلم و علمه اعلم
نظر بعین عنایت بر حال
عقلک آن همان سجرات نگر
نظر بعین عنایت بر حال
عقلک آن همان سجرات نگر
نظر بعین عنایت بر حال
عقلک آن همان سجرات نگر

هست رهرو را یکی بند عظیم
گرچه آید ظاهر از ایشان جفا
گوش بر اسرارشان باید گماشت
عقل باید که نباشد بدگمان
هست و گشت نهانی با خدا
که مسلمان رفتش باشد امید
که بگردانی از و یکبار ه رو
طمع در آب سبو هم بسته ام
رحم سوی زاری آید ای فقیر

عالم وهم و خیال و طبع و بیم
طنین نیکو بر بر اخوان صفا
همین ز بد نامان نباید تنگ داشت
مشفقی گر کرد جور از امتحان
بلکه کوه و سنگ و آب و خاک را
بی هیچ کافر را بخواری سنگید
چه خبر داری ز ختم کار او
در میان بحر اگر گشته ام
زور را بگذار و زاری را بگیر

باب شصت و هشتم در تضرع و بکا

میل ما را جانب زاری کند
اهل دل از داغ بشناسند مرد
وی همایون دل که آن بریان است
مرد آخر زمین مبارک بنده ایست
زور را بگذاشت او زاری گرفت

چون خدا خواهد که مان یاری کند
داغ دل آور که در میدان مرد
ای خنک شمشیری که آن گریان است
آخر هر گریه آخر خنده ایست
ای خنک آن کونکو کاری گرفت

بشکستن و بجا فرستد و در زخم
نمودن شرعاً و عقلاً جائز و درست نیست چنانچه
در احادیث صحیح و در اصول فقهی بیاید از حسن اعمال
و در قریب نیست و چون نوشته غالب می آید کار
که مستحق دوزخ می گردد و در بعضی عیوب عمل بد خویش
فریب دوزخ نیست و چون تقدیر الهی غالب می آید کار
بکین که مستحق و اهل شدن بهشت میگردد و در بعضی عیوب
معنی است آن نیک فرود نگردد و در بعضی عیوب طالب اعمال
باعتنا عدم حصول فرود نگردد و در بعضی عیوب طالب
چون بجزین فائده خود مطلع بود و فائده خود آگاه باشد باید طالب
بازدانی که در دنیا کار خیر است و در بعضی عیوب طالب
حسن اعمال نگردد که هر دو در بعضی عیوب طالب

دانش اعلم و علمه اعلم
بسیار ساری به پارسادان و نیک مردانکار
در دنیا که در دنیا است و نیک مردانکار
کدام آنگی وارد تالابست بدی
بر ممالک درونی غیر عالم الغیب
میرید که شرح ظاهر است
و اندیشه بدیجات است
موقف فهمیدگان نیک ازین
که از نظام مومن پدید و بصورت
ظنی المومنین جزایینی
له اشارت بجای ای

دیدہ بر دیگران نوحہ کرے
ز ابر گریان شاخ سبز و تر شود
گر باشد برق دل ابر و چشم
کی بر دید سبزہ ذوق وصال
کی گلستان را ز گوید با چمن
کی چناری کف کشاید در دعا
کی شکوفہ آستین پر نثار
کی فروز دلالہ را رخ همچو خون
زاری و گریه عجیب سہر یست
گفت ادعوا اللہ تیراری مباحث
دعوت زار است روزی پنج بار
نعرہ موذن کہ حی علی الفلاح
تا نگرید ابر کی خند و چمن
طفل بگروزہ ہمید اند طریق
تو نمیدانی کہ دایہ و ایگان

مدتی بنشین و بر خود میگری
زانکہ شمع از گریه روشن تر شود
کی نشیند آتش تمیدید و خشم
کی بچو شد چشمها ز آب زلال
کی بنفشہ عهد بند و با سمن
کی درختی سرفشانند در ہوا
برفشانند گیسو دایم بہار
کی گل از کیسہ بر آرد ز برون
رحمت کلی قوی تر دایہ است
تا بچو شد شیرهای مہر ماش
بندہ را کہ در نماز آرد ہزار
وان فلاح این زار است و ایتہ
تا نگرید طفل کی جو شد لمن
کہ بگیریم تار سد وایہ شفیق
کم ویدی گریہ شیر اور ایگان

نام از بیت تا ہنم از دفتر دست از قفسہ انکار کردن فلسفی بر قرآن مجید ۱۲

بہر ہر کس کہ در این کتاب...
بہر ہر کس کہ در این کتاب...
بہر ہر کس کہ در این کتاب...

و انقل بیفت لھا طلع قضیب
واضحیادہ بلکہ مینا یعنی
روایندیم بسبب آن شاہان و در آن کہ در وی
از سیوہ او نور روزی بلای بنکان زندہ
طالع یعنی چنانکہ جنت فرشتانین آتش
بہای سوزنودن شعلہ و آتش غضب و غصہ
تمام خانہ بان درونی را سوزنہ بجاک
بکہ کہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ
تکون اولہ اگر تمام الخ یعنی بگویند اللہ
بذات واحد اطلاق میکنند و مقصود از ہر
در جناب حضرت رسالت صل علیہ وسلم گفتند
چنانکہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ
بذات واحد اطلاق میکنند و مقصود از ہر
در جناب حضرت رسالت صل علیہ وسلم گفتند
چنانکہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ

بذات واحد اطلاق میکنند و مقصود از ہر
در جناب حضرت رسالت صل علیہ وسلم گفتند
چنانکہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ
بذات واحد اطلاق میکنند و مقصود از ہر
در جناب حضرت رسالت صل علیہ وسلم گفتند
چنانکہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ
بذات واحد اطلاق میکنند و مقصود از ہر
در جناب حضرت رسالت صل علیہ وسلم گفتند
چنانکہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ
بذات واحد اطلاق میکنند و مقصود از ہر
در جناب حضرت رسالت صل علیہ وسلم گفتند
چنانکہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ

منہج

و انقل بیفت لھا طلع قضیب
واضحیادہ بلکہ مینا یعنی
روایندیم بسبب آن شاہان و در آن کہ در وی
از سیوہ او نور روزی بلای بنکان زندہ
طالع یعنی چنانکہ جنت فرشتانین آتش
بہای سوزنودن شعلہ و آتش غضب و غصہ
تمام خانہ بان درونی را سوزنہ بجاک
بکہ کہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ
تکون اولہ اگر تمام الخ یعنی بگویند اللہ
بذات واحد اطلاق میکنند و مقصود از ہر
در جناب حضرت رسالت صل علیہ وسلم گفتند
چنانکہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ
بذات واحد اطلاق میکنند و مقصود از ہر
در جناب حضرت رسالت صل علیہ وسلم گفتند
چنانکہ در سورہ نبی اسرار قل اعوذ باللہ

۱۹۲

بعضی پیدایش جملیات است

بل تمام ذی حیات یاری

بارش بدانست هر درختان

ببارش تربیت مهر درختان

آب باران رویدگی را در میانه

وتابش مهر تابان بدو به زود نما

سامانگواقیام جهان و آرایش

جهانیاں مدار زبان و آرایش

نمایان بر همی است حکم قلم

استن دنیا همین دو رشته تاب
کی شدی اجسام بازفت و سطر
گر نبود ای این یقین و این کبر صیل
چشم را چون ابراشک فروز اول
تا که چرخ و عرش را گریان کند

گریه ابرست و سوز آفتاب
گر نبود سوز مهر و اشک ابر
کی بدی معمور این هر چار فصل
آفتاب عقل را در سوز و وار
گریه با صدق بر جهانها زند

حکایت

کم گری تا چشم را ناپید
چشم بیند یا نه بیند آن جمال
در وصال حق و دیده کی گست
این چنین چشم شقی گو گو ر شو
چپ مرو تا بخشدت دو چشم را

زاهدی را گفت یاری در عمل
گفت زاهازد و پیر من نیست حال
گر بپیند نور حق تو در چه غمست
ور نخو اهد دید حق را گو پرو
غم نخور از دیدگان عسی تراست

این حکایت از دفتر دوم است ۱۱

باب شصت و نهم در دعا

رود دعا میخواه از خوان صفا
بزتابد که را یک برگ گاه
چون امان خواهد وزخ از خدا

گر نداری تو دم خوش در دعا
آرزو میخواه لیک اندازه خواه
در حدیث آمد که مومن در دعا

این چند آیات از دفتر دوم است ۱۲

و الله اعلم و علمه اعلم
یعنی چنانکه بقای جمال صدوری
مجلدات برونی بر تابش آفتاب بارش آفتاب عقل و بارش
مجلدات برونی بر تابش آفتاب بارش آفتاب عقل و بارش
مجلدات برونی بر تابش آفتاب بارش آفتاب عقل و بارش
مجلدات برونی بر تابش آفتاب بارش آفتاب عقل و بارش
مجلدات برونی بر تابش آفتاب بارش آفتاب عقل و بارش
مجلدات برونی بر تابش آفتاب بارش آفتاب عقل و بارش
مجلدات برونی بر تابش آفتاب بارش آفتاب عقل و بارش
مجلدات برونی بر تابش آفتاب بارش آفتاب عقل و بارش
مجلدات برونی بر تابش آفتاب بارش آفتاب عقل و بارش

۶۹

ایضا یعنی دو دیده دیگر که با آن مشاهده
چشم بیند نور حق تو در چه غمست
در وصال حق و دیده کی گست
این چنین چشم شقی گو گو ر شو
چپ مرو تا بخشدت دو چشم را
دولت او را نه حاصل بود و نابودش حاصل بود و نابودش حاصل بود
دولت او را نه حاصل بود و نابودش حاصل بود و نابودش حاصل بود
دولت او را نه حاصل بود و نابودش حاصل بود و نابودش حاصل بود
دولت او را نه حاصل بود و نابودش حاصل بود و نابودش حاصل بود
دولت او را نه حاصل بود و نابودش حاصل بود و نابودش حاصل بود
دولت او را نه حاصل بود و نابودش حاصل بود و نابودش حاصل بود
دولت او را نه حاصل بود و نابودش حاصل بود و نابودش حاصل بود
دولت او را نه حاصل بود و نابودش حاصل بود و نابودش حاصل بود

و الله اعلم و علمه اعلم
ایضا یعنی ای بار خدا بیگل
دعا را از عذاب و رنج هم گوید
اللهم اجور و معنی ای بار خدا
بیگاه ده او را و الله اعلم
و الله اعلم و علمه اعلم
ایضا یعنی ای بار خدا بیگل
دعا را از عذاب و رنج هم گوید
اللهم اجور و معنی ای بار خدا
بیگاه ده او را و الله اعلم
و الله اعلم و علمه اعلم
ایضا یعنی ای بار خدا بیگل
دعا را از عذاب و رنج هم گوید
اللهم اجور و معنی ای بار خدا
بیگاه ده او را و الله اعلم
و الله اعلم و علمه اعلم

کردن و چو پلوسی نمودن
عصیان و طغیان بندگان بداد و ستم
در سوئی آنها قبول نکنند و کار بجز
کسی نیکه بصفت رسمی بگریزند
بی روی در باب اصلاح کار بندگان
خدا بکمال کمال درین دنیا و آخرت
نهند یعنی که بندگان را در دنیا و آخرت
خوابی و خوابورده اند
بنفوس مختلفه و یا خدای تعالی
این معرفت و شریعت را قبول
مرگ غنیمت است تا توانی دست
طلب در آن آن مطلوب رسان
مار ۱۲ اگر چه بظاہر عکس
وجود هست الا باعتبار تقوا
اعتبار از وجود خجیلی و توی بی
نیست پس بجهت تجلیات تو همان
گزارانند و از اصل کار دور
بودن بر عکس متقینند خداوند
رقنست ۱۲ شرح ۱۲ این
بفتح اول و کسه نون یعنی ناله
ناله و این المذنبین یعنی زاری
گناهکاران ۱۲ عبد اللطیف

واسطه مخلوق فی اندامیان
بندگان حق رحیم و پر دبار
مهربان بی رشوتان یاری گران
همین بخوان این قوم رای مبتلا
فی همه ملک جهان دون دهند
داد و داد حق شناس و بخشش
گر بود داد و سخا از فزون زیگ
عکس آخر چند پاید در نظر
حق چو بخشش کرد بر اهل نیاز
تو د که کو بد این رحمت نثار
ای بسا مخلص که نالد در دعا
تار و د بالای این بقیق برین
بس ملائک با خدا نالند زار
بندۀ مومن نصیعی می کند
صله با بیگانگان رای می

بخیزدان لابه کردن جسم و جان
خوی حق دارند در اصلاح کار
در مقام سخت و در روز گران
همین غنیمت دارند ایشان پیش از بلا
صد هزاران ملک گوناگون دهند
عکس آن دوست پنج و شش
تو نمائی و این بماند مرده ریگ
اصل بینی پیشه کن ای کج نظر
باعطا بخشید شان عمری راز
که نیاید در اجابت صد هزار
تار و د و د و خلوصش برهما
بوی مجر از این المذنبین
کای مجیب هر دعا و ای مستحار
اونی داند بجز تو مستند
از تو دارو آرزو هر مشت
دانه طالب و کرمها اول بضم

بخشش
Darsana

۱۲ این
بفتح اول و کسه نون یعنی ناله
ناله و این المذنبین یعنی زاری
گناهکاران ۱۲ عبد اللطیف

حق بفرمایید نه از خواری اوست
حاجت آوردنش ز غفلت سوسن
گر بر آرم حاجتش او وارود
گر چه مینالد بجان یا مستجار
من برین در و دارش می کنم
خوش همی آید مرا آواز او
بی مرادی مومنان از نیک بد

عین تاخیر عطایاری اوست
آن کشیدش موکشان در کوی من
هم در آن بازیچه مستغرق شود
دل شکسته سینه خسته شو گووار
از ره پنهان شکارش می کنم
وان خدا یا گفتن آن را ز او
تو یقین میدان که بهر این بود

حکایت

وزوکی از مار گیرے مار برد
وارمید آن مار گیر از زخم مار
مار گیرش دید و پس بشناختش
در دعای میخواستی جانم از او
شکر حق را کان دعا مردود شد
بس دعاها کان یا نست و هلاک
پنجه اندر گوش حس دون کنید

ز ابلی آنرا غنیمت می شمرد
مار گشت آن وزو خود را زار زار
گفت از جان مار من پرده خستش
کش بیایم مار بستام از او
من زیان پیدا شتم آن سوو شد
وز گرم می شنود ویزدان پاک
بند حس از چشم خود بیرون کنید

عین تاخیر عطایاری اوست...
آن کشیدش موکشان در کوی من...
هم در آن بازیچه مستغرق شود...
دل شکسته سینه خسته شو گووار...
از ره پنهان شکارش می کنم...
وان خدا یا گفتن آن را ز او...
تو یقین میدان که بهر این بود...
عین تاخیر عطایاری اوست...
آن کشیدش موکشان در کوی من...
هم در آن بازیچه مستغرق شود...
دل شکسته سینه خسته شو گووار...
از ره پنهان شکارش می کنم...
وان خدا یا گفتن آن را ز او...
تو یقین میدان که بهر این بود...

عین تاخیر عطایاری اوست...
آن کشیدش موکشان در کوی من...
هم در آن بازیچه مستغرق شود...
دل شکسته سینه خسته شو گووار...
از ره پنهان شکارش می کنم...
وان خدا یا گفتن آن را ز او...
تو یقین میدان که بهر این بود...
عین تاخیر عطایاری اوست...
آن کشیدش موکشان در کوی من...
هم در آن بازیچه مستغرق شود...
دل شکسته سینه خسته شو گووار...
از ره پنهان شکارش می کنم...
وان خدا یا گفتن آن را ز او...
تو یقین میدان که بهر این بود...

عین تاخیر عطایاری اوست...
آن کشیدش موکشان در کوی من...
هم در آن بازیچه مستغرق شود...
دل شکسته سینه خسته شو گووار...
از ره پنهان شکارش می کنم...
وان خدا یا گفتن آن را ز او...
تو یقین میدان که بهر این بود...
عین تاخیر عطایاری اوست...
آن کشیدش موکشان در کوی من...
هم در آن بازیچه مستغرق شود...
دل شکسته سینه خسته شو گووار...
از ره پنهان شکارش می کنم...
وان خدا یا گفتن آن را ز او...
تو یقین میدان که بهر این بود...

انبیاء را در درون هم نغمه است
 نشود آن نغمه را گوش حس
 روبرو سلطان کار و بار بین
 اینچنین حسها و ادراکات ما
 راه حس راه خزانست ای سوار
 پنج حس است جز این پنج حس
 اندران بازار کابل محشرند
 حس بدن قوت ظلمت میخورد
 چشم حس راهت هب اغترال
 سخره حس اند اهل عتزال
 هر که در حس ماندا و معتزلیت
 چون حس بیرون نیاید آدمی
 گریه بدیدی حس حیوان شاه را
 گریه بودی حس دیگر مژ را
 پس بنی آدم مکرم کی بدی

طالبان زان حیات بی بهت
 گزسته ما گوش حس باشد نجس
 حسن تجری شحمها الا نهار بین
 قطره باشد دران بحر صفا
 ای خزان را تو مزاجم شرم و
 آن چو زرخ و این حسها چوس
 حس مس چون حس کی خرند
 حس جان از آفتاب میچرد
 دیده عقلست سستی در وصال
 خویش راستی نماید از ضلال
 گر چه گوید سنیم از جا بلیت
 باشد از تصویر غیبی اجمی
 پس بدیدی گا و خراش را
 جز حس حیوان زیر و ن هوا
 کی بحس مشترک محرم شدی

۱۹۹۰

دران ایبات ذکر رویت واقع شده است مناسبتی ندارد
 و آن سود دارد پس از آن بیاید
 و آن سود دارد پس از آن بیاید
 و آن سود دارد پس از آن بیاید

چنانچه ایبات گفته شد در حال آنکه با وجود حس و باطن
 و حس آن واضح میشود که در ادراکات
 حس سواد ای این حس است
 است نظر زیاده ای صفات و اس و لیا را بنظر جان میگوید
 بشاگردین قاری میبندد اما فضل را آبادی از ذکر دوم است
 متغیر از کار و دنیا بی بینم در عقبی هم خواهیم دید و محققان اهل سنت
 و در آنست معنی را موعود و مستعد و مستعد و مستعد
 و کافران را معنی را موعود و مستعد و مستعد و مستعد
 دنیا فی زاید ایمان و نظر بصیرت و نظیر آنست
 در وجه عیان و تشبیهی بیجان و تقالی القهر جان تشبیهی
 دلیل اول معنی را موعود و مستعد و مستعد و مستعد
 قطعاً نسبتی نیست بلکه در صورت اخروی بار ویت دنیوی
 نسبتان همول الکیفیت است برای

برون نیاید آدمی + باشد از تصویر غیبی اجمی + و آنرا علم بالصواب
 در هر دو وقت باطله و سائده و شاد و غم
 و آنرا تا که با اینست از عالم روز
 در هر دو وقت باطله و سائده و شاد و غم
 و آنرا تا که با اینست از عالم روز
 در هر دو وقت باطله و سائده و شاد و غم
 و آنرا تا که با اینست از عالم روز

صما جز باشد و کیفیت آنرا اندکی کیفیت امور غیبی چگونه تواند دانست چه نسبت خاک با عالم پاک ای شده از شناخت خود عاجز کی شناسی حدی را هرگز چون بودیم
 ان یعنی در معنی کیفیت هموی
 غلطی بزرگس که کی
 و آن در ادراک غلطی بزرگس که کی
 و آن در ادراک غلطی بزرگس که کی

دیده حس دشمن عقلمت و کیش
 بت پریش گفت و ضد باش خواند
 زانکه حالی دید و فردا را ندید
 دوست پرین دیده هر دو سرا
 متر اصداد درست صد پدر
 دین و چشم حس چ نوشته چین است
 دیده ربانی جونی و بیاب
 شعشعات آفتاب با شتر
 نار پیش نور بس تاری بود
 چشم سر حیران نازع البصر
 دیده جان جان پرفن بین بود
 در نظر و در نظر و در نظر
 یکنظر دو کون دید و روی شاه
 سرمه جو و الله اعلم بالسرار

خاک ن دیده حس بینش
 دیده حس را خدا عماش خواند
 زانکه او گفت دید و دریا را ندید
 درو چشم حق شناس آید ترا
 پس و چشم روشن ای صناظر
 خاصه چشم دل که آن هفتاد و ست
 دیده حسی زبون آفتاب
 تا زبون گردد به پیش آن نظر
 کان نظر نوری و این ناری بود
 چشم ظاهرا صابله علیه شتر
 دیده تن دامنات بین بود
 در گزار این جمله تن را در بصر
 یکنظر دو کترهای بسند ز راه
 در میان این دو فرق بیشتر

باب هفتاد و یکم در مذمت بدن

چون زره دان این تن پر حیف را / فی شتار شاید و فی صیف را

اندازد و کرا بیدار مشرف
 سازد آری این از فراد
 نباید بگردد این نظر و شمای
 و حرفی که حرف است شمای
 و در معرفت بسبب نظم
 و در حق سبب نظم
 و در حق سبب نظم

حافظ و تکیهان سپهر تو باش
 دارند از هر مصیبت دانت
 بقضا و فوریت که با هم
 در پاره نیم و او در پاره
 بان این آید در وقت ایوب
 مرا ناز از شتار است کنی بیند
 آجین لا یبصر و کن کمال
 له اشارت با یکره کلمه
 چشم روشن باشد
 راه راست چون صد پدر
 یاد حفاظت نمایند بیکه زیاده
 از آن و الله اعلم و علمه حکم
 و ما نازع البصر و ما نازع البصر
 که در سوره و ابجد یخبر به
 و یقیم و اوقت و الله اعلم
 ناپدید نموده و در پاره و در کار
 از در کج چشم خرم آمد و الله اعلم
 هفتاد و یکم در مذمت بدن
 عارف خدا آگاهی پیشه عارف
 حتی که هر مومون و مومون با هزاران
 ناز و جوش و خروش در نوای
 تماشای دیدار پروردگار چون
 تماشایان بازار کسیر چشم
 بوده نرکان و در چسبیده
 برود و دیوار اندازد تا بر نظری
 برود و کرا بیدار مشرف

اطوار بدن

این تن کثر فکر معکوس روح
زین بدن اندر غذایی ای پسر
جان کشاید سوی بالا بالها
سرگرائی و کسل خود از تن هست
کنده تن راز پای جان مکن
سجده نتوان کرد بر آب حیات
چون بمردم از حیات بود بیشتر
پند من بشنو که تن بند قویست
باز کن پیکار غم را بر تنت
در زمین مردمان خانه مکن
کیست بیگانه تن خاک تو
لاشکمان مسکن بود هر جا تن
این بدن خرگاه آمد روح را
تن قهص شکست تن شد خار جان
ایش گوید من شوم همراز تو

صد هزار آزاد را کرده گرو
مرغ روح بسته با جنس دیگر
در زده تن در زمین جنگا لها
جان ز جفت جمله در پرید نیست
تا کند جولان بگرد آن چمن
تا نیابی زمین تن خاکی نجات
حق مرا شد سمع و ادراک و بصر
گفته بیرون کن گرت میل نویست
بر دل و جان کم نه آن جان کینت
کار خود کن کار بیگانه مکن
کز برای او ست غمناکی تو
ترد عارت این بود حسب الوطن
یا مثال کشتی مرفوح را
در فریب داخلان و خار جان
دانش گوید من نیم انباز تو

این تن کثر فکر معکوس روح
زین بدن اندر غذایی ای پسر
جان کشاید سوی بالا بالها
سرگرائی و کسل خود از تن هست
کنده تن راز پای جان مکن
سجده نتوان کرد بر آب حیات
چون بمردم از حیات بود بیشتر
پند من بشنو که تن بند قویست
باز کن پیکار غم را بر تنت
در زمین مردمان خانه مکن
کیست بیگانه تن خاکی تو
لاشکمان مسکن بود هر جا تن
این بدن خرگاه آمد روح را
تن قهص شکست تن شد خار جان
ایش گوید من شوم همراز تو

تذکره

این تن کثر فکر معکوس روح
زین بدن اندر غذایی ای پسر
جان کشاید سوی بالا بالها
سرگرائی و کسل خود از تن هست
کنده تن راز پای جان مکن
سجده نتوان کرد بر آب حیات
چون بمردم از حیات بود بیشتر
پند من بشنو که تن بند قویست
باز کن پیکار غم را بر تنت
در زمین مردمان خانه مکن
کیست بیگانه تن خاکی تو
لاشکمان مسکن بود هر جا تن
این بدن خرگاه آمد روح را
تن قهص شکست تن شد خار جان
ایش گوید من شوم همراز تو

تذکره
این تن کثر فکر معکوس روح
زین بدن اندر غذایی ای پسر
جان کشاید سوی بالا بالها
سرگرائی و کسل خود از تن هست
کنده تن راز پای جان مکن
سجده نتوان کرد بر آب حیات
چون بمردم از حیات بود بیشتر
پند من بشنو که تن بند قویست
باز کن پیکار غم را بر تنت
در زمین مردمان خانه مکن
کیست بیگانه تن خاکی تو
لاشکمان مسکن بود هر جا تن
این بدن خرگاه آمد روح را
تن قهص شکست تن شد خار جان
ایش گوید من شوم همراز تو

در حقیقت بر آن از جاوه سکن
آدمیت استقامت خنجر چنان
فوس آمد گویان طلب و در بلطام
دنیوی چون آن پوست از بود پس
چون خوشامد خوشامد گویان خوش
کیان غام ازین است بجز شکیبایی
نود سرفی و خوشین آری بارشوش
از دست ضبط برآمده با بر جاده بکبر
دنیایانند که آتش خوشامد گویان
سر بالا نمودند سوخته و بالاکردند کسی سر بالا کردن
طردند لطف سالو اسیر جهان و ایمان سلامت بر دلندا

ایش گوید نیست چون تو در وجود
آتش گوید هر دو عالم آن تست
او چون بیند خلق را سرست خویش
گشت آن مشک که امی زنده لق
اوند اند که هزاران را چو او
لطف سالوین جهان خوش لغمه است
آتشش پنهان و قش آشکار
هر که داد او حسن خود را در مراد
چشمها و چشمها در شکما
دشمنان او را ز غیرت میدرند
در پناه لطف حق باید گر نخت
اشتر آمد این وجود خار خوار
اشتر اتنگ گلی بر پشت تست
میل تو سوی مغیالاست و ریگ
تا تو تن را چرب شیرین میدهی

در جمال و فضل و احسان وجود
جمله خان مان طفیل جان تست
از تکبر میرود از دست خویش
از سجود و از تحیر های خلق
دیو افگند دست اندر آب جو
کمترش خورکان آتش لقمه است
دود او ظاهر شود پایان کار
صد قضای بدسوی او رونما
بر سرش زید چو آب از مشکما
دوستان هم روز گارش میبرند
کو هزاران لطف بر او رحمت
مصطفی زادی برین اشتر سوار
کز نسیمش در تو صد گلزار است
تا چه گل چینی ز خار ای رود یک
جو هر جان را نه بینی منسری

جانبها
سلاست روی نشسته خانه جان و ایمان چنان گویی
در دست فحی روشن کرده بگو دروغ بفرغ فرود و خنجر
بهین منموان آیت ملحقه موضوع اندر اولی علم
مخ ننگ و نام و جلد دروغ و چندیان و فریب و
مکاره مولانا ولی محمد
از نتر دشمنان در پناه الطاف ایشان گرفتارند
بلکه از بلای سسل بیلابی سخت افتادند است پس
حق را بجانده ملجا و سعاده نورس
این را در پناه خود جا داد و بر آمد ای ایشان پاکت
فشار و آنچه خمد ضلالتت سهو واقع شد ۱۲ ولی محمد
مراد از وجود و قابل خاکت و مصطفی زاده عبات
روح است ز کرم آن حضرت صلی الله علیه و سلم روح از روح
و ابوالار و روح است و ایضا بخار وجود یعنی قالب غلک
ست مراد از مصطفی زاده حکیم عدیت شریف شهور که روح
بیون از ایشان نور جمعی مخلوق گفته دل و جانست که صلش
از عالم قدس و بواسطه انقیاد بدن پر یگانا طبیعت بین
خار و گشته ۱۲ صفا امیری الیومین جنین ضنون
نور جمعی که در او بود و صفا امیری الیومین جنین ضنون
نور جمعی که در او بود و صفا امیری الیومین جنین ضنون

در این کتاب

بهر آنکه در این کتاب
بهر آنکه در این کتاب
بهر آنکه در این کتاب
بهر آنکه در این کتاب
بهر آنکه در این کتاب
بهر آنکه در این کتاب
بهر آنکه در این کتاب
بهر آنکه در این کتاب
بهر آنکه در این کتاب
بهر آنکه در این کتاب

این است که در وقت خوردن این شراب کباب پختنی

و چشم ز نقی آدمی درین عالم کرم عالم
و چشم ز نقی آدمی درین عالم کرم عالم
و چشم ز نقی آدمی درین عالم کرم عالم
و چشم ز نقی آدمی درین عالم کرم عالم

خاک رنگین است و نشین ای سپر
روح را اندر مرض آورده
قوت حیوانی مر اورا ناسر است
قسم موشس و مار هم خالی بود
میر کونی خاک چونوشی چو مار
زانکه گل خوارست دایم ز درو
لیکه خالی را که آن رنگین شدت
رنگ گمش داد و این هم خاک گوست
جمله راهم باز خالی میکینند
جمله بیک رنگ اندر گور خوش
جمله رو پوشست و مکر و مستعا
غیر این بر بسته دان همچون جرس
فضله آن را به بین و آب لیز
بر طبق آن ذوق و آن لغزیت
چون شدی تو صید دانه شد نهان
روز مردن گند او پیدا شود

این شراب و این کباب این شکر
قوت اصلی بشر نور خداست
گر جهان باغی پر از نعمت شود
قسم شان خاکست و گردی کز بهما
گل مخر گل را مخر گل را بجوی
این مان خود خاک خواری است
چونکه خوردی آنهاجم و پوست
هم ز خالی خنثی بر گل میزنند
هندی و قچاق و رومی و حبش
تا بدانی کان همه رنگ و نگار
رنگ باقی صبغة اللست بس
ای بدیده لوتهای جرب خیر
مر خبت را گو که آن خوبیت کو
گوید آن دانه بد و من دام آن
گرمی آن مشک تن را جاشود

از این بیت تا بیت آخر از قصه قوت شراب برادر بزرگ

مجلس در این مجلس کباب پختنی
مجلس در این مجلس کباب پختنی
مجلس در این مجلس کباب پختنی
مجلس در این مجلس کباب پختنی

اصول و مبادی

صبغة اللست و من احسن صبغة
قول کردیم رنگ لست از این صبغة
و او را پختند گانیم قانده
رنگ از دنیا فریب دندین چه
کلیه این بیت متعارف است و در کتاب
طامع بطبع دانه بود چوب دانه است
توان که اگر طبع دانه بود چوب
و به حالت عرفان دست و گریبان

تا تمام این طعم قوت شراب
از این بیت تا بیت آخر از قصه قوت شراب

بیتنی نامهای نامی خود را در اینجا بنویسید
 جایی که در این کتاب ذکر شده است
 در این کتاب نامهای نامی خود را در اینجا بنویسید
 جایی که در این کتاب ذکر شده است

آن منافق مشک بر تن می نهد
 مشک بر تن مزین بر دل جمال
 روح را در قفس گلخن می نهد
 مشک چه بود نام پاک و اجلال

باب هفتاد و دوم در مدت نفس

ما در پتهابت نفس شماس است
 این چند اشارت از دفتر است
 بت سیاه آبت در کوزه نهان
 آن بت منحوت چون سیل سیاه
 بت شکستن سهل باشد نیک سهل
 صورت نفس اربعونی ای سپهر
 هر نفس مگری و در هر مکر آن
 صد زبان و هر زبانش لغت
 در خدای موسی و موسی گریز
 آهین نفس و هوا بر هم مزین
 بسکه خود را کرده بسته هوا
 ای تو شیری در تنگ این چاه رود
 شیر را خرگوش در زندان نشانند

ز آنکه آن بت مار و این بت اژدها است
 نفس مرآب سیه را چشمه دان
 نفس بتگر چشمه بر شا همراه
 سهل دیدن نفس را جهلست و جهل
 قصه دوزخ بخوان با هفت سر
 غرقه صد فرعون با فرعونیان
 زرق و دستانش نیاید در صفت
 آب ایمان را ز فرعون فریز
 کین دو میز ایند همچو مردوزن
 کرملی را کرده تو اژدها
 نفس چون خرگوش خونست میخورد
 تنگ شیری کو ز خرگوشی بساند

خدا گفتن میان زنده و جان فسرده چون شورش و راه بود
 شمشیر شود که دل مرده و جان فسرده چون شورش و راه بود
 در این کتاب نامهای نامی خود را در اینجا بنویسید
 جایی که در این کتاب ذکر شده است

در مدت نفس

در این کتاب نامهای نامی خود را در اینجا بنویسید
 جایی که در این کتاب ذکر شده است
 در این کتاب نامهای نامی خود را در اینجا بنویسید
 جایی که در این کتاب ذکر شده است

آن جلد با جمال بود در این کتاب
 بید سازی از این کتاب
 که در این کتاب ذکر شده است
 جایی که در این کتاب ذکر شده است

نفاذ انذار است باینکه هر کس در راه حق...

معدده اش لغره زنان بل من زید

عالمی را رقمه کرده و در کشید
چونکه جزو دوزخست این نفس ما
هر که مرد اندر تن او نفس گسر
نفس خود را گش جهانی زنده کن
کشتن این کار عقل هوش نیست
این قدم حق را بود کوراکشد
در کمان نهند الا تیر راست
راست شو چون تیر واره از کمان
چونکه و گشتم ز پیکار برون
قدر جعنا من جهاد الا صغیریم
ای شهاک شتیم ما خصم برون
قوت از حق خواهیم و توفیق و لاف
سهل شیری دان که صفا بشکند
گا و نفس خویش را زو ترکش
هین بکش او را که بر آن دنی

طبع کل دارد همیشه جزو ما
مرور افرمان جزو رشید ابر
خواجه گشتت او را بنده کن
شیر باطن سخره خرگوش نیست
غیر حق خود که کمان او کشد
این کمان با زاگون که تیرهاست
کز کمان هر راست بجمد بیگان
روی آوردم به پیکار درون
بابی اندر جهاد الا کبریم
ماند خصمی زو بتدر اندرون
تو بسوزن کبسم این کوه قاف
شیر آن باشد که خود را بشکند
تا شود روح خفی زنده بهش
هر دمی قصد سزای میکنی

ممالک آفات سالک شهبات ماند که قتل این
دشمن بسزد و سنی افکن بدون تاسید حق و تعیت
فلا سفر کر تکبیر عقل کردند در
ممالک آفات سالک شهبات ماند که قتل این
دشمن بسزد و سنی افکن بدون تاسید حق و تعیت
فلا سفر کر تکبیر عقل کردند در
ممالک آفات سالک شهبات ماند که قتل این
دشمن بسزد و سنی افکن بدون تاسید حق و تعیت
فلا سفر کر تکبیر عقل کردند در

نفاذ انذار است باینکه هر کس در راه حق...

نفس و شیطان در دوزخ است و در راه حق...
نفس و شیطان در دوزخ است و در راه حق...
نفس و شیطان در دوزخ است و در راه حق...

عقل فی عین عیالی لاف
بر عقل فی عین عیالی لاف
دادن بقاتل بی عین عیالی لاف
دیگر کبابی ظاهر
و بیجان کردی و خردن پروردی پس ای بدی در باطن بی
که بار در دربار سوار است نه خسوار را شرح
عقل و جان که بیجان سازد و از خدای این جهان را یاد
ست
دیگر کبابی ظاهر
و بیجان کردی و خردن پروردی پس ای بدی در باطن بی
که بار در دربار سوار است نه خسوار را شرح
عقل و جان که بیجان سازد و از خدای این جهان را یاد
ست

نفس کشتی باز رستی ز استدار
رحم بر عیسی کن و بر سر مکن
سالمها خربنده بودی بس بود
ترک عیسی کرده خرد پرورده
غیر فهم و جان که در گاو و خرس
همیشه آمد و وجود آدمی
گر و نفس در روزگار او پیچ
نفس تست آن مادر بد خاصیت
از وی این نیای من برست تنگ
نفس میجو اهد که تا دیران کند
نفس خود را زن شناس از زن تر
مشورت بانفس خود گر میکنی
گر نماز و روزه میفرمایدت
نفس را تسبیح و مصحف در یمن
مصحف و سالوس و باور مکن

کس ترا دشمن نماند در دیار
طبع را بر عقل خود سرور مکن
زانکه خربنده ز خرد و پس بود
لاجرم چون خرد برون پرده
آدمی را عقل و جان دیگرست
پر خرد شوزین وجود از آدمی
هر چه آن نه کار حق بهیچت و هیچ
که فساد اوست در هر ناحیت
از پی او با حق و با خلق جنگ
خلق را گمراه و سرگردان کند
زانکه زن جزو است نفست کل بشر
هر چه گوید کن خلاف آن دنی
نفس مکار است و مکر نیایدت
خنجر و شمشیر اندر استین
خویش با او همسر و هم سر مکن

در مدح نفس

چون آن تا او نفس کنی
از دست نیش خجالت نیایی که الم خجالت همین
کشتن روح
مشورت بنا به فیهد بلک غرض آنست که با نفس اگر برای اتباع
مشورت با نفس
آن فی بر آن فن و فیهد بلک غرض آنست که با نفس اگر برای اتباع
گزاره این مان از آنست که فیهد بلک غرض آنست که با نفس اگر برای اتباع
تسبیح و مصحف و سالوس و باور مکن
نفس مکار است و مکر نیایدت
خنجر و شمشیر اندر استین
خویش با او همسر و هم سر مکن

نفس مکار است و مکر نیایدت
خنجر و شمشیر اندر استین
خویش با او همسر و هم سر مکن

نفس بد عهدت زار و کشتنیت
 نفس اگر چه ز رگت خورده ان
 دشمنی داری چنین در سر خویش
 نان جو حق حرامست و فسوس
 دشمن راه خدا را خوار دار
 زور را تو دست بریدن پسند
 گرنه بندی ست او دست تو بست
 گرگ درنده ست نفس تو یقین
 پس ترا هر غم که پیش آید زور
 با چو فرعون که موسی هشته بود
 آن عده در خانه و آن کور دل
 چه خرابت میکند نفس لعین
 در خمر بشنو تو این پسند نکو
 طمطراق این عده و شنو گریز
 بر تو او از بهر دنیا در بند

او دنی و قبله گاه او دنیست
 قبله اش دنیا است مرده دان
 مانع عقلست و خصم جان و کیش
 نفس را در پیش نه نان سبوس
 زور را منبر سحر بردار
 از بریدن عاجزی دستت به بند
 گرتو پایت نشکنی پایت شکست
 چه بهمانه می نهی بر هر ترسین
 بر کسی تمت مندر خویش کرد
 طفلگان خلق را سر می بر بود
 با عده و خوش بیگناهان را مدل
 دور می اندازدت سخت این قرین
 بین جنبی کم لکم اعدا عدو
 کو چو ابلیس است در رنج و ستیز
 آن عذاب سمرعی را سهل کرد

بدر آن بکینه بود استی و در انی پای
 نفس بد عهدت زار و کشتنیت
 از قرین بدین راه و قنار باغ انبار
 از قرین بدین راه و قنار باغ انبار

بدر آن بکینه بود استی و در انی پای
 نفس بد عهدت زار و کشتنیت
 از قرین بدین راه و قنار باغ انبار
 از قرین بدین راه و قنار باغ انبار

نفس بد عهدت زار و کشتنیت
 نفس بد عهدت زار و کشتنیت
 نفس بد عهدت زار و کشتنیت
 نفس بد عهدت زار و کشتنیت

بدر آن بکینه بود استی و در انی پای
 نفس بد عهدت زار و کشتنیت
 از قرین بدین راه و قنار باغ انبار
 از قرین بدین راه و قنار باغ انبار

دین گاه که از بستان در دو در سوخته به با واقع
لله که انشا است بر کلمات اود
کبریا به دست دوم در سوخته به با واقع
وین ایچ من دندیل وین ایچ من دندیل
باید از این عین سالیبه
دین گاه که از بستان در دو در سوخته به با واقع
لله که انشا است بر کلمات اود
کبریا به دست دوم در سوخته به با واقع
وین ایچ من دندیل وین ایچ من دندیل
باید از این عین سالیبه

چه عجب گر مرگ را آسان کند
آدمی اندر بلا کشته بست
تو سلیمان شو که تا دیوان تو
تو سلیمان باش بی وسواس و یو
خاتم تو این دست و هو شدار
جانکه او دنیا له ز اغان پرد
پهن مرو اندر پی نفس چون ز غ
گر روی رود در پی عنقای دل
در ضلالت هست صد گل را گله
زین سبب میگویم ای بنده فقیر
گر معلوم گشت این سگ هم گشت
جمله قرآن شرح خبثت نفس است
ذکر نفس عادیان کالت نیافت
هر بشتر را پنجه و ناخن میباید
قرن قرن از نفس شوم بی ادب

اوز سحر خویش صد چندان کند
نفس کافر نعمتت و گم هست
سنگ برزند از بی ایوان تو
تا ترا سرمان برو جنی و دیو
تا نگردد دیو را خاتم شکار
ز غ اورا سوی گورستان برد
گو بگورستان دنی سوی باغ
سوی قاف سجدا قصای دل
نفس زشتت کفرناک و پرسف
سلسله از گرون سگ برگیر
باش ذلت تقه کوبد گست
بنگر اندر مصحف آن چبخت کجاست
در قتال انبیا او میشگافت
که نه دین اندیشد انگه فی سدا و
ناگهان اندر جهان میرد کتب



از نفسا و صدور تهادک سها بقدر وضعا و دیگرهای ثابت و باقی خود
بیاره از عقوبت دوزخ بی ساختن بر او و در سوخته به با واقع
کمی که از بهر حال یک با خنیا نم اود
کمی که از بهر حال یک با خنیا نم اود
کمی که از بهر حال یک با خنیا نم اود
کمی که از بهر حال یک با خنیا نم اود
کمی که از بهر حال یک با خنیا نم اود
کمی که از بهر حال یک با خنیا نم اود
کمی که از بهر حال یک با خنیا نم اود
کمی که از بهر حال یک با خنیا نم اود
کمی که از بهر حال یک با خنیا نم اود

۱۲۰۵
نفس کافر نعمتت و گم هست
سنگ برزند از بی ایوان تو
تا ترا سرمان برو جنی و دیو
تا نگردد دیو را خاتم شکار
ز غ اورا سوی گورستان برد
گو بگورستان دنی سوی باغ
سوی قاف سجدا قصای دل
نفس زشتت کفرناک و پرسف
سلسله از گرون سگ برگیر
باش ذلت تقه کوبد گست
بنگر اندر مصحف آن چبخت کجاست
در قتال انبیا او میشگافت
که نه دین اندیشد انگه فی سدا و
ناگهان اندر جهان میرد کتب

دین گاه که از بستان در دو در سوخته به با واقع
لله که انشا است بر کلمات اود
کبریا به دست دوم در سوخته به با واقع
وین ایچ من دندیل وین ایچ من دندیل
باید از این عین سالیبه
دین گاه که از بستان در دو در سوخته به با واقع
لله که انشا است بر کلمات اود
کبریا به دست دوم در سوخته به با واقع
وین ایچ من دندیل وین ایچ من دندیل
باید از این عین سالیبه

تو ستوری هم که نفست غالبست
 خر نخواندت است پندت بجلال
 قُلْ تَعَالَوْا قُلْ تَعَالَوْا كُفْتُ رَبِّ
 میرا آخر بود حق را مصطفی
 قُلْ تَعَالَوْا قُلْ تَعَالَوْا اِی غلام
 قُلْ تَعَالَوْا كُفْتُ كَمَنْ حَاطَم
 نفسها را تا هر وض کرده ام
 هر کجا باشد ریاضت باره
 لا جرم اغلب بلا بر انبیاست
 آنچه در فرعون هست تو هست
 آتش را همی فرعون نیست

بند

حکم غالب بود ای تو دپرست
 است تازی را عرب گوید تعال
 ای ستوران رسید از ادب
 بهر استوران نفس چرب
 بین که ان الله یبعثو و السلام
 تا ریاضت تان وهم من را ضم
 زین ستوران بس لکده خورده ام
 از لکده هایش نباشد چاره
 که ریاضت و ادب خان بلاست
 لیک اثر در مات مجوس هست
 زانکه چون فرعون در اعون نیست

گویند که اگر از این مطلب در سوره طه اشاره است که این کلمه در قرآن مجید چند جا واقع شده و الله اعلم و علیه السلام

حکایت
 این حکایت بد فرسوم ۱۹ قصت

یک حکایت بشتواز تانج گوس
 مارگیری رفت سوی کوهسار
 او همی جستی یکی مارشکرت

تا بری زین از سر پوشیده بوس
 تا بگیرد او با فسونهاش مار
 گرد کوهستان و در ایام رفت

بیشتر با خبر بودم از نام او وقت قتل من
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند

بسیار از تندی در سوره طه
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند

بسیار از تندی در سوره طه
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند

بسیار از تندی در سوره طه
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند

بسیار از تندی در سوره طه
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند
 ایستادگان ایستادند و ایستادند

سخن بازاری و شغیه
بازی پیشه شغیه بازاری اختیار
کرده و همیشه خود را اینده

دقیقت باعث آن نادانی نماید
از بی بوده که مقتضا که از نانی

بلا اندیشه ما نور هرگز
شوند اندک اینک پیوسته نزل

و بازاری همیشه خود را اینده
بلسان زاری بال ایضا جوب

پیش می آیند و در نظر عام نام
عجیب و غریبی نمایند و هزاران خرابی پیدا

می آید و چون می بیند که از زبان
والعلم علیه السلام

که دلش از شکل او شد پر ز بیم
مار محبت ازو های مرده دید
مارگیر و امنیت نادانی خلق
کوه اندر مار حیران چون شود
از فرونی آمد و شرور کی
او چرا حیران شدست و ملامت
سوی بغداد آمد از بهر شگفت
در شکارش بس جگر خورده ام
می کشیدش از پی و انگانه
زنده بود و او ندیدش نیک نیک
زنده بود و شکل مرده می نمود
چاهد افسرده بود ای اوستاد
تا به بینی جنبش جسم همان
می کشید آن مار را با صد زحیم
تا نهد سنگا مه بر چار سو

ازو های مرده دید آنجا عظیم
مارگیر اندر زمستان شد پدید
مارگیر از بهر سیرانی خلق
آدمی کوه است چون مفتون شود
خوشتن نشاخت مسکین آدمی
صد هزاران مار که حیران اوست
مارگیر آن ازو ها را برگرفت
کزو های مرده آورده ام
ازو های چون ستون خانه
او همی مرده گمان بردش لیک
او ز سر ماها و برقت افسرده بود
عالم افسرده است تا بر او جواد
باش تا خورشید حشر آید عیان
این سخن پایان ندارد مارگیر
تا به بغداد آمد آن هنگامه جو

کافی العواقب آدمی را در صبر و تمکین چون
کوه تمکین توان نمود الا چون از خود فروزون
دگر گردان و با بر اران حیران در دست و
کس که اندر مار حیران دوم این بیت میفرمایند
پانچ حقیقت حیران و خسرانی آینه شود
کما می آید و الله اعلم و علی
اعلم شرح معنی بجز حکم حاسب الذنبی اس
کل خطیبه برای دانگی پسند که بوجه اندوه دل
افکنند و تحمل چندان بار باران گوارد در هزاران
خوابی و آزار بود که باغواکس نفس شغیه باز
در جانب بازی بود که باغواکس نفس شغیه باز
حصص و آرزو خلیه در از بلا شگ طبع و جرم
خواب کن آدمست و قناعت و شکیبالی آدمی
کن آدمی که غمگین قناعت و دخل مکن
کن آدمی که غمگین قناعت و شکیبالی آدمی
طالع و اندر علمه شرح معنی بجز حکم حاسب الذنبی اس
و جانش افسرده و بگوشن ز راه از عالم فوت
برگزینی خورد و بگوشن ز راه از عالم فوت
برگزینی خورد و بگوشن ز راه از عالم فوت

در دست نفس

ببیند زده را چون نود و نه باشد
چنانکه بستان خام و مردان عام
ببیند زده را چون نود و نه باشد
چنانکه بستان خام و مردان عام
ببیند زده را چون نود و نه باشد
چنانکه بستان خام و مردان عام

طه
 علم نظام در ریاست باطلان از تمام اعمال
 در بغاوت است با عقل و مقام خست
 علم کوفت و ضلالتی غافل از حق
 اگر که بود از بار او را جاده از کونین
 حکم شرح معنی اینها چون غرض
 و با بر آن است که تا دانی حلقه
 صید شکاران و جادوی آن در رسید
 ابله حقیقت خود شکار شکار دیده

بر لب شط مروه هنگامه نهاد
 مارگیری از دها آورده است
 جمع آمد صد هزاران خاموش
 منتظر ایشان و او هم منتظر
 مردم و هنگامه افزون تر شود
 جمع آمد صد هزاران ژانرها
 مرد را از زن خبری ز از دحام
 از دها که ز مهری افسرده بود
 بسته بودش با رهنمای غلیظ
 و در رنگ و انتظار اتفاق
 آفتاب گرم سیرش گرم کرد
 مروه بود و زنده گشت از شکفت
 خلق را از جنبش آن مروه مار
 با تحسیر نرها انگیختند
 می شکست و بند زان بانگ بلند

غلغله در شهر غبار او افتاد
 بو العجب نادر شکاری کرده است
 صید او گشته چو آواز بلبلش
 تا که جمع آید خلقی منتشر
 گدیه و توزیع نیکوتر شود
 حلقه کرده پشت پاپر پشت پا
 فتنه در هم چون قیامت خاص و عام
 زیر صد گونه پلاس پرده بود
 احتیاطی کرده بودش آن حفیظ
 تافت بر آن مار خورشید عراق
 رفت از اعضای و اخلاط مروه
 از دها بر خویش جنبیدن گرفت
 گشتان آن یک تخیر صد هزار
 جملگی از پیشش برگزیدند
 هر طرف میرفت چاقا چاق تند

تا که بر کوه سوزان و سلوک تانی و فتح سخنانی کردار گویند که در آن گنجه با شنیدنی که آبی هم آمده است ۱۱۳

توزیع برانگه کردن رنجش کردن چیزی بر وی کسی از شنیدی

بودند چون قوت جانکده پست جلالتش از دست پایش
 چرخ بر گردی شهرت کرد بدین خاک که پست جلالتش از دست پایش
 و از علم شرح معنی اینها چون غرض
 و با بر آن است که تا دانی حلقه
 صید شکاران و جادوی آن در رسید
 ابله حقیقت خود شکار شکار دیده
 کعبه پاپر پشت پا که پاپی مردم پاپان شود
 کعبه پاپر پشت پا که پاپی مردم پاپان شود
 کعبه پاپر پشت پا که پاپی مردم پاپان شود
 کعبه پاپر پشت پا که پاپی مردم پاپان شود
 کعبه پاپر پشت پا که پاپی مردم پاپان شود

نسیب
 در سینه است
 ۷۵

علم نظام در ریاست باطلان از تمام اعمال در بغاوت است با عقل و مقام خست علم کوفت و ضلالتی غافل از حق اگر که بود از بار او را جاده از کونین حکم شرح معنی اینها چون غرض و با بر آن است که تا دانی حلقه صید شکاران و جادوی آن در رسید ابله حقیقت خود شکار شکار دیده

بیت دوم موضع کس که اگر را
بیدار کرد آن کور میشد و الله اعلم
بما عزیز علی در باخت چنانچه
بجز شرافت و نزد مقارنت
خفته افتاد که با کرسی و پیش
زودن مانند پیش که اگر اگر
باید شکست و بگو عدم
دیوار می از دم که بهمانه را
زنی اینک چو آفتی بپاردم
سلامتی مار که خون

بندها بشکست بیرون شد ز زیر زلفت	از دانه های زشت غران همچو شیر
در هر میت بس خلایق گشته شد	وز فتاد و کشتگان صد پشته شد
مارگیر از ترس جا خشک گشت	که چه آورد من از کسار و دشت
گرگ را بیدار کرد آن کور میشد	رفت نادان سوی عزرائیل خویش
از دانه های لقمه کرد آن کج را	سهل باشد خون خوری حجج را
خویش را بر استنی چید و بست	استخوان خورده را در هم شکست
نفت در هاست او کی مرده است	از غم بی آلتی افسرده است
گر بیاد آلت فرعون او رفت	که با مر او همی گشت آب جو
آنکه او بنیاد سر عونی نهد	راه صد موسی و صد یارون زند
گر گشت آن از دانه از دست فقر	پشته کرد دوزمال و جاه صقر
از دانه را دار و بر برف فراق	هین مکش او را سحر شید عراق
تا افسرده می بود آن از دانه ات	لقمه اونی چو او یا بد سجات
مات کن او را و این شوز مات	رحم کم کن نیست او ز ایل صلوات
مار شهوت را بکش در ایت را	ورنه اینک گشت مات از دانه
کان لقم خورشید شهوت برزند اینک	آن خفاش مرده ریگیت پرزند

و علمه اعلم
بیت اول
نفس را بعد از اول
دوبل ایوان
منسوب بخورشید
همین است یعنی نفس
درین عالم اسباب
کس بیایای سلاج
نعمت بیاید
از دم سبب
با چنان مودی
برگس از نامید
تغیر فرعون
رضای شکر
گردیده که در حقیقت
الابی چون دم شوت
یعنی شاموت
اول گشتن
سعد کردن
قبل از این
سعدی گلفه
گرگ با بدیم
که سفندان
بار چید بی
که جمله
و عالمی را
بعد از آن
دانشه نشود
و الله اعلم

۶۲ و ز دستش

و الله اعلم
دانشه نشود
بعد از آن
و عالمی را
که جمله
بار چید بی
که سفندان
سعدی گلفه
قبل از این
سعد کردن
اول گشتن
یعنی شاموت
رضای شکر
گردیده که در حقیقت
تغیر فرعون
برگس از نامید
با چنان مودی
از دم سبب
نعمت بیاید
کس بیایای سلاج
درین عالم اسباب
همین است یعنی نفس
منسوب بخورشید
دوبل ایوان
نفس را بعد از اول
بیت اول
و علمه اعلم

که درین باب از ناپایداری دست در میزدند و درین باب شربت اندر شربت و شربت درین شربت چنانکه در این باب است و درین باب شربت اندر شربت و شربت درین شربت چنانکه در این باب است

باب هفتاد و سوم در آفت شهوت

آفت این در هوا و شهوت است
 بنده شهوت ندارد و خلاص
 عاقبت بینی نشان نور است
 ز آتش شهوت نسوزد اهل دین
 گردن خرگوش و سوی راه کش
 بین مهمل خرد او دست از سوی مدار
 گریکی دم تو بغفلت و آبلش
 نار بسیرونی بآبی بفسرد
 چه کشته این نار را نور خدا
 نار شهوت می نیارد آبد آب
 نار شهوت را چه چاره نور دین
 تاز نار نفس چون نمسود تو
 رستم از چه با سر و سبلیت بود
 چون براندی شهوت پرت بر نخت

ورنه اینجا شربت اندر شربت
 جز بفضل ایزد و العاصم خاص
 شهوت خالی حقیقت گوشت است
 باقیان را برده تا قعر زمین
 سوی همبان ره دانان خوش
 ز آنکه میل است سوی سبزه زار
 او رود در سنگها سوی حشیش
 نار شهوت تا بدوخ میبرد
 نور ابراهیم را سازاوستا
 ز آنکه وار و طبع و روح در عذاب
 نور کم اطفاء نار انکافیرین
 و ابره این جسم همچون عود تو
 دام پالیش رقصین شهوت بود
 لنگ گشتی وان خیال از تو گر نخت

تزاران نشان نداده اند چسبید
 در دریا شمشیر خلیج و شوری
 ایجا در نابی برود حال نال دارد و کامل العباد
 حک امتحان اسلام و ایمان برید بار شهوت صلا
 ساز و برگ با نشت نسوزد اگر اگر گناهی صادر شود
 متنبه گردید تا سب در الاطمان ناقصان این را که
 در ای اسم هم از اسلام و ایمان نماند و در نام
 ی کند عاقبت کفر و بدین نامی فرود افتد از انا
 و نفس سار است که پیش بنده است بهمانست
 کاش این نامی در بیاد می ماند ای کاش بود
 ای کاش این نامی در بیاد می ماند ای کاش بود
 ای کاش این نامی در بیاد می ماند ای کاش بود

در آفت شهوت

شهوای درای نور انوار الهی و عین
 نامت ای نیست حصول آن انوار
 این حضرت فیض انوار الهی
 این کوهنورد چون آتش و نور
 این کوهنورد چون آتش و نور
 این کوهنورد چون آتش و نور
 این کوهنورد چون آتش و نور

صاحب غفلت که مردم فراموش
ارجاده وقت دارند و در حقیقت
بنای سمیت را از پای میزنند و
عین حضرت را منقبت پندارند
باعث خند از لبیان محض غلبه
نفس و شیطانت و شرع را علم
علم شایسته است که شہوت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت

تا پر میلیت برو سوی جنان
بر خیال پر خود بر میگیند
دل سیر حرص و آز و آفت است
زین سبب پس پس آن خود پرست
ای مبدل شہوت عقیش کن
سر کند آن شہوت از عقل شریف

پر نگمدار و چنین شہوت مران
خلق پندارند عشرت میکنند
زان عوان مقتضی که شہوت است
و هم این استور نفس شہوت
شہوت اورا که دم آمد ز تن
چون بندی شہوتش را از رغیف

حکایت

گر در بازاری دلشن با عشق و سوز
هین چه میجویی بسوی هر دوکان
در میان روز روشن چیت لاغ
که بودی از حیات او دی
مرد مانند آخرای دانای خرد
در ره خشم و بهنگام شره
مردۀ ناند کشته شہوتند
طالب مردی دو اتم کو بکو

آن یکی با شمع بر میگشت روز
بو لفضولی گفت اورا کای فلان
پس چه میگرددی تو جوان با چراغ
گفت می جویم هر سو آدمی
گفت هست از مرد این بازار پر
گفت خواهم مرد بر جاده دوره
این نه مردانند اینها صورتند
وقت خشم و وقت شہوت مرد کو

شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت

در آفت شہوت

صاحب غفلت که مردم فراموش
ارجاده وقت دارند و در حقیقت
بنای سمیت را از پای میزنند و
عین حضرت را منقبت پندارند
باعث خند از لبیان محض غلبه
نفس و شیطانت و شرع را علم
علم شایسته است که شہوت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت
شہوت از دم مردم پیش میآید و در حقیقت

دست فسطاط بر آردن با خودی همی
بودن با سنگان در پیشین است و
یک گشتن و گزشتن گویدین بعینه
بیا بجا ده سنت بنید سوال کنم
غزای من سنگ علی طریقه
خواندن و از آنکه علم و حکم است
که غلبه غضب شهوت آدمی از جاده آدیت دور آرد
و چون چشم اول چشم دو بین سازد و دیده را از حق دیو
کور کند و بی بحقیقت کار بردن اینی زنا را که حفظ
از علم حفظ من به البیلا و الله اعلم و علی حکم است
که در اندوختن غرض نقاب حجابیت که روی باشد
را بپوشد و صد با حجاب حجاب چهره
چجائی کند و نه را بر بی نهی و انامیده و الله اعلم
بمعنی کسبیه در دم بلام کز قاریان پروردی رانی
کز قاریان پروردی عقل آنست که هر قدم
بصفت بالاروی دارد و خود را
ذکر دارد و خداوند دل را کوی غامبی چو دران
باز می آید و بی یانه در دست او کوی کسب
از پیش است هر کس در رسم نگوئی دارد و بهر قدم در کسب
زند فافهم و الله اعلم بالصواب و غنه ام الکتاب است
باشند یعنی این عقل جنونی که در معرفت حق بیگانه می
در عشق کل نزدیک دوست قربان کن و آن عقل که معرفت را بیگانه
بافته است بی عشق بدیافت آن عقل را یاری از آن
و در بعضی نغمه عقل را یاری از آن
است کوست و در تقدیر این
نظاریاری بیای میماند
مقوم باشد معنیش بظواهر و
اعلم و علی حکم و الله اعلم
ص یعنی نظاریاری عقل
که بعضی الجمه مستعمل میشود
از عادات عشق همی نیست
لیاقت قربان کردن هم نموده اما
این قدر است که فاضل آنجا
درازان حجاب فیضان یا است پس
شیران قربان دوست

کو درین دو حال مردی جهان
ترک خشم و شهوت و حرص آوری

تا فدای او کنم امروز جان
هست مردی و رگ پیغمبری

حکایت

گفت استاد احولی را کاندرا
گفت احول آن دوشیشه کیام
گفت استاد آن دوشیشه نیست
گفت ای استام اطعمه من
چون یکی شکست هر دو شد ز چشم
خشم و شهوت مرد را احول کند
چون غرض آمد هنر پوشیده شد
چون و هد قاضی بدل شهوت قرار
عقل ضد شهوت است ای پهلوان

رو برون آرزو ثاق آن شیشه را
پیش تو آرم بکن شرحی تمام
احولی بگذار و افزون بین شو
گفت استازان یک را در شکن
مرد احول گردد از میدان خشم
ز استقامت روح را بسدل کند
صد حجاب زول بسوی دیده شد
کی شناسد ظالم از مظلوم زار
آنکه شهوت می تند عقلش همچوان

این حکایت بدین مضمون در قصه پادشاه جهادال کفر ایان برقصت برب سیکشت واقع ۱۲

باب هفتاد و چهارم در عقل

عقل را قربان کن ماند عشق دوست
این شعر از دفتر چهارم است ۱۲
ای بسره عقل هدیه تا آله

عقلها باری از آن سویت کوست
عقل آنجا کتر است از خاک راه

مختصر
۷۶۲

مدرک باری عقلی و حمل ملاحظه نماید یعنی عقل شکی است که از آنجا که بگفت آنکه مردم از این بار بوده بی اختیار
درازان حجاب فیضان یا است پس
شیران قربان دوست
ای قدر است که فاضل آنجا
لیاقت قربان کردن هم نموده اما
از عادات عشق همی نیست
که بعضی الجمه مستعمل میشود
ص یعنی نظاریاری عقل
اعلم و علی حکم و الله اعلم
مقوم باشد معنیش بظواهر و
نظاریاری بیای میماند
است کوست و در تقدیر این

عقل را با آفتاب و چو تاب
 شعله بیچاره در گنجی خزید
 تا که باز آید خرد از خوی بد
 نفس شش زو آماده بود
 جز سوی خسران نباشد نقل او
 نفس زشش ماده مضطر بود
 ذره عقلت به از صوم و نماز
 این دو تکمیل آن شد معترض
 شو میش بی آب دارد ابر را
 او عدو ما و غول زمین است
 روح او و روح او در میان ما
 زانکه فیضی دارد از فیضیم
 نبود آن همایش بی باده
 من ازان حلوای او اندر نیم
 صحبت احمق بسی خونما که ریخت

عقل را با آفتاب و چو تاب
 شعله بیچاره در گنجی خزید
 تا که باز آید خرد از خوی بد
 نفس شش زو آماده بود
 جز سوی خسران نباشد نقل او
 نفس زشش ماده مضطر بود
 ذره عقلت به از صوم و نماز
 این دو تکمیل آن شد معترض
 شو میش بی آب دارد ابر را
 او عدو ما و غول زمین است
 روح او و روح او در میان ما
 زانکه فیضی دارد از فیضیم
 نبود آن همایش بی باده
 من ازان حلوای او اندر نیم
 صحبت احمق بسی خونما که ریخت

عقل چون سایه بود حق آفتاب
 عقل چون شعله است چون سلطان رسید
 عقل کامل را قرین کن با خرد
 و ای آنکه عقل او ماده بود
 لاجرم مغلوب باشد عقل او
 ای خنک آنکس که عقلش زب بود
 بس نکو گفت آن رسول خوش نواز
 زانکه عقلت جوهر این عرض
 کرد که عقلی مباد گس را
 گفت بغمیر که احمق هر که هست
 هر که او عاقل بود او جان ما
 عقل و شناسم و بدین را ضمیم
 نبود آن و شناسم او بیفانده
 احمق ارسلا و انهد اندر لجم
 ز احمقان بگری چون عیسی گریخت

عقل را با آفتاب و چو تاب
 شعله بیچاره در گنجی خزید
 تا که باز آید خرد از خوی بد
 نفس شش زو آماده بود
 جز سوی خسران نباشد نقل او
 نفس زشش ماده مضطر بود
 ذره عقلت به از صوم و نماز
 این دو تکمیل آن شد معترض
 شو میش بی آب دارد ابر را
 او عدو ما و غول زمین است
 روح او و روح او در میان ما
 زانکه فیضی دارد از فیضیم
 نبود آن همایش بی باده
 من ازان حلوای او اندر نیم
 صحبت احمق بسی خونما که ریخت



عقل را با آفتاب و چو تاب
 شعله بیچاره در گنجی خزید
 تا که باز آید خرد از خوی بد
 نفس شش زو آماده بود
 جز سوی خسران نباشد نقل او
 نفس زشش ماده مضطر بود
 ذره عقلت به از صوم و نماز
 این دو تکمیل آن شد معترض
 شو میش بی آب دارد ابر را
 او عدو ما و غول زمین است
 روح او و روح او در میان ما
 زانکه فیضی دارد از فیضیم
 نبود آن همایش بی باده
 من ازان حلوای او اندر نیم
 صحبت احمق بسی خونما که ریخت

گفت رنج احمق قهر خداست
 ابتلا رنجبیت کورحم آورد
 آن گریز عیسی نی از بیم بود
 جمد کن تا پیر عقل و دین شوی
 ای بسی ریش سیاه و مرد پیر ^{باش}
 شیخ که بد پیر یعنی موسفید ^{باش}
 هست آن موی سیهستی او
 چونکه هستیش نماد پیر اوست
 هست آن موی سپه صفت بشر
 کم نشین بر اسپ تون بد گام ^{ای غلام}
 از بلین او پسر تر خود کی بود
 عقل و دلهما بیگمان عشیتند
 ناچه عالم هست در سودای عقل ^{این شعر از دفتر پنجم است}
 عقل از جان کشت با ادراک فر
 لیکه جان در عقل تاثیر کند

رنج کوری نیست قرآن ابتلاست
 احمق رنجبیت کورحم آورد
 ایمن است و از پی تسلیم بود
 تا چو عقل کل تو باطن پیشی
 ای بسی ریش سفید و دل چو قیر ^{باش}
 معنی این بود ان ای بی امید
 تاز هستیش نماده تار مو
 گر سیه موی باشد او با خود دوست
 فی سفیدی موی اندر ریش و سر
 عقل و دل را پیشوا کن و السلام
 چونکه عقلش نیست اولاشی بود
 در حجاب از نور عرشی سیزید
 تا چه با پناست این دای عقل
 روح او را کی شود زیر نظر
 زان اثر آن عقل تدبیری کند

بیت دوم گویند و السلام علی من اتبع الهدی
 بیت اول گویند و السلام علی من اتبع الهدی
 بیت اول گویند و السلام علی من اتبع الهدی
 بیت اول گویند و السلام علی من اتبع الهدی

و دنیاوی درنگی و دنیوی درنگی
 اول است مولانا ولی محمد
 از سفید ریش کار و جلیب سیاهی
 هم بود آفتاب روشن اندک
 که زگرگی بعقل است زبسال
 و آنچه قیر کبر روغنی است سیاه
 یعنی کله و بی نوشته که سیاه
 یعنی کله و بی نوشته که سیاه
 یعنی کله و بی نوشته که سیاه

در بیان عجب اسرار
 در بیان عجب اسرار
 در بیان عجب اسرار
 در بیان عجب اسرار

نور موت یعنی کرمه است
 نور موت یعنی کرمه است
 نور موت یعنی کرمه است
 نور موت یعنی کرمه است

عقل جزوی را وزیر خود میسر
یعنی عقلیکه محکوم نفس باشد
عقل جزوی عقل را بدنام کرد
عقل کل را گفت مازع البصر
عقل مازع است ز افراد مردگان
چشم غیبی جو و بر نور دار شو
که بدان تدبیر اسباب شماست
زان دگر مفرش کنی طباق را
مخلص مرغست عقل دام بین
آن نه عقلست آن چون مار که ز دم
آن مثال نفس خود میدان و عقل
نیک پاستیت بهرنیک و بد
روز و شب در جنگ و اندر ماجرا
یعنی آب و دوتان خوان جابه
گاه خاکی گاه جوید سروری
دروماش جز غم الله نیست

عقل جزوی را وزیر خود میسر
یعنی عقلیکه محکوم نفس باشد
عقل جزوی عقل را بدنام کرد
عقل کل را گفت مازع البصر
عقل مازع است ز افراد مردگان
چشم غیبی جو و بر نور دار شو
که بدان تدبیر اسباب شماست
زان دگر مفرش کنی طباق را
مخلص مرغست عقل دام بین
آن نه عقلست آن چون مار که ز دم
آن مثال نفس خود میدان و عقل
نیک پاستیت بهرنیک و بد
روز و شب در جنگ و اندر ماجرا
یعنی آب و دوتان خوان جابه
گاه خاکی گاه جوید سروری
دروماش جز غم الله نیست

عقل جزوی را وزیر خود میسر
یعنی عقلیکه محکوم نفس باشد
عقل جزوی عقل را بدنام کرد
عقل کل را گفت مازع البصر
عقل مازع است ز افراد مردگان
چشم غیبی جو و بر نور دار شو
که بدان تدبیر اسباب شماست
زان دگر مفرش کنی طباق را
مخلص مرغست عقل دام بین
آن نه عقلست آن چون مار که ز دم
آن مثال نفس خود میدان و عقل
نیک پاستیت بهرنیک و بد
روز و شب در جنگ و اندر ماجرا
یعنی آب و دوتان خوان جابه
گاه خاکی گاه جوید سروری
دروماش جز غم الله نیست



عقل جزوی را وزیر خود میسر
یعنی عقلیکه محکوم نفس باشد
عقل جزوی عقل را بدنام کرد
عقل کل را گفت مازع البصر
عقل مازع است ز افراد مردگان
چشم غیبی جو و بر نور دار شو
که بدان تدبیر اسباب شماست
زان دگر مفرش کنی طباق را
مخلص مرغست عقل دام بین
آن نه عقلست آن چون مار که ز دم
آن مثال نفس خود میدان و عقل
نیک پاستیت بهرنیک و بد
روز و شب در جنگ و اندر ماجرا
یعنی آب و دوتان خوان جابه
گاه خاکی گاه جوید سروری
دروماش جز غم الله نیست

عقل باید نوره چون آفتاب
 ورنه عقلت نیست با عقل دیگر
 عقل خود با عقل یاری یار کن
 باد و عقل زبس بلاها و اری
 زین سر از حیرت گرا این عقلت رود اگر
 عقل ایمانی چو شعله عاقلست
 عقل او باشد که او با مشعلست
 این تفاوت عقلها را نیک دان
 هست عقلی همچو قرص آفتاب
 هست عقلی چون چراغ خوشی
 هست پنهانی سقاوت عقل را
 گلشنی که نفس وید یکد میست
 گلشنی که ز گل دم کرده تباه
 صیقل عقلت بدان دست حق

تا ز ند تیغی که نبود جز صواب
 یار باش و مشورت کن ای سپر
 امر هم شوری بخوان کار کن
 پای خود بر اوج کرده دهنمانی
 هر سر رویت سر و عقلی بود
 پاسبان و حاکم شهر و لست
 او دلیل و پیشوای قافلهست
 در مراتب از زمین تا آسمان
 هست عقلی کمر از زره شهاب
 هست عقلی چون ستاره آتشی
 که بیاید سزلی بی نقل را
 گلشنی که عقل روید خرم نیست
 گلشنی که ز دل دمده و افحتاه
 که بد و روشن کنی دل را ورق

باب هفتاد و پنجم در قلب

بسم الله الرحمن الرحیم
 و اذقنا الله حلاوة ایماننا
 و اذقنا الله حلاوة ایماننا
 و اذقنا الله حلاوة ایماننا
 و اذقنا الله حلاوة ایماننا

خود را با جان و طاعت بر باد داشته نماز او و اورادش
 بر شوکت میان ایشان امان
 اعجاز بیانی دل مجاز و آرزو شود و از آرزو نباشد
 علم و حکم باین آرزو شود و آرزو نباشد
 از هر چه غیب طبع بود هر چه غیب نفس بود و نیز از آیات احادیث
 و عقاب شناسد اگر چه محبوب نفس بود و نیز از آیات احادیث
 اینچه فهم او در دنیا بدو در آن دین کند که تاویل کردن شعار عقل
 آری نظر و حکمت ایمان از عقل ایمانی آن باز راه ایمان
 پدید شود یعنی اول سخن بر جمع آنچه رسول الله صلی الله علیه
 علیه و سلم فرموده ایمان آرد و در بیان بیان عمل کند تا آنکه در آن اتفاق
 کسی آرد و در دنیا چه قبل از آن تحقیق میمنت می آید و در ایمان
 چنانکه او در حدیث گفته است کسی که ایمان را از زمین تا آسمان
 بتقلید نظر کند و در آن کسب ایمان را از زمین تا آسمان
 و جوید پس عمل که ایمان را از زمین تا آسمان
 و در آن خیال من بین ایمان را از زمین تا آسمان
 مع عقل ایمان عبارات از عقل که غشی باشد و شعله یقین
 گلستان ایمان خرم و فاسیان بس که استعمال کنند و در صحیح
 کسب ایمان مشتمل است و از تشبیه تشبیه عقل مستفاد می شود و ایمان
 را سلطان تشبیه فرموده اند و او را در حدیث می گویند که هر که
 از گناه بهین بهار شگفته شود و گلستان گل مراد ایمان
 دل جان چند و جان بخوان که از
 در بیان که در پس گل کز
 گلستان از شگفته کردن نمی توان
 دست که بیان کرده پس گل کز
 گلستان از شگفته کردن نمی توان
 گلستان از شگفته کردن نمی توان
 گلستان از شگفته کردن نمی توان

عقل در آینه

دل را با کمال در سوره اول باره
و قوت و قوت و قوت و قوت
و قوت و قوت و قوت و قوت
و قوت و قوت و قوت و قوت

نقصان یگر در انیم
زیاده میشود ضعف او نقصان
میشود قوت او پس یگر در بدل
ضمیمه بدل جوانی پیری پس
قوت ضعیف کند قوت و فکر

استعمال عقل میکند کمال
نمی بیند در افعال تا باید کند کمال
قدرت و الله اعلم
کامل است بدل و عظیم مثل شادان چه بهار همیشه بهارش را روز
نیزان بودی نه و شادیم ز قوتش با نزل هم غوثی نه زینکه ز قوتش
تبریزی عین لاخو جباب باری است پس در طلب صفائی دل بدل بکوش
و طلب بگر طلب جباب جباب جباب جباب جباب جباب جباب جباب
سهای ناطق و الله اعلم و عظمه اعظمه اعظمه اعظمه اعظمه اعظمه
توسی که مستغنی از صفائی دل بدل بکوش
عین میفرماید که گنجی نیز ازین من در آسمان من یعنی ارواح علیو
اسما سفید از خشت مرئی جمع و تفصیل و یک گنجی نیز ازین
آن دو مرتبه قلب بنده من مومن است که نقیب میشود جگر
نقیب شیوانات ۱۱۱ قلمه فی الواقع است

تو چرامی شیر جونی از تفار
دل طلب کن دل منه بر استخوان
دو لیش از آب جوان ساقیت
چون بیدار او را بر رفت جای خوش
من گنجم هیچ در بالا و پست
من گنجم این یقین دان ای عزیز
گر مرا جونی دران دلهما طلب
قلب مومن هست بین الالصعین
ککب ان باقبض و بسطی زین بنان
که میان اصبعین کستی
چون قلم در دست کتابت احسن
زین چه و زندان برای رونما
تو گو که لائق آن دید نیست
زانکه در صحرای گل نبود کشا
چشمها و گلستان در گلستان

چشمه شیرست در توبی کنار
روغسه سه سه رنگسه بخوان
کان جمال دل جمال با قیست
عرش با آن غر و با پنهانی خوش
گفت پیغمبر که حق فرموده است
در زمین و آسمان و عرش نیز
در دل مومن بگنجم ای عجب
در کف حق بهره داد و بهر زین
اصبع لطفست قمری در میان
ای قلم بگر اگر اجلا لستی
دیده دل هست بین الالصعین
یوسف وقتی و خورشید سما
دل که او بسته غم و خندید نیست
گام در صحرای دل باید نهاد
ایمن آبادست دل می گلستان

تو بر روی درانی نشانی کلامی بیک برست نیازی و الله اعلم و علم احکم راج
و کثایتی که در نظر حق بمصدر انوار است
باقی است عرش و کرسی بر بالای طاق و کرسی نهند
و خطبه ای که در وقت بیان بیست و نهمین سوره
و وحی بواسطه او شان الله اعلم علیها و سلم قلب مومن بین
جانب شریفی قال انبی صلی الله علیه و سلم ان شاء الله تکلمت و ان
الاصبعین من اصابع الرحمن ان شاء الله ان شاء الله ان شاء الله ان شاء الله
شاه که از آنکه یعنی فرود پیغمبر علیه السلام در از اصبعین صفات جلال و جمال
انگشت از انگشت می رحمت و مردار از اصبعین صفات جلال و جمال
انگشت از انگشت است از صفات جلال و جمال در آن را
است یعنی دل مومن میان دو صفت است از صفات جلال و جمال در آن را
یعنی در آنکه و خلافت اگر از ابدی سجا ثابت در آن را
یعنی در آنکه و خلافت اگر از ابدی سجا ثابت در آن را
یعنی در آنکه و خلافت اگر از ابدی سجا ثابت در آن را
یعنی در آنکه و خلافت اگر از ابدی سجا ثابت در آن را

سب و قسط

شادی حکایتی ناز غم شکایت
و الله اعلم و علم احکم راج

از از دیار جباب بود کار چه کرد
که مر جان دیار دیار از آب برود
که مر جان دیار دیار از آب برود
که مر جان دیار دیار از آب برود

باز دارد از طریق ارشاد و برایت و الله اعلم راج
درین عالم اسباب است سب و قسط
درین عالم اسباب است سب و قسط
درین عالم اسباب است سب و قسط

گر دو پایه دل همی گدای سپهر
 دل چون نبود تن چه داند گفتگو
 ایدل ز کین و کراهت پاک شو
 بر زبان الحمد و اکراه درون
 حمد گفتی کونشان حادون
 حمد عارف مرخدا را راستست
 از چه تار یک چشمش بر کشید
 هست دل مانده خانه کلان
 از شگاف روزن دیوارها
 وانکه دل بیدار در چشم
 طوطی کاید ز وحی آواز او
 اندرون بست آن طوطی نمان
 میسر و شادیت را تو شاد ازو
 دل تو این آلوده را پنداشتی
 تو همی گویی مراد دل نیز هست

گر دو پایه جوض دل گرد
 کبر

عکس بر وجه است با لایق طوطی ۱۲

مان پایه جوض تن میکن حذر
 دل نجوید تن چه داند جستجو
 وانگمان الحمد خوان چالاک شو
 از زبان تلبیس باشد بافزون
 فی برونست هست اثرنی اندون
 که گواه حمد او شد پا و دست
 و زنگ زندان دنیایش خرید
 خانه دل را نمان همسایگان
 مطلع گردند بر اسرارها
 اگر خبید بر کشاید بصر
 پیش ز آغاز وجود آغاز او
 عکس او را دیده بر این آن
 می پذیری ظلم را چون دا ازو
 لا جرم دل اهل دل برداشتی
 دل فراز عرش باشدنی بست

دست گریبان طاعت منبر در بر کرده اند
 و اندک و ملکه حکم در دل
 کاه و خرد این چنین است در دل
 میفرمایند که بر زبان چنانکه
 و طاعت خوانی را بنفید نیاید چنانکه
 در بعضی کتب کلمه میگوید درود
 در بعضی کتب کلمه میگوید درود

خویش ناخوانی اوست چنانکه سعدی
 بطفیل ناخوانی اوست چنانکه سعدی
 در بعضی کتب کلمه میگوید درود
 در بعضی کتب کلمه میگوید درود

انسانی انتقال فرموده و مراد از او
 خلق الله از روح و جان و کمال
 عطار در منطق الطیر آورده اند که
 دست بچون بدانی که غل کینی
 در بعضی کتب کلمه میگوید درود
 در بعضی کتب کلمه میگوید درود

۲۲۵ و تقوی

دل با چشم زنده دل زنده در دانه
 در بعضی کتب کلمه میگوید درود
 در بعضی کتب کلمه میگوید درود

این بیت نیزین کبر و این
ابن بریده رضی الله عنه در مشکو
و افسانه این الله اعلم
در ایضای علوم زیادتی نظر
در ایدیه سی برآینه اشعاعی نظری
نما و المای شمایک نظر
یعنی مدار اجابت و قبولیت
کردات غنی از فراغت و حسن
که الله العلی و انتم الفقراء
بده قفان از غفان و حقیقت
مضمی و محبت سید کربان
پین آید دل صفات صفات
بر وجه کامل اکمل حال
بر عکس مینه عالم صورت
بی صورتی که عبارت از انوار
با تغییر از مشاهده شهود
نفس نمیشود پس همچو کس
پوید در رق آن قق آگاه
تکبان ل جان عالیشان
بی صورتی بعالصورت
و حقیقت نیست پس اگر
بانی بگردانی در گردانی
است نه بانی همین نهادنی
پس آشنای این مژگانی
برای چو گفتگو بنا بر کرد
مطابق مصلحت اقوال
مطابق مصلحت شایسته و در گفتار
مطابق مصلحت حقیقت حق و مستحکم
مطابق مصلحت جانان در ساخته
مطابق مصلحت کمال و اسرار علم
مطابق مصلحت حکم و علم

نی دل اندر صد هنر آن خاص و عام
آن دلی که آسمانها برتر است
آن دلی آور که قطب عالم است
نور نور چشم خود نور دل است
باز نور نور دل نور خداست
نور دل را نور حق تزمین بود
و انگمان گفته خدا که سنگرم
منظر حق دل بود در دوسرا
نی نظر گاه شعاع آن آهنت
حق همگیوید نظر ما بر دست
نگرم در تو دوران دل سنگرم

جان جان جان آدم است

در یکی باشد که امست آن که ام
آن دل ابدال یا پیغمبر است
جان جان جان جان آدم است
نور چشم از نور دلها حاصلست
کوز نور عقل و حس پاک و جد است
معنی نور علی نور این بود
من بظاہر من بیاطن بنگرم
که نظر در شاه آید شاه را
پس نظر گاه خدا دل نی تنست
نیست بر صورت که آن آب گلست
تحفه آور آور ای جان بر دم

حکایت

دید موسی یک شبانی را بر راه
ای خدای من فدایت جان من
گر به بیم خانه ات را بر دوام

کو همیگفت ای خدای ای اله
جمله بزها و خان و مان من
روغن و شیرت بیام صبح و شام

این حکایت از دفتر دوم
مطابق مصلحت حقیقت حق و مستحکم
مطابق مصلحت جانان در ساخته
مطابق مصلحت کمال و اسرار علم
مطابق مصلحت حکم و علم

این بیت نیزین کبر و این
ابن بریده رضی الله عنه در مشکو
و افسانه این الله اعلم
در ایضای علوم زیادتی نظر
در ایدیه سی برآینه اشعاعی نظری
نما و المای شمایک نظر
یعنی مدار اجابت و قبولیت
کردات غنی از فراغت و حسن
که الله العلی و انتم الفقراء
بده قفان از غفان و حقیقت
مضمی و محبت سید کربان
پین آید دل صفات صفات
بر وجه کامل اکمل حال
بر عکس مینه عالم صورت
بی صورتی که عبارت از انوار
با تغییر از مشاهده شهود
نفس نمیشود پس همچو کس
پوید در رق آن قق آگاه
تکبان ل جان عالیشان
بی صورتی بعالصورت
و حقیقت نیست پس اگر
بانی بگردانی در گردانی
است نه بانی همین نهادنی
پس آشنای این مژگانی
برای چو گفتگو بنا بر کرد
مطابق مصلحت اقوال
مطابق مصلحت شایسته و در گفتار
مطابق مصلحت حقیقت حق و مستحکم
مطابق مصلحت جانان در ساخته
مطابق مصلحت کمال و اسرار علم
مطابق مصلحت حکم و علم

چند ازین الفاظ و اضمار و مجاز
 موسیآ آداب دانان دیگرند
 گر خطا گوید در اخطاطی مگو
 خون شهیدان از آب اولترست
 گرزبانست کج بود معنیست راست
 تو ز سرستان قلاویزی مجو
 چونکه موسی این عتاب از حق شنید
 بر نشان پای آن گشته راند
 عاقبت دریافت او را او بدید
 هیچ آدابی و ترتیبی مجوی
 کفر تو دین است دینت نور جان
 ای معاف لفعیل الله مایشا
 گفت ای موسی از ان سورفته ام
 تازیانه بزودی اسپم بگشت
 محرم ناسوت مالا هوت باد

سوز خواهم سوز با آن سوز ساز
 سوخته جان در وانان دیگرند
 گر بود پر خون شهید او رامشو
 این خطا از صد ثواب اولترست
 آن کجی لفظ مقبول خداست
 جامه چاکان را چه فرمائی رفو
 در بیابان از پی چوپان وید
 گرد از پره بیابان بر نشاند
 گفت مرده ده که دستوری سید
 هر چه میخواهد دل نیکت بگوی
 ایمنی وز تو جهانے در امان
 بی محابا روز بان را برکشا
 صد هزاران سال زان بگنشم ام
 گنبدی گرد و زگردون برگزشت
 آفرین بر دست و بر بازوت باد

از خود ظاهر ظاهر عالم را راجع
 مزوم

منجی بود الاسحق چون صورت رومی
 صفا و صفاد شدند در کل شکر بنگام
 تا هم که آواز هوش و آواز حسن الحان
 که شکرین بجهت سین موهب سیکند
 که تقبضا کل ان باک طینتی کمال باقی
 بود بجای رسیده که ملاک ملاک
 انتظارتش سیکند چنانچه در وصف
 او شان گفته اند بر شکر در وصف
 اسد مال از بر باره را مقبولیت و
 محبوبیت بر صفای طیبی و حسن
 و معنیست چنانچه تحقیق
 از خود فکری در بخا سبکی حضرت باک
 از قوت و از قوت و از قوت و از قوت و از قوت
 بن ایضون اگر ایلی و مجنون نه
 نقال بر قشتم شغوی شریفم
 مع ایضون می علی السلام
 که از مرده باد که نصرت
 مغرب مواضعه نقره مکن
 دست آفرینش کج بود شری
 جمال است تا که او علی السلام
 جنبه گفت موسی علیه السلام
 در بعضی نسخ و ده بود او را
 این نسخه مخفی نیست
 معنی گفت موسی علیه السلام
 لفظ مرده را بهمان
 نماینده در مراد از مرده
 دستوری رسید شرح
 محال و ذلک شرح
 گویند و مرتبه اسما الملکوت
 و سلم و آدم را اینجا معلوم
 و صحت او عالم اجمال
 در عالم تقصیل بکس ضالت از کائنات
 کمال ۱۲

توقیب
 ۷۵
 این نسخه مخفی نیست
 معنی گفت موسی علیه السلام
 لفظ مرده را بهمان
 نماینده در مراد از مرده
 دستوری رسید شرح
 محال و ذلک شرح
 گویند و مرتبه اسما الملکوت
 و سلم و آدم را اینجا معلوم
 و صحت او عالم اجمال
 در عالم تقصیل بکس ضالت از کائنات
 کمال ۱۲

ص اول و تشدید آخر لفظ عربیت که در محاوره عامه بفتح و تخفیف شهرت یافته است

سوی ای نبی آدم آفراده
 پیکر شیطان علی بن ابی طالب
 منتق آن دم که باعث مکیدن جگر
 گریه کرد در کمال طبع لغت
 انزل در زبان دهرش ناکس گردید
 پیر خیاں خلف ناخلف شدی
 بر لجان پیغمبر یکی در حقیقت
 او اسجود میگویی معاذ الله نهما

مع در بعضی نسخ چنین است که روح مفید خروج کاملان با نسبت
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 از روح مجرد که از تن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش

روح در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش

آدم مسجود را شناختی
 چند پنداری تو پیشی را شرف
 معنی رفعت روان پاک را
 جسمها را پیش معنی اسمهاست
 روح اندر وصل و تن در فاقه است
 زخم بر ناچه بود بر ذات نیست
 تا شوی بار روح صلاح خواه تا نش
 نصرت از وی خواه که خوش ناصرت
 بر دل عیسی من نه تو هر زمان
 زود با روح قدس سارکان
 روح وصل در بقا پاک از حجاب
 آئینه سیمای جان سنگین به است
 روی آن یاری که باشد زان دیار
 جان جان خود منظر الله شد
 مراد نخبی آدم صلی الله علیه وسلم
 انبیا و رهبر شایسته اند

اسپ همت سوی آخرت را
 آخر آدم زاده ای ناخلف
 صورت رفعت بود افلاک را
 صورت رفعت برای جسمهاست
 روح همچون صلح و تن ناچه است
 این چند ابیات از دفتر اول بقصه حضرت صلح بوی شدن ناقه
 روح صلح قابل آفات نیست
 ناقه جسم دلی را بنده باش
 عیسی روح تو با تو حاضرست
 این شعر بدتر دوم است
 یک پیکار تن پر استخوان
 روح خود را متصل کن ای فلان
 روح محبوب از لغایت در عذاب
 آئینه آهن برای نقشهاست
 آئینه جان نیست الا روی یار
 جان اول منظر در گاه شد
 مراد حضرت آدم
 روحهای که قفسها رسته اند

در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش
 در بعضی نسخ پس از آن باقی یافته اند در فاقه است غدای اول قبر و پیش

۲۳۳

عکس از مشاهده ذات خود که در حقیقت
منشأ هر رب باشد از او نشانی در لغات
فراق و محرومی انداختی و نفس با الهام
دل از او اول ساخته ۱۲ دل مج
مگر این شوق از آن نفس
که گوی گویری از تو دریا
بر آوردن ساحل دیانند در
راوردن و بازرگان ازین
روشنی آن چو در درون بنیاد
کاه و از اول در درون بنیاد
آیند چون گوهری چون در درون بنیاد
مغلی بر گوهری چون در درون بنیاد

مرغ کواندر نفس ندانست
مرغ را اندر نفس زان سبزه زار
سر زهر سوراخ بیرون میکند
چون دل و جاننش چنین بیرون بود
ایستوا افگند جان را در بدن
ای که جان را بهر تن میوختی
ای در یغای در یغای در یغ
هر گیار اکرش بو مویل علا
چونکه گردانید سر سوی زمین
میل روست چون سوی بالا بود
درنگون سازی سرت سوزی من
فی السماء رزقکم ننشید ه
هر چه در پستی آمد از علا
هر ندای که ترا بالا کشید
تو بمن حیوان بجانی از ملک

و ریجود رستن از نادانی هست
نی خوش مانند ستونی صبر و قرار
تا بود کین بند از پا برگند
آن قفص را در کشافی چون بود
تا بگل پنهان کند در عدن
سوختی جان را و تن افروختی
کان چنان با هی نهان زیر میخ
بر مزید ست و حیات و در نما
در کمی و خشکی و نقص و عین
در تراید مرجعت آنجا بود
أفلی حق لا احب الا فلین
اندرین پستی چه بر چسبیده
چشم را سوی لبندی نه هلا
آن ندانم میدان که از بالا رسید
تاروی هم بر زمین هم بر فلک

سه عدل لطیفین نام شهر است ازین که در آنجا هم نشود چنانچه شهر و معدوم است و الله اعلم و علم اعلم

مغلی بر گوهری چون در درون بنیاد
کاه و از اول در درون بنیاد
آیند چون گوهری چون در درون بنیاد
مغلی بر گوهری چون در درون بنیاد
همان گونه بود که گوهری چون در درون بنیاد
از آن بانی مانده تا گاه و تقصیر و جان
که در تابلو او از تجلیات الهی میسر میسر بود
دیگر که جان را سوخته چون آن ناقص میسرت
از نوشته و دیده دل در بصر آن از دیده حق را
دیگر که جان را سوخته چون آن ناقص میسرت
دل بجز زانده حسرت چیزی
دیگر که جان را سوخته چون آن ناقص میسرت
رو پا به بختم واقع است
دیگر که جان را سوخته چون آن ناقص میسرت
فیه التمام و در رزقکم و ما کنتم
یعنی در آسمان رزق شما و آنچه
بآن بشما و داده اند از طبیعت
یعنی برای وصل که از حقیقت طبیعت
باین سوزد و بنابراین لاروی و اند
و از خودی در مانده بخار سازند
یعنی از خداوند سبحان است که یکسره در
از آن سخن آن سخنان و و باید و باید
از آن سخن آن سخنان و و باید و باید
از آن سخن آن سخنان و و باید و باید

مرغ کواندر

بسیار از خداوند سبحان است که یکسره در
از آن سخن آن سخنان و و باید و باید
از آن سخن آن سخنان و و باید و باید
از آن سخن آن سخنان و و باید و باید
از آن سخن آن سخنان و و باید و باید

در آمد و شد آسمان و قریب
جهان حتی درستی حاصلست
و آسمان بیانی جا یکدیگر دست
پس همچون سبب روح از قبیل
تعبیر فرموده ۱۲ شرح ۱۲
دانه سوره بود در پاره و اسمن
و لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلًا بِالْبَيِّنَاتِ
قَالُوا اسْلُوا مَا قَالُوا سَلَامًا
فَمَا لِكُم
أَنْ جَاءَ بِعَجَلٍ حَسِينٍ
أَنْ جَاءَ بِعَجَلٍ حَسِينٍ
نزلت جان نزد انسان از آن سبب چنانکه بانیست
که او تعالی و تقدس بدون مشقت و محنت بوقوعین
عنایت خود بدولت عنایت کرده پس خوش گفت
ما که گفت که سعادت را چه گفت که وجود بکے سود
آدمی از نعم و اجابت نبوده بل از قبول امکان
که وجود و مدتش بر دو ضرورت نیست چنانکه به
ابن دانش کما حقہ ظاهر و عیان فافهم و انظر علم شرح
حرف فی الواقع کسانیکه در دولت خدا کم کرده
را خداوند نعمت خوانده

گر ز رفتی تو بحسان بر آسمان
چیریل بر استن بسته
پیش او گو ساله بریان آوری
که بخور اینست مارا لوت پوت
قدیر جان زان می ندانی ای فلان
زیر و بالا پیش پس صفتت نیست
گر تو خود را پیش پس داری گمان
قبله جان را چو پنهان کرده اند
خود غریبی جهان چون شمس نیست
شمس در خارج اگر چه هست فرد
شمس جان کو خارج آمد از اثر
احسن التقویم دروالتین بخوان
این گهر از هر دو عالم برترست
پیش خرخر مهره و گوهر کیست
احسن التقویم از عرش و مزون

کمتر از حیوان شدی این بخوان
پر و باش را بصد جاخته
که کشتی او را بگردان آوری
یعنی گاهی ۱۲
نیست او را جز لقار الله قوت
که بدادت حق بخشش را بجان
بی جهتها ذات جان روشنست
بسته جسمی و محرومی ز جان
هر کسی روح بانی آورده اند
شمس جان باقیست کو را امنست
می توان هم مثل او تصویر کرد
نبودش در ذهن در خارج نظیر
که گرامی گوهرست می دوست جان
هین بجز زین طفلن جامل کو خردست
آن پشک او را در دور یا کیست
احسن التقویم از فکر ت برون

این در آنش کما حقہ ظاهر و عیان فافهم و انظر علم شرح
حرف فی الواقع کسانیکه در دولت خدا کم کرده
را خداوند نعمت خوانده
انسان و حیوان همچنان حیران و پیریشان
نقای جان را که عبارت از معرفت و دریافت حقیقت
نیست بر روی فرودفته است کس که در تارایی کون بود
چه سازد چنانکه بل کس که در هر جانبی نیاید
بهر جانبی که بطن غالب جان فیلد دانند و آرنند
بجده نمایند فافهم و انظر علم و عظمه اعلم شرح ۱۲
اشارت باینکه در سوره در این حکم شرح ۱۲
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ
فَرِيعٍ
فاندر آدمی در نیکی ترین صورتی گردانید آدمی را
در بیان و در محکات و تمکین حیوان است
باشنا فاسد و متن صورت و شرح
ان و استماع و در حالت عدلی
و معاملات خدا وانی که حال نکلی
و علت بر او پیش انسان را پس
پس نفس نادان و ناقدر و انسانی
۲۴ در نظم عالی و در بعضی کنعان
زیاده از این به دلیل ذرات
مردم از سازار و الا یعقوب و الگوارو
ناله از صبر جمیل چاره خوشگوار
۱۲

۱۲۶۱۲۶۴

یعنی نوزد از نوزاد
تجلیات جانان بجای نم نرسد
و نوزد چشم از سلامت دل پرش
آفتاب جانان بجای نرسد
رونی بدل و جان نرسد
چشم از چشم داشت نداری کند
و نوزد و از نظرش به کوه و کوه
بروز از نوزاد و در دو درم بود
بروز از نوزاد و در دو درم بود
که جمله چشم جادو در دل
از کجا از کجا چشم نرسد
این سیمال و از آسمان
جانان از وقت جانان دست بر آسمان
است که چشم صبحی وارد و کسی که بگفت آن است
ست که چشم غامبی نماند و در حقیقت این است
یعنی جانان بجای نماند و در حقیقت این است
پروای آن نوازم از ایشان بدن خرابی نماند
اگر آن در متابعت و مصاحبت جانان
همیشه همه تن جانان بود و از حقیقت تن پروردی بام
بالا روی شتاب و تن بیجان

جسم پیش بجز جان چون قطره
جان تو تا آسمان جولان کنیست
روح را اندر تصرف هست گام
نور روش تا عثمان آسمان
یک تن بجان بود مردار است
طوطیان کور را بینا کند
لاجرم در شهر قند ارزان شدست
تنگهای قند و مصری میرسد
بشنوای طوطیان بانگ در را
شکر ارزانت ارزان شود
همچو طوطی کوری صفرا نیان
قسم باطل باطلان را می کشد
معه صفرائی بود سر کاشد
تا بیابی از دهان طعم شکر
جان بر افشانید یار نیست بس

جسم را نبود بجز جان بهره
حد حسمت یکد و گزخو پیش نیست
تا بخداد و سمرقند ای همام
دو درم سنگست پی چشم تان
جان ز ریش و سبلی تن عاریست
موسی جان سینه را سینه کند
خسرو شیرین جان گوشت زوت
یوسفان غیب کرمی کشند
اشتران مصر را روسوی ما
شهر ما فردا پر از شکر شود
در شکر غلطید ای حلوانیان
میکشد حق راستان تار شد
معه حلوانی بود حلوا کشد
پس گداز از تن صفرا اثر
نیشکر کو پید کار اینست و بس

یعنی نوزد از نوزاد
تجلیات جانان بجای نم نرسد
و نوزد چشم از سلامت دل پرش
آفتاب جانان بجای نرسد
رونی بدل و جان نرسد
چشم از چشم داشت نداری کند
و نوزد و از نظرش به کوه و کوه
بروز از نوزاد و در دو درم بود
بروز از نوزاد و در دو درم بود
که جمله چشم جادو در دل
از کجا از کجا چشم نرسد
این سیمال و از آسمان
جانان از وقت جانان دست بر آسمان
است که چشم صبحی وارد و کسی که بگفت آن است
ست که چشم غامبی نماند و در حقیقت این است
یعنی جانان بجای نماند و در حقیقت این است
پروای آن نوازم از ایشان بدن خرابی نماند
اگر آن در متابعت و مصاحبت جانان
همیشه همه تن جانان بود و از حقیقت تن پروردی بام
بالا روی شتاب و تن بیجان

این سیمال و از آسمان
جانان از وقت جانان دست بر آسمان
است که چشم صبحی وارد و کسی که بگفت آن است
ست که چشم غامبی نماند و در حقیقت این است
یعنی جانان بجای نماند و در حقیقت این است
پروای آن نوازم از ایشان بدن خرابی نماند
اگر آن در متابعت و مصاحبت جانان
همیشه همه تن جانان بود و از حقیقت تن پروردی بام
بالا روی شتاب و تن بیجان

۴۳۴

از دقت نظرش به کوه و کوه
بروز از نوزاد و در دو درم بود
بروز از نوزاد و در دو درم بود
که جمله چشم جادو در دل
از کجا از کجا چشم نرسد
این سیمال و از آسمان
جانان از وقت جانان دست بر آسمان
است که چشم صبحی وارد و کسی که بگفت آن است
ست که چشم غامبی نماند و در حقیقت این است
یعنی جانان بجای نماند و در حقیقت این است
پروای آن نوازم از ایشان بدن خرابی نماند
اگر آن در متابعت و مصاحبت جانان
همیشه همه تن جانان بود و از حقیقت تن پروردی بام
بالا روی شتاب و تن بیجان

دوستان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این

همه کن تاجان مخلص گردت تا برو ز مرگ برگی با شدت

باب هفتاد و هفتم در موت فجار

پیش دشمن دشمن بر دوست دوست	مرگ هر یک ای پسر همزنگ است
آن ز خود ترسانی ای جان هوش دار	ای که می ترسی ز مرگ اندر فرار
آن یکی در ذوق و دیگر در دمنند	خلق در بازار یکسان می روند
نیم در خسران و نیمی خسر و نیم	همچنین در مرگ یکسان میرویم
چند باشد مهلت آخر شرم دار	عاقبت آید صبحی خشم دار
پیش از آن که بر تو آن روزی رسد	عذر خود از شته بجواه ای پر حسد
پیش تبدیل خدا جانبا ز باش	هین بده ای زاع این جان با ز باش
چون انار و سیب را بشکستنت	کشتن و مردن که بر نفس و تن بست
وانکه بوسیدست نبود غیر بانگ	انچه شیر نیست او شد نار و انگ
انچه بوسیدست او رسوا شود	انچه با معنیت خود پیدا شود
این زمان کردت خود آگاه مرگ	گوید اندر نزع از جان آه مرگ
رمر مردن این زمان دریافتی	در وقایع خویش در باختی
زانکه بد مرگیت این خواب گران	پس عزا بر خود کنی ای خفتگان

دوستان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این

بسیار در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این

بسیار در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این

طاهر و مومنان

دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این
دشمنان را در این راه با خود بیاورید که این

را سازد و برگ فرستد لطف
از نگاه آرزو داشته و مالی از دست
شدت میبیش از جان سپرد
آمده و کمال وحشت و

تا بس خورده و چنانچه فرمای
غرای از کبریا که بخواهد در حق
کما های ناطق و اجابت
سکته و المومنین با حق ذیالکر
مالکست منینه و تحقیق بیغی
و بیاید سختی موت برای اینست
بغزای آنچه از آن کناره میگردد
ابرار و اخبار صا حسین
کردار اطراف برگ بر سختی حال
که در راه سفر و می دارین بر
که غازه سفر و می دارین بر
همه حال تا که باید بوصول
جانان و آن گشتند و بگفتنی که
گشتند گشتند ۱۲ شرح
مع در بیت خبر مقدم است
و شتر کا موغری چون
اسرار کردار عین باک
زند ان حکم الدینا عین الیومین
بگشتان و بوستان بنال
رفتشت پس چون نازش
نواهند بود بلکه راحت در
راحتت چنانچه در شتر آینه
تفصیح رفت ۱۲ شرح
مع یعنی مانع بود از روح
بدانکه ارواح کنده تن از زمین
بود پس چون وقت مفارقت
همه کرد در رسد جان فرامان و
شادان و فرحال و صواو و
همچنان بیاض و صواو و
تور و غلمان دو چار کرد
و کرد که انباری مصاحبت
ن فرزند و من بعد از دقام
ن اولدی نازد و
خیالی بین آلودگی نازد و
فتم بر صوبی الی نازد
توشنودی برای نازد
والله اعلم ۱۲ شرح

درد ها از مرگ می آید رسول
مرگ کین جمله از دور وحشتند

از رسولش روگردان می فضول
می کنند این قوم بروی ریشخند

باب هفتاد و هشتم در موت ابرار و احرار

از برون آوازشان آید ز دین
ما بدین رستم زین تنگی نفس
ظاهرش مرگ و باطن زندگی
تلخ نبود پیش ایشان مرگ تن
تلخ کی باشد کسی را کیش بر بند
روح سلطانی ز زندانی بحبت
رفت آن طاووس شنی سوئی ش
چونکه ایشان خسرو دین بوده اند
سوئی شاد و روان دولت تا خندند
جان مجرد گشته از غوغای تن
جسم ظاهر عاقبت خود رفتنیت
آن عتاب بر رفت هم بر پوست رفت

که ره رستن ترا اینست این
جز که این نیست چاره این نفس
ظاهرش ابر نهان پانیدی
چون روند از چاه و زندان در چمن
از میان زهر ماران سوی قند
چامه چه دریم چه خایم دست
چون سید از هاتفا نش بوئی عرش
وقت شادی شد چو بشکستند بند
کنده و زنجیر را انداختند
می پرود با پر دل بی پای تن
تا ابد معنی نخواهد شاد ز نیست
دوست بی آزار سوی دور رفت

شادان و فرحال و صواو و
همچنان بیاض و صواو و
تور و غلمان دو چار کرد
و کرد که انباری مصاحبت
ن فرزند و من بعد از دقام
ن اولدی نازد و
خیالی بین آلودگی نازد و
فتم بر صوبی الی نازد
توشنودی برای نازد
والله اعلم ۱۲ شرح

در موت ابرار و احرار

بگذرد در راه رسول و قاصد گشت اهل رودان خلی عزیز دارند که قاصد عزیز و اهل نیر هم عزیز است ۱۲

طریق حق و فانی تحقیق مطلق
بیان حق و فانی تحقیق مطلق
ادست به مال برگی برگ
از دست و گل ساز بزرگ
از دست و گل ساز بزرگ
از دست و گل ساز بزرگ
از دست و گل ساز بزرگ
از دست و گل ساز بزرگ
از دست و گل ساز بزرگ
از دست و گل ساز بزرگ
از دست و گل ساز بزرگ
از دست و گل ساز بزرگ

کشتیش بر آب بس باشد قدم
برگ بی برگی بود مارا نوال
جانب جان باختن بشنا فتم
بانگ حق آمد همه برخاستیم
آن دید که داد مریم را ز حبیب
باز گردید از عدم ز او از دست
چون نهمان رفتند اندر لامکان
پس متمرکز جسم و جان بیرون شدن
فی السماء رزقکم روزی کیست
پس فلک ایوان که خواهد شدن
یک دو دم مانند دست مردانه بلیر
تا شوی با عشق سرد نخواه تاش
تو بگوئی زنده ام ام ای غافلان
هشت جنت دلم بشگفته است
چه غم ست ارتن دران سرگین بود

بطر از شکستن کشتی چشم
مرگ بی مرگی بود مارا حلال
ما بجا خون بهار ایمتیم
ما برویم و بجلی کاستیم
بانگ حق اندر حجاب بی حبیب
ای فئاتان نیست کرده زیر پوست
انبیا را تنگ آمد این جهان
آن تویی که بی بدنی بدن
گر نخواهد بی بدن جان تو زیست
گر نخواهد زیست جان بی این بدن
ورنگوی زندگی منسیر
بهر روز مرگ این دم مرده باش
خلق گوید مرد آن مسکین فلان
گر ترن من همچو تنها خفته است
جهان چو خفته در گل و نسرن بود

این سخن از تنگ آمد این جهان
آن تویی که بی بدنی بدن
گر نخواهد بی بدن جان تو زیست
گر نخواهد زیست جان بی این بدن
ورنگوی زندگی منسیر
بهر روز مرگ این دم مرده باش
خلق گوید مرد آن مسکین فلان
گر ترن من همچو تنها خفته است
جهان چو خفته در گل و نسرن بود

تألم کم بودی و خواب
از اصلان حق کز این و غلام
تألم کم بودی و خواب
از اصلان حق کز این و غلام
تألم کم بودی و خواب
از اصلان حق کز این و غلام

۴۳۸
بیت بر او اکر

پاره دوم و نخست اول تلقی
با نیت کلامی اول تلقی
خوشی سبوی بلک است
فایده غنی ظاهر است
الاساسیکه این معنی در مقادیر است
از قبیل الفاظ است همانست
بابت ملحقه اشاره میفرمایند
میل فی الواقع از نفس می
و محبوبی بدین مطلوبی خوب
معنی غنی ثابت و محقق چه موجب سخت همانست

وز رحم زادن چنین رفتست
چون مرا سوی اجل عشق در پوست
زانکه نهی از دانه شیرین بود
دانه مردن مرا شیرین شدست
دانه کس تلخ باشد مغز و پوست
مرگ شیرین گشت و نقل زین سرا
چون تمنو اموت گفت ای صادقین
چون نفخت بودم از لطف خدا
صدورت تن گیرمیرد من کسیم
حمله دیگر بمبیم از بشر
بار دیگر از ملک قربان شوم
خنجر و شمشیر شد ریجان من
در هوای عشق حق نقصان شوید
جانهای بسته اندر آب و گل
چشمشان در رقص جانها خود پس

صدورت تن گیرمیرد من کسیم

جمله

در جهان و راز نو بشکفتست
نهی لا تلقوا یا یدیکم مراست
تلخ را خود نهی حاجت کی شود
بل هم احیا پری من آمدست
تلخی و مگر و پیش تو دنی اوست
چون قفص مشتق پریدن مرغ را
صادق جان بر افتخام برین
نفع حق با شتم زنای تن جدا
نفس کم ناید که چون من باقیم
تا بر ارم از ملائک پاوس
اچو اندر و هم ناید آن شوم
مرگ من شد بزم زگساران من
همچو قرص ربی نقصان شوید
چون رهند از آب گلها نشادل
وانکه گردد جان زانها خود پس

باعت شدت ضرورت همانست
والا چندان ضرورت فلا حاجت الی الله علی النبی
باینه معنی است فلا حاجت از تو چه بان زیاده قابل
و بلا حکم از شرح تمام آیت این است که در سوره حمده
ان گفته صحاک فاینی پری آنرز و بکنید مرگ ای بودان
شما از اشارت مولوی عبد اللطیف رحمانی مرگ ای بودان او
تا بر کیم که در پاره دوم واقعت در اوصاف شهدا ایل
و لیکن گفته صحت یعنی کسانیکه جان در راه حق داده اند
جماد فی سبیل الله کرده اند نامرده نمیدل زنده اند

بختی اهل حقیقت و صاحب معرفت دولت عدیم المبادلت است
بسم الله است یعنی خالی بحقیقت حق زیاده تر از کاهی باعث زیادتی آگاهی
مصیبتانی بیان لطافت غمخیزی ایشان بواسطه تاثر غلبه و حایر اهل حال
فوق رفته در زبان و ایمان باقی درای نامی و نشانی در انما باقی مانده
یکی آنکه جان و مقتضیات جان یکای خود وقت و لوازم تن بحال
غیبات جانان در پیوسته بنیل
بعینه عینت بعین ذات

۷۸
و ابواب او را

دلیل فی الواقع از نفس می
بابت ملحقه اشاره میفرمایند
میل فی الواقع از نفس می
و محبوبی بدین مطلوبی خوب
معنی غنی ثابت و محقق چه موجب سخت همانست

قید کرده پس از کیفیت
از اول تو طغی نیست الا بی
از هر از دانگی از بسیار از حال
دقت دیگر اهل حال در پیوست
و بصح اول بیت دوم بلعمی دوم
اقتد و از حال سوم بلعمی دوم
بیت دوم اشارت غنی در حق
ولا تشکر و الله اعلم
بحقیقت الحال

ص و هزاران هزار است بخود با دگر گشنگاری زیاد تر خوار تر گردد که بد کینه و مثل انتقام از قتل هر وقت قتلست بحکم انفس انفس اگر سوا قتل دیگر از ما هم و زید پیش نه از دولت و ثوابی تو ای هر که دیدید بر و لا تشکر و استعظم و علم اعظم ۱۲ شرح

بیاای عینین کتاب ایست
بیاای عینین کتاب ایست
بیاای عینین کتاب ایست
بیاای عینین کتاب ایست
بیاای عینین کتاب ایست
بیاای عینین کتاب ایست

عمر و مرگ این هر دو باقی خوش بود
هر که دید او نباشد دفع مرگ
کار آن کارست ای مشتاق مست
نشانه صدق ایمان ای جان
گرنش ایمان تو ای جان چنین
شده ای مرگ طوف صادقان
در بنی فرمود کای قوم بیو
همچنان که آرزوی سود هست
ای جهودان بهر ناموس کسان
یک جهودی اینقدر زهره نداشت
مرگ پیش از مرگ ایست ای فتا
گفت موتوا کلام من قبل ان
ر و بگورستان می خامش نشین
یک اگر بیک رنگ مینی خاک شان
بیچ مرده نیست پر همت از مرگ

کار از
طوبق

بی خدا آب حیات آتش نشود
دوست نبود که نه میوتش زمرگ
کاندران کلاری رسد مرگت خوشست
آنکه آمد خوش تر از مرگ اندران
نیست کامل رو بچو اکمال دین
که جهودان را بد این دم امتحان
صادقان را مرگ باش گنج و سود
آرزوی مرگ بدون زبان برست
بگذرانید این نیت با زبان
چون محمد این علم را بر فراشت
اینچنین فرمود ما را مصطفی
یاقی الموت موتوا بالصدق
آن خموشان سخن گو را بسین
نیست یکسان حالت چالاک شان
حسرتش آنست کش کم و ادبرگ

ازین بیت تا چند ابیات از دفتر سوم است

سعدت هم بهتر است که سعادتی که از او آید
عقل جانان اول
عقل جانان اول
عقل جانان اول
عقل جانان اول
عقل جانان اول
عقل جانان اول

ورنه از چاهی بصحر او فتاد
مقعد صدق و جلیس حق شده
راست گفتست آن شهید بوالشتر
نیستش درد و دریغ و غبن موت
که چرا قبله نکردم مرگ را
قبله کردم من همه عمر از حوال
حسرت آن مردگان از مرگ نیست
ماندیدیم آنکه آن نقش است و کف
آن کی میگفت خوش بودی بهمان
آن درگفت از بودی مرگ هیچ
عمر ما بطبل عشقت ای صنم
گر مرا صد بار تو گردونی
کار من سر بازی و پیجویشیت
گر بپروا و بقهر خود سرم
فخر آن سر که کف شاهنش بود

در میان دولت و عیش کشاد
راست زین آب و گل و آتشکده
که هر آن کو کرد از دنیا گزر
بلکه هستش صد دریغ از بهر فوت
مخزن هر دولت و هر برگ را
آن خیالاتی که گم شد در اجل
زانست که ز این نقش پاگردیم نیست
لیکه او بر هر یکی دارد شرف
گر بودی پای مرگ اندر میان
می نیز زیدی همان تیغ تیغ
ان فی موتی حیاتی میزنم
همچو شمعم بر سر و زم روشنی
کار شاهنشاه من سرخشیت
شاه بخشد شصت جان دیگرم
نگ آن سر که بغیر بنگرد

باید شاه تو انا شاه والی الله
محدث غن با
فرقتن دریاں سائیدن نقصان
و فراموشی و بخت خیران
رای عقل و وضعیت رای باشت
بافتخ سال و توانائی و گرداگرد چیزی و از حال بگشتن و یکسال
شدن آن و بضم آبتن شتر اوهائی که آبتن نباشند و یکسال
وقع تانی بگشتن و رفتن از جای و بختین احوال شدن از شیری
ملازمین کار بندگی و جاننازیت و کار خداوند خداوندی
و بنده نوازی چه کاره معاملات گدائی سوز چنانکه شاه را لوازمات
شاهی زبید و در حق عاشق جانناز جاننازی سر بازی عین
فرازی است چنانکه بحق معشوق و ناز و کرشمه سازی موجب سرخوشی
و در سبیل بی نیازیت و قتل بست همچو زندگی بخش
و ای زندگی دائمی است و حیات ابدی

باید آن دم که حالت و فعل الله پایشان
بسیار است و در حق عاشق جانناز جاننازی سر بازی عین
فرازی است چنانکه بحق معشوق و ناز و کرشمه سازی موجب سرخوشی
و در سبیل بی نیازیت و قتل بست همچو زندگی بخش
و ای زندگی دائمی است و حیات ابدی
باید آن دم که حالت و فعل الله پایشان
بسیار است و در حق عاشق جانناز جاننازی سر بازی عین
فرازی است چنانکه بحق معشوق و ناز و کرشمه سازی موجب سرخوشی
و در سبیل بی نیازیت و قتل بست همچو زندگی بخش
و ای زندگی دائمی است و حیات ابدی

باید آن دم که حالت و فعل الله پایشان

دانش عالم و علم عالم
چنانچه در علم بیان بیان یافته
بودن برای آن ثابت می گنند
مندی و تقوی که ثابت می گنند
و تخیلی است که سر را بخت
آن عبارات از عدد استقاره
شود و حال این است که مثل
از عالم اثبات الهی لغزنی
لغزاسم واقع شده بظاہر
و مشا غلطی است که بر ما

غیرشہ را بہر آن لا کردہ ام	کہ بسوی شہ تو لا کردہ ام
من نیم سگ شیر حقم حق پرست	شیر حق آنست کہ صورت پرست
شیر دنیا خواهد آبادی و برگ	شیر مولی جوید آزادی و مرگ
سیف و خنجر چون گل و ریحان او	زرگس و نسرن عدو جان او

دائما از شوق یارب گوی باد
 پیش چوگان محبت گوی باد

خاتمة الطبع الثانی پس حمد و صلوة میگوید بید گوی ناوانی سرگشته وادی
 پیچدانی متمسک بفضل خدای احد حضور احمد غفر اللہ له ولوالدہ و احسن الیہما و اوسر
 کہ کتاب کامل النصاب مقبول و مطبوع اولو الالباب منتخب مثنوی شریف نای روم
 مسہمی بہ لب لباب کہ برخی از او صافش در مقدمہ ذکر یافته تصحیح و تحشی بہرین نالیاتی
 را سزا بستی استعدادی راز بیاد در مطبع مشہور یعنی مطبع مططفانی واقع کا پور در پانہ مبارک
 رمضان ۱۲۸۵ زنگ قبول در قالب الطبع رنجیت ہر چند کہ فراخ بینی استعدادی خود در تصحیح
 و تحشی عرق زریہا بکار رفتہ لیکن اگر کجبت نبودن کہ امی شرح حامل چاپشن چند چیز او
 نقل یک نسخہ فقط از رکنز تجلیل شائقین و انتظار کشیدن آنها بہ رسیدن نسخہای دیگر و بدست آمدن
 نسخہ بعد چاپ دیدن اجزای مذکور و مخالف نسخہ با ہمہ گر کہ در مقدمہ از ہم معنی ہم اشارت فتنہ
 خطای فہم و نظر غلطی مانده باشد امید از ناظرین آنکہ درست فرمایند و این ار ذل الخلیفہ
 بدعای مغفرت یاد نمایند و نظر بقائدہ عام و افادہ علی الدوام بحکم خالق نام یا ایہا الذین
 امنوا اتوبوا الی اللہ توبۃ لقصو حاقصہ توبہ نصوح از متعلقات باب توبہ گردانیدہ کہ خاتمہ کتاب ال
 دادہ تا خلاف سند لازم نیاید و صورت مقصود الی بحال حسن خوبی در آئیہ حصول جلوہ گری نماید

لا لاریب فی شہ
 شیر دینادی محض
 بن پرہی و توفیق
 ہرانی است چنانکہ
 شیری شیر از خودی
 ہمہ تن بجای نمانی
 دن فرمایست
 بی شیر دنیا بجز
 کوشش دل و
 جان جملہ جان
 بن کرد و بپوش
 پنجم ہرگز نہ جان
 توبہ کہ کج بکری
 دلی اسبابی
 طوفان ساز و برگ
 اسباب داعی
 ولو از مہم حیات
 سربلست و اولاد
 اعلم و علمہ
 شرح

۶۸ در نوٹ پرا وا حرار

بود در سب او چو خسار زمان
مردی قود را همین کرد او نهان
در دغا و حلیه بس چالاک بود
سالمه سب کرد و دلگرم بود
بیزد از حالت آن مبعوس
یک شهوت کامل و بیدار بود
ز آنکه آواز در شست و نقاب

بسم الله الرحمن الرحيم

حکایت در بیان توبه نصوح چنانکه شیراز پستان بیرون آید و با
پستان زود و آنکه توبه نصوح کرده باشد هرگز از آن گناه یاد نکند
بطریق رغبت بلکه هر دم نقرش افزون شود و آن نقرت لیل آن باشد
که آن تائبت قبول یافته است آن شهوت لیل بی لذت باشد
این لذت بجای آن نشست چنانکه سب و عشق را جز عشق دیگر
چرا پاری نگیری زونکو تر و آنکه لیش با زبان هراغت میشود و علا
است که لذت قبول نیافته است و لذت قبول بجای لذت نشسته است
و نسیره نسیره است و نسیره للعسری بوی باه و یا شود و الحرفیه الاشارة

بود مردی پیش ازین ناش نصوح
بزد دلاکی زنان او را مستوح

چا در و سر بند پوشتید و نقاب
مرد شهوانی و در غر و شتاب
دختران خسروان را زین طریق
تویش همین بالیدوی شست از عشقی
توبه سب کرد و با پدری کشید
نفس کا و توبه اش از می دید
نقش پیش عارفی آن زشت کار

گفت ما را در دعای یاد آمد
یک او داشت آن آزاد مرد
بیش چون علم خدای کند
بخت فطرت و در دل را زد
عارفان که جامع حق تو شستید
راز ما دانسته پوشتید
هر که اسرار کار او خفتند
مردند و با ش و خفتند
سست خندید و بگفت ای بد نهاد
مردند و با ش و خفتند

معاویص اول سانا و پید
قوت از توینش که لذت
دلت از توینش که لذت
دلت از توینش که لذت
دلت از توینش که لذت
دلت از توینش که لذت

درباره آنکه جان من چه بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند
بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند
بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند
بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند

و قوله تعالى وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى وايات اخبار و آثار
درین سیارست شرح سبب سازی حق تا مجرم را گوش گرفته بود به نصوص آورد

<p>کار آن مسکین با خر خوب گشت فانیت گفت او گفت خداست پس دعای خویش را چون رکعت که رماندش ز نفرین و وبال گوهری از دختری شه یاده گشت یا وه گشت و هر زنی در جستجو تا بچویند اول اندر هیچ رخت وز گوهریست هم رسوا نشد در دهان و گوش اندر هر شکاف جستجو کردند در از هر طرف هر که هستی از عجز و از نوید تا پدید آید گهر و آنه شکفت روی زرد و لب کبود از خشتی سخت میلرزید او مانند برگ</p>	<p>آن دعا از هفت گروه در گذشت کان دعای شیخ نه چون هر دعاست چون خدا از خود سوال و کند یک سبب انگیزت صنع ذوا بجلال اندر آن جسم پرمی کرد طشت گوهری از حلقهای گوشش او پس در حمام را بستند سخت زختمها بستند چون پیدانشد پس بچویند گرفتند از گراف در شکاف تحت و فوق در طرف بانگ آمد که همه عربان شوید یک یک را حاجیه بستن گرفت آن نصوص از ترس شد در خلوتی پیش چشم خویش او میدیدم برگ</p>
---	--

درباره آنکه جان من چه بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند
بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند
بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند
بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند



بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند
بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند
بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند
بخت من بختیست که در این راه بسیار سستی کرده ام آنها که از من می پرسند

ای خدا وای خدا چندان بگفت
در میان یارب و زاری بیداد

کان درودیوار با او گشت بگفت
بانگ آمد در میان جستجو

نوبت رسیدن نصوص

که او را برهنه کنند و بهوش شدن نصوص ازیں مهیت کشاده شدن کان

بعد از نهایت بستگی

جمله را بستیم پیش آای نصوص
هچو دیوار شکسته در فتاد
چونکه هوشش رفت از تن آن زمان
چون تگی گشت و وجود او نماند
چون شکست آن کشتی او بی مراد
جان بحق پیوست چون بهوش شد
چونکه جانش دارمید از تنگ تن
جان چون بازو تن مراد را کنده
چونکه هوشش رفت پایشش بر کشاد
چونکه دریا های رحمت جوش کرد

گشت بهوش آن زمان پرید روح
هوش و عقلش رفت آن ساعت زیاد
سرا و با حق به پیوست از نهان
باز جانش را خدا در پیش خواند
در کنار رحمت دریافتاد
بجز موج رحمت آن زمان در جوش شد
رفت شادان پیش اصل خویشتن
پای بسته پر شکسته بنده
می پرید آن باز سو کی قباد
نگاه هم آب حیوان نوش کرد

*دوره لاغر شکر و زلفت شد
دوره صد ساله بیرون شد ز کوه
دوره بلبلون شد نجوی بشک
دوره نایب بی شک با بده
نایمید آن فوئدل و نوش بی خنده
بانگ آمد ناگهان که رفت حیرت
شد پدید آن کم شده و در پیم
بعد از آن نوبت و بلکه جان بده
نشد و ما آمد که اینک گم شد
پیدا شدن هر طلای خواستن
حاجیان و نیرکان از نصوص و
از دست بوسه دادن غدا خوانستن
از نهان رفت و در رخ در شرف
از مژگانی زده که گوهر پیوستیم
از غریب نغمه که دوستی زون
پیشنده حمام قند زال
آن نصوصی رفته باز آمد بگوشش
و پنهان چشمش بگوشش صد روز پیش
می صلای خواست از روی هم که
بوسه سپید از نبردش
زنانک در تنه کوه
زنانک در تنه کوه
عاصم دلاکش
بلکه بچو دون یک
که هم ابر دست او بدست کسی
ز ملازم ز بنیانیون نیست کسی*

۲۲۶
 درین چاهی پیچیده ام
 روز و شب اندر فغان و در غم
 از تپش در تنک سنا بودم زبون
 عالمی گزینم کس کس
 در این راه تو پیدا ای خدایم جدا
 تا کمال کردی مرا از غم جدا
 کرم نامی تو نیاید در بیان
 شکرهای تو بیاید در بیان
 میرم زلف درین وضو عین کنون
 علق ریایکت تو بیاید در بیان
 باز تو آمدن در شاه نضوح را از غم
 و لایک بعد از استخاکم بود قبول
 و تکرار کردن بیماه کفن نضوح در آن باب
 بعد از آن آمدی کس که در حمت
 و تکرار سلطان با من چون اندت
 و تکرار است همی خواندند

بهر حرمت داشتش تاخیر کرد
 اندرین مهلت رهانند خویش را
 و ز برای عذر میخواستند
 ورنه ز آنچه گفته شد هتم بهتر
 که منم مجرم تر از اهل زمین
 بر من این کشف است اگر کس را شکست
 و ز هزاران جمله بد فعلی یک
 جرهما و زشتی کردار من
 بعد از آن ابلیس پیشم باد بود
 تا نگردم در فضیحت روی زرد
 تو به شیرین چو جان روزیم کرد
 طاعت ناکرده آورده گرفت
 همچو بخت دولتتم دستا کرد
 دوزخی بودم بختیدم بهشت
 شد سفید آن نامه و روی سیاه
 گشت آویزان رسن در چاه من
 شاد و زفت و فریه و گلگون شدم

اول او را خواست جستن در نبرد
 تا بود کار با بسند از وجب
 پس حلالیها از وی خواستند
 گفت بد فضل خدای دادگر
 چه حلالی خواست می باید زمین
 آنچه گفتم زید از صد یکسیت
 کس چه میداند زمین جز اندکی
 من همی آن دامن و ستار من
 اول ابلسی مرا استاد بود
 حق بید آن جمله و نادیده کرد
 باز رحمت پوستین دوزیم کرد
 هر چه کردم جمله ناکرده گرفت
 با چو سر و سوسنم آزاد کرد
 نام من در نامه پاکان نوشت
 عفو کردم جملگی جرم و گناه
 آه کردم چون رسن شده آه من
 آن رسن بگرفتم و بیرون شدم

کرم نامی تو نیاید در بیان
 شکرهای تو بیاید در بیان
 میرم زلف درین وضو عین کنون
 علق ریایکت تو بیاید در بیان
 باز تو آمدن در شاه نضوح را از غم
 و تکرار کردن بیماه کفن نضوح در آن باب
 بعد از آن آمدی کس که در حمت
 و تکرار سلطان با من چون اندت
 و تکرار است همی خواندند
 تا کمال کردی مرا از غم جدا
 کرم نامی تو نیاید در بیان
 شکرهای تو بیاید در بیان
 میرم زلف درین وضو عین کنون
 علق ریایکت تو بیاید در بیان
 باز تو آمدن در شاه نضوح را از غم
 و تکرار کردن بیماه کفن نضوح در آن باب
 بعد از آن آمدی کس که در حمت
 و تکرار سلطان با من چون اندت
 و تکرار است همی خواندند

که مرا و اندر دست بگردم
 بابل بود گفت که ز قدرت بگردم
 از دل من کی رود این تپش و غم
 من بگردم و بگردم و بگردم
 حقیقت با جان شود از تن جدا
 بعد از آن محنت کرد با با بگردم
 تا رود سوی خطه الکره
 پتیب

حواشی متعلق صفحه ۱۲۲

۱ یعنی چنانکه آمینه باعث زینت محبوبان مگر خان است همچنان ای احسان از گدایان تابان و درخشان و چو آمینه موجود نباشد حسنی رونق نیابد همچین بدون گدایان چهره احسان بی رونق مانند بل ظهور نیابد فافهم و علمه احکم شرح

۲ یعنی چو آمینه شدن گدایان بر آرایش و رونق روی احسان از بیت بالانابت و متحقق گشت دمیدن بر آمینه خیلی تکدر می آرد و صفایش دور سازد و لهذا دمیدن بر آمینه ناجا روناد است داشته اند همچنان م زدن بر گدایان که از روی رونق روی رو احسان آمینه شده اند ممنوع شد و این مانع است از بیعت باقی تصحیح یافت که او تعالی از منع کردن بانگ دن بر گدایان منع فرموده چنانچه آیه کریمه که باخر والضحی در پاره عم واقع است بدان مخرج که **وَأَصْحَابُ السَّائِلِ فَذَلِكَ تَنْهَعُ** بر حال ساکنان پس ای محمد بانگ مزن یعنی کلمه سخت درشت مگو و الله علم و علمه احکم شرح

۳ یعنی گدا برد و قسمت بسیاری از آنها آمینه بود و تفقد هر کس در حال انهدا دید که از راه خود با اینها مقابله باید کرد و آن گدایان که مشغول تفقد و خود را پیوسته تهنان میدارند و مطلق اند که بذل کرده اند هستی خود را در نیستی ۱۲ محمد رضا

۴ چنانچه سعدی شیرازی رحمه الله علیه گلیکه میوستان خود برده ازین گلستان خوش ده به کجشک و کبک و حمام که میوزت افتد های بدم + شرح

۵ یعنی کسی که از خود گذشته بخدا پیوسته باشد در هر کس ناکس سچو که در دنیا با خوف ننگ گوهر بانگ فخر میان ننگ نمانست چنانچه آیات بوستان متنا این مقام است **ز تاج ملکه اده در سمنخ + شی لعلی افتاد در رنگ لاخ + پد گشتش اندر شب تیره رنگ + چه دانی که گوهر که است سنگ + همه سنگها پاس ای سب** که لعل از میانش نباشد بدر + در او باش پاکان شعور بیده رنگ + همان جایی تاریک لعلست سنگ + بغرت کیش بار هر جا ملی + که افنی بسرو و صاحبده و الله علم

حواشی متعلق صفحه ۱۲۳

۱ کله قوله در حقیقت الخ فی الواقع دوری از اهل الله تعبیه دوری از الله است زیرا که از هستی موهوم گذشته برستی حقیقی پیوسته فانی فی الله و باقی بالله بوده اند چنانکه اهل دل گوید اتحادیت میان من تو + من تو نیستن من تو + و الله علم و علمه احکم شرح

۲ یعنی نسبت اولیا بحق تعالی چون نسبت طفل است کله در و پدر چنانچه مادر و پدر از حال طفل خود هم در وقتی که آن طفل پیش ایشان حاضر میباشند هم در هنگامیکه از پیش ایشان غایب میباشند آگاهی خبر داری میدارند و از کسیکه طفل لای رنجاندگاه و خبر دار باشند در رصد ان مقام میشوند پس حضور و غیبت نسبت بمادر و پدر و اطفال آنهاست نه نظر بحق تعالی زیرا که نسبت حق سبحانه غیبت خالی نیست فافهم

۱ ایضا گو یا اقتباس از حدیث شریف که الخلق عیال الله اجتمع الی الله الفعیم لعیاله و البعض الی الله از اہم لعیاله یعنی خلق عیال حق تعالی اند که معونت ایداد ایشان بر ذمه کرم و لطف اوست چنانچه فرمود او تعالی بسوره بود **پاره دوازدهم وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا** انتی یعنی محبوبترین خلق نزد حق تعالی النفع ایشان است بر عیال حق و میفوض ترین خلق بسوی حق تعالی ایدارسانده ترین ایشان است بر عیال حق اولی محمد

۲ قوله غائبی باید دانست که غیبت از حق که عبارت از غفلت ملاحظه غیر و غیریت حاشا که در دل پاکان راه یابد پس فقط غیبت و غائبی یا بطریق فرضت خواه در حضور حق باشد خواه بالفرض وقتی از اوقات از وی غافل و غائب شوند و حق از ایشان که با خبر است یا مراد از غیبت حالت بشریت باشد و التفات بجوانج بشری چون مطاعم و مشارب و مناجح و غیر ذلک هر چند که در آن اوقات ایشان غائب از حق نمی باشند لیکن چون اوقات ایشان غائب از حق نمی باشد لیکن چون اوقات به نسبت اوقات خاص که اوقات عبادت صورت غفلت است اطلاق غیبت کرده یا از حضور حالت وصل از غیبت حالت بجز مراد باشد اولی محمد

۳ این بیت ثابت گو یا خطاب فائق بر حق است یعنی اولیا الله که اوصاف ایشان از بیت بالا دریافت شد گو بظاهر نظر با مستخان خوار و پریشان اند اما بدرگاه آن بی نیاز طرف نازی دارند و سوا ای او کسی نیازی نیارند چنانچه در حدیث شریف واقع یعنی کسانی که بحشم کسان ناکسان خوار و پریشان اند و بجناب بغرت طرف عزتی دارند اگر قسم خوردند که چنان شود و او تعالی بیاس و شان همچنان از دست تفاوت نفر ما ید سبحان الله اعز از خواران این جهان و عزیزان آنجهان از اینجا دیدنی و بدل صفات منزل فهمیدنی است فافهم و علمه احکم شرح

۴ یعنی این کلمه دلچ پوشان من هستند و چنین صفت از آنکه هم یک تن اند بحسب اتحاد و یگانگی و هم بسیارند بحسب ت و اعمال عجیبه ۱۲ شاه افضل ال آبادی

حواشی متعلق صفحه ۱۳۳

۱ ضمیر او را جعت بسو کامل مکان عبارتست از بعد متوهم که آنرا خدا میگویند و محل جسامت و لامکان که مقابل است ترازین که مفر معانی و مجرد است یعنی اشیا مکانی که اجسام اند و لامکانی که مجردات اند همه محکوم کامل اند یا گویم که خود این مکان لامکان در حکم کامل اند یا بمعنی که اگر خواهد هر دو مشتمل شده و صورت گرفته از آنچه در میان خود دارد انداز موجودات خبر دهند چنانچه پیش حضرت غوث الاعظم سر اید و لیا معظم مشهور و مورد ستودن گرفته خبر از اوقات عادات میدادند و شاید که مراد حضرت مولوی رحمه الله تعالی چیزی دیگر باشد و الله اعلم ۱۲ ولی محمد رحمه الله تعالی ایضا یعنی مراتب فنا و بقا نسبت های امو شبیه منفیه در جبطه ضبط او متحقق باشد

حواشی متعلق صفحه ۱۲۲
 حواشی متعلق صفحه ۱۲۳
 حواشی متعلق صفحه ۱۳۳
 حواشی متعلق صفحه ۱۳۴

حواشی متعلق صفحه ۱۲۲

انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ

حضرات یہ وہی کتاب ہے جسے اپنے مصنف یعنی حضرت مولانا مولوی حاجی عبدالسمیع صاحب بیدل رامپوری ثم المیرٹھی نور اللہ مرقدہ کے زور قلم صحت استدلال اور سلامت وی کاڈنگانہ صرف ہندوستان بلکہ بلاد عرب - بلکہ مصر و شام و مشرق و قسطنطنیہ بلکہ افریقہ امریکہ چین تک میں بچا دیا۔ اور جسے حق کو تمام دنیا پر آفتاب کی طرح ظاہر و باہر کر دیا۔ اور نہ صرف میلاد شریف و فاتحہ کے جوازی کو عجیب و غریب معقولی و مقول کی دلائل سے ثابت کیا بلکہ مسلمانوں کو بند کے حق نما بل ہونے کے راز کو ایسی خوبی سے طشت از بام کیا کہ کسی منصف مزاج کو چون و چرا کی بالکل گنجائش نہ رہی۔ مخالفوں نے بڑی کوششوں اور پوری جانفشانیوں کے بعد باہرین قاطعہ کے نام سے اس کا جواب لکھا جس میں بجز فحش گوئی کے اور کچھ نہ تھا۔ لیکن حضرت مصنف نے انوار ساطعہ کی دوسری اشاعت میں بجائے ترکی تہری جو آدینے کے نہایت متانت کے انکے خال خال علی استدلالات کا رد کر دیا۔ اب یہ کتاب مع جواب الجواب کے نہایت خوبی کے ساتھ چوتھی بار چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ پہلے چھپائی وغیرہ کا معقول اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے قیمت کم تھی اب چونکہ معنوی بیو کے ساتھ اسکے ظاہر کو بھی شاندار بنا دیا گیا ہے لہذا اب اسکی قیمت علاوہ محصول ڈاک عم ۴ روپیہ رکھی گئی ہے۔

قیمت قیامت - اس سال میں اوقات کر بلا کو جدید اردو میں نہایت خوبی سے لکھا ہے مقیدہ و آیات کے ساتھ پیرائے بیان نہایت موثر و دلکش اختیار کیا ہے واقعات شہادت اخلاقی رنگ میں نگ کرتصوف کے علی نکات کو ظاہر کیا ہے اہل ملک نے قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ مغربی تعلیم یافتہ اصحاب نے بہت ہی پسند کیا۔ اعلیٰ درجہ کا قدر نہایت ہی خوشخط چھپا

قیمت قسم اول ۶ / قسم دوم ۴

مضامین حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب

آج تک مختلف اخباروں اور رسالوں میں حضرت خواجہ صاحب کے جس قدر مضامین شائع ہوئے ہیں انکا انتخاب - درد سوز اور کیف کی نہیں بڑی تقطیع لکھائی چھپائی عمدہ - قیمت عم

نور ایمان و سلسیل - یہ نعتیہ دیوان گویا میل ہزاروں ہر باعتبار صنائع و بدائع و لطف زبان لاجواب ہے۔ پھر سراسر احادیث و قرآن کا ترجمہ ہی بلکہ اسلام میں بہت کچھ مقبول ہو چکا ہے قیمت

شیخ سنوسی و کتاب الامر - حضرت امام آخر الزماں کے ظہور اور تاجدار انگریزی کے مسلمان ہو جانے کی پیشینگوئیاں - زرتشتی - ہندو عیسائی - موسائی وغیرہ مذاہب کی کتب سے ثبوت امام مہدی - شاہ کابل کا عروج و خروج - شیخ سنوسی کی بتائی ہوئی وہ آیات قرآنی جن میں سائنس کی آئندہ ایجادوں کا ذکر ہے۔ مصنفہ حضرت مولینا

خواجہ حسن نظامی - قیمت ہر سہ حصہ ۱۲

اسلام کا انجام - دیار مصر کے شیخ المشلح کی شہرہ آفاق کتاب قبل الاسلام کا اردو ترجمہ فلسفیانہ استدلال سے اسلام کی انجام ثبوت قیمت

اصول بانی فرقہ - بانی بہار اللہ افندی کی وہ زبردست کتاب جس میں موز تصوف کے حیرت خیز طریقے بیان کیا ہے اور جو مصنف کے فرزند نے خواجہ صاحب کو بطور یادگار دی تھی

روزنامہ چچہ خواجہ حسن نظامی - اس روزنامہ میں میری کے قابل

نظارہ - مندروسو مناتھ کی سیر - اولیاء کرام کے مزارات - آغا خوانی و امام شاہی مخفی تحریکوں کے تذکرے - جن لوگوں نے حضرت خواجہ صاحب کا روزنامہ سفر جاز پڑھا ہے وہ اسکی معنی خیز روش کو خود ہی سمجھ جائینگے قیمت

جاما سب نامہ حکیم جاما سب کی اس نا کتاب کا ترجمہ - جس میں موجودہ اور آئندہ زمانہ کی نسبت چونکا دینے والی پیشینگوئیاں قیمت

اصول عمر اعرسانی - پولیس کو عمر اعرسانی مقدمات اور بد معاشوں کی شناخت میں اس کتاب بڑی مدد مل سکتی ہے فن عمر اعرسانی میں اس سے بہتر کتاب نہیں ہے طرفہ یہ کہ بہت ہی سچ ہے قیمت ۶

محمد انوار ہاشمی مدیر مکتبہ قادریہ شہر میرٹھ



قرآن مجید تفسیر حنفی

صرف یہی ایک قرآن مجید ہے جس کا ظاہر اگر ایسا شاندار و دل فریب ہے جسے ایک نظر دیکھتے ہی گزشتہ اسلامی شوکت و عروج کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے تو ساتھ ہی باطن بھی ایسا پر مغز و معنی خیز ہے جو کلام اللہ کے تفہیم و تفہم کو حد درجہ آسان کر دیتا ہے۔ غرضیکہ زمانہ حال کی اہم اور دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کا اسی نے بیڑا اٹھایا ہے اور زیادہ تعریف کرنیکی بجای یہاں اس قرآن شریف کی صرف چند خصوصیات بیان کی جاتی ہیں چونکہ ان میں مبالغے کو دخل نہیں ہے اس لئے ناظرین کرام اسکی خوبوں کا خود صحیح طور پر اندازہ کر سکتے ہیں۔ نمبر (۱) ۲۲ x ۲۹ تقطیع یعنی صفحہ کا طول ۱۲ انچ۔ اور عرض ۱۲ انچ۔ ضخامت۔ ۱۲ صفحہ۔ وزن غیر مجلد ۵ سیر۔ کاغذ چکنا۔ نمبر (۲) عربی متن نہایت جلی۔ خوشخطی میں بے نظیر۔ پورے صفحے پر کل ۹ سطریں۔ سہ پارہ شہور فرات کے نقشے۔ پارہ سب علیحدہ علیحدہ۔ نمبر (۳) بین السطور میں دو ترجمے۔ فارسی ترجمہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کا۔ اور اردو ترجمہ مولانا محمد عبدالحق صاحب تفسیر حقانی کا۔ نمبر (۴) حاشیہ کے دو حصے۔ بڑے حصے میں تفسیر حقانی و تفسیر حسینی۔ چھوٹے حصے میں اختلاف قرأت۔ شان نزول اور رسم خط۔

ہدیہ غیر مجلد ۸ روپیہ۔ مجلد ۱۵ روپیہ۔ محصول ریل و ڈاک بند نہ خریدار

ملنے کے پتہ

مجلد اول تا ششمی بریکہ قادیان لکھنؤ

کتبہ نذیر حسین کاپی نویس میٹرو





قرآن مجید تفسیر حنفی

صرف یہی ایک قرآن مجید ہے جس کا ظاہر اگر ایسا شاندار و دل فریب ہے جسے ایک نظر دیکھتے ہی گزشتہ اسلامی شوکت و عروج کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے تو ساتھ ہی باطن بھی ایسا پر مغز و معنی خیز ہے جو کلام اللہ کے تفہیم و تفہم کو حد درجہ آسان کر دیتا ہے۔ غرضیکہ زمانہ حال کی اہم اور دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کا اسی نے بیڑا اٹھایا ہے اور زیادہ تعریف کرنیکی بجائی یہاں اس قرآن شریف کی صرف چند خصوصیات بیان کی جاتی ہیں چونکہ ان میں مبالغے کو دخل نہیں ہے اس لئے ناظرین کرام اسکی خوبوں کا خود صحیح طور پر اندازہ کر سکتے ہیں۔ نمبر (۱) ۲۲ x ۲۹ تقطیع یعنی صفحہ کا طول ۱۲ انچ۔ اور عرض ۱۲ انچ۔ ضخامت۔ ۱۲ صفحہ۔ وزن غیر مجلد ۵ سیر۔ کاغذ چکنا۔ نمبر (۲) عربی متن نہایت جلی۔ خوشخطی میں بنظر۔ پورے صفحے پر کل ۹ سطریں۔ سہ پارہ شہور فرات کے نقشے۔ پارہ سب علیحدہ علیحدہ۔ نمبر (۳) بین السطور میں دو ترجمے۔ فارسی ترجمہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کا۔ اور اردو ترجمہ مولانا محمد عبدالحق صاحب تفسیر حقانی کا۔ نمبر (۴) حاشیہ کے دو حصے۔ بڑے حصے میں تفسیر حقانی و تفسیر حسینی۔ چھوٹے حصے میں اختلاف قرأت۔ شان نزول اور رسم خط۔

ہدیہ غیر مجلد ۱۸ روپیہ۔ مجلد ۱۵ روپیہ۔ محصول ریل و ڈاک بند نہ خریدار

ملنے کے پتہ

مجلد اول و ثانیہ مکتبہ دارالکتاب کاتبہ نذیر حسین کاپی نویس

